مشاہدات حرمین

سرزمین حجاز مکہ معظمہ مدینہ طیبہ کے تاریخی حالات
مقامات مقدسہ اور عاشقانِ رسولؐ کے ایمان افروز
واقعات۔ تاریخ اسلام کی اہم ترین معلومات سرکار مدینہ کی
پاکیزہ زندگی، ہر مسلمان اور خصوصاً حجاج کیلئے مفید معلومات کا خزانہ

مصنف: حکیم قاری احمد پیلی بھیتی

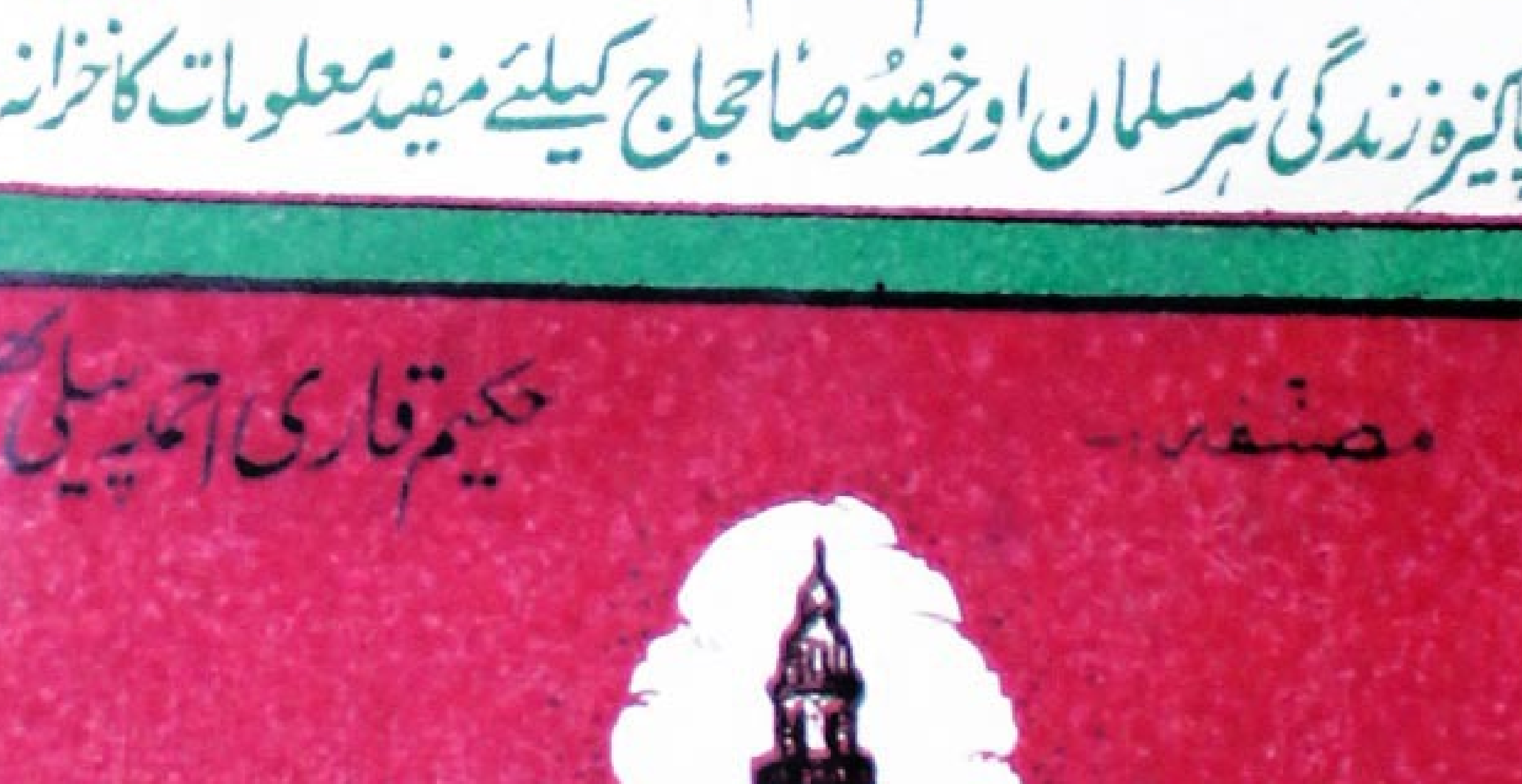

Marfat.com

Marfat.com

اسلامی تاریخ کی روشنی میں حرمین شریفین کے آنکھوں دیکھے حالات

مُشاہداتِ حرمین

سرزمین حجاز کے مکمل تاریخی حالات. صحابہ کرام اور اہلبیت رسالت کی پاکیزہ زندگی کے ایمان افروز واقعات تاریخ اسلام کا وہ خلاصہ جسکے پڑھنے سے ہر مسلمان اپنے ایمان کو تازہ کر سکتا ہے. سرکار دو عالم کی بے نظیر اخلاقی زندگی. ہر مسلمان کے لئے مذہبی معلومات کا خزانہ

مصنفہ

حکیم قاری احمد پیلی بھیتی

باھتمام

افضل جیلانی اسٹور میٹھادر کراچی ۲

قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

Marfat.com

کام میں کافی معلومات بہم پہونچائیں جس کا میں ممنونِ کرم ہوں۔ کراچی واپس آنے کے بعد باوجود دیگر مصروفیات کے بڑی کوشش سے میں نے سفرنامہ کو ترتیب دینا شروع کیا۔ حدیث اور تاریخ کی بہت سی کتابیں دیکھنا پڑیں اور انتہائی کوشش کے بعد بھی ایک سال سے زائد عرصہ میں یہ سفرنامۂ حجاز مکمل ہو سکا۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس سے قبل کوئی ایسا سفرنامہ نہیں لکھا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ تاریخی اعتبار سے آپ اس کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوں گے۔ نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے سفر میں یہ مجموعہ آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر اس مسلمان کے لئے جو اسلامی تاریخ سے دل چسپی رکھتا ہے اس کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔ کتاب کی ضخامت کو ملحوظ رکھتے ہوئے واقعات کو بالاختصار تحریر کیا ہے۔

اردو اگرچہ میری مادری زبان ہے مگر پھر بھی میرا خیال ہے کہ آپ کو کچھ خامیاں نظر آئیں گی۔ اسی طرح واقعات کے سلسلہ میں کوئی غلطی محسوس کریں تو مجھے مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا خیال رکھا جا سکے امید ہے کہ آپ اس ناچیز کو ہر مبارک موقعہ پر یاد فرماتے رہیں گے۔

حکیم قاری احمد پیلی بھیتی

مقابل پنجابی کلب کھارادر کراچی

Marfat.com

فہرست مضامین مشاہدات حرمین

مضمون	صفحہ
نام کتاب	
انتساب	۲
پیش لفظ	۳
تقریظ	۱۳
حقیقت حج	۱۵
حج کس طرح سے کرنا چاہئے	۱۸
میرا سفرنامہ	۲۶
حاجی کیمپ کراچی	۲۶
کراچی کی بندرگاہ	۲۷
اسٹیمر جہاز	۲۸
عدن	۱۹
یلملم (میقات احرام)	۳۰
جدہ کی بندرگاہ	۳۰
جدہ کا حاجی کیمپ	۳۲
معلم کا دفتر	۳۲
جدہ کیسا شہر ہے	۳۲
ہوائی اڈہ	۳۳
مزار بی بی حوا علیہ السلام	۳۴
مکہ معظمہ میں داخلہ	۳۴
حرم شریف میں داخلہ اور طواف	۳۵
مکہ معظمہ کی پہلی صبح	۳۶
مکہ معظمہ کا وقت	۳۶
اعلانِ حج	۳۷
قیام عرفات اور حج	۳۷
وعظ	۳۹
پاکستانی ڈاکٹر	۴۰
نجیب مصر اور مفتی اعظم فلسطین	۴۰
مزدلفہ کا قیام	۴۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
رمی جمار	۴۱	باب النبی	۵۰
لطیفہ	۴۲	مینار حرم	۵۰
قربانی	۴۳	خدام حرم	۵۰
یاد سیدنا خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام	۴۳	بیت اللہ	۵۱
منیٰ کا دو روزہ قیام	۴۳	کعبہ کی پہلی تعمیر	۵۱
حادثہ	۴۴	آنحضرت کے زمانہ میں تعمیر	۵۲
مسجد کوثر اور مسجد حنیف	۴۵	آنحضرت کی دانشمندی	۵۲
دعوت	۴۵	تعمیر بعد وفات حضور	۵۴
تیسیر ہوٹل	۴۵	حطیم	۵۴
منیٰ کا آخری دن	۴۶	داخلہ بیت اللہ	۵۵
طواف افاضہ	۴۶	حجر اسود	۵۵
مصری حمام	۴۶	دروازہ	۵۶
پہلی بھیت کے حجاج	۴۷	غلاف کعبہ اور ابتداء	۵۶
مصری علماء کا وعظ	۴۷	تغار	۵۷
حرم شریف کے تاریخی حالات	۴۸	میزاب رحمت	۵۸
باب ابراہیم	۴۹	ملتزم	۵۸
باب السلام	۴۹	رکن یمانی	۵۸
باب ام ہانی	۵۰	مطاف	۵۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مقام ابراہیم	۷۰	نماز جمعہ	۸۲
آنحضرت کی علامت نبوت	۷۰	مساجد مکہ معظمہ	۸۳
محراب النبی اور منبر	۷۱	مسجد ارقم	۸۳
چار مصلّے	۷۱	مسجد حمزہ	۸۳
امام و نماز	۷۲	مسجد ابو بکر	۸۳
نماز جنازہ	۷۲	مسجد عقبہ	۸۴
مقامات دعا	۷۲	مسجد الرایہ	۸۴
لات و منات	۷۳	مسجد جن	۸۵
آب زمزم	۷۳	مقامات متبرکہ	۸۵
آب زم زم کی فضیلت	۷۶	مکان حضرت خدیجہؓ	۸۵
مکہ معظمہ کی تاریخی یادگاریں	۷۷	مولد النبیؐ	۸۵
جنت المعلّیٰ	۷۷	مکان حضرت ابوبکرؓ	۸۶
حضرت خدیجہؓ کے مختصر حالات	۷۸	مکان حضرت عثمان غنیؓ	۸۶
مقبرہ علیا	۷۸	مکان ابوجہل	۸۷
مقبرہ مہاجرین	۷۹	مکان ابوسفیان	۸۷
مقام عمرہ	۷۹	غار حراء	۸۷
صفا و مروہ	۸۰	غار ثور	۸۸
جبل بوقبیس	۸۰	شہر مکہ معظمہ	۸۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
بازار	۷۹
مکانات	۸۰
روڈ	۸۱
طرز رہائش	۸۱
دفتری حالت	۸۲
نہر زبیدہ	۸۲
مدرسہ صولتیہ	۸۳
اہل مکہ کی اخلاقی و تعلیمی حالت	۸۳
روانگی مدینہ طیبہ	۸۴
الوداعی طواف	۸۵
ایک لطیفہ	۸۶
مدینہ قریب آرہا ہے	۸۶
مدینہ میں داخلہ	۸۷
بارگاہ رسالت میں حاضری	۸۸
مسجد نبوی میں پہلی نماز	۹۰
مدینہ میں پہلی صبح	۹۰
مسجد نبوی اور حالات حضور	۹۱
جنت البقیع شریف	۹۲

مضمون	صفحہ
مزار حضرت فاطمہ	۹۲
جنت البقیع کی فضیلت	۹۴
جناب فاطمہ الزہرا رض	۹۵
امام حسن علیہ السلام	۹۶
امام زین العابدین علیہ السلام	۹۷
امام محمد باقر علیہ السلام	۹۷
امام جعفر صادق علیہ السلام	۹۸
حضرت عباس ابن عبد المطلب	۹۹
حضرت زینب رض	۹۹
حضرت رقیہ رض	۱۰۰
حضرت ام کلثوم رض	۱۰۱
(بیویاں) حضرت سودہ رض	۱۰۱
حضرت عائشہ رض	۱۰۲
حضرت حفصہ رض	۱۰۳
حضرت ام سلمہ رض	۱۰۳
حضرت ام حبیبہ رض	۱۰۴
حضرت زینب بنت جحش رض	۱۰۴
حضرت زینب بنت خزیمہ رض	۱۰۵

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضرت جویریہ خزاعیہؓ	١٠٥	مکان امام حسن و حسین علیہ السلام	١١٦
حضرت صفیہؓ	١٠٦	دیارِ عشرہ مبشرہ	١١٧
حضرت جعفر طیارؓ	١٠٧	روابط عشرہ مبشرہ	١١٧
عقیل ابن ابی طالب	١٠٩	حضرت ابوبکر صدیقؓ	١١٨
حضرت ابراہیم علیہ السلام	١٠٩	حضرت عمر ابن خطابؓ	١١٨
حضرت عثمان غنیؓ	١١٠	حضرت عثمان غنیؓ	١١٩
حضرت حلیمہؓ	١١١	حضرت علی علیہ السلام	١١٩
امام مالک	١١٣	عبدالرحمٰن ابن عوفؓ	١٢٠
امام ابوحنیفہ	١١٢	زبیر ابن عوامؓ	١٢٠
امام شافعی	١١٣	ابوعبیدہ بن جراحؓ	١٢٠
امام احمد حنبل	١١٢	طلحہ بن عبیداللہؓ	١٢١
شیخ نافعؓ	١١٣	سعد ابن وقاصؓ	١٢١
مدینہ میں پہلا جمعہ	١١٣	سعید بن زیدؓ	١٢٢
مفتی اعظم فلسطین	١١٤	مزار عبداللہ ابن ابوبکرؓ	١٢٢
چند مقدس مقامات	١١٥	۵ محرم سے ٢٦ محرم تک قیام مدینہ	١٢٢
مقام ناقہ	١١٥	مزار فاطمہ بنت اسدؓ	١٢٣
مکان ابوایوب انصاری	١١٥	مزار ابوسعید خدریؓ	١٢٣
مکان عثمان غنیؓ	١١٦	مدینہ طیبہ کی مساجد	١٢٥

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مسجد قباء	۱۲۵	بیر حاء	۱۳۳
مسجد جمعہ	۱۲۶	بیر بصہ	۱۳۳
مسجد شمس	۱۲۶	بیر عہن	۱۳۴
مسجد بنی قریظہ	۱۲۷	مزار حضرت عبداللہ بن عبدالملک	۱۳۴
مسجد ابراہیم	۱۲۷	محراب سجدہ	۱۳۵
مسجد بنی ظفر	۱۲۸	تیر کمان	۱۳۶
مسجد اجابہ	۱۲۸	نشان اسپ	۱۳۷
مسجد ابوذر	۱۲۸	جبل احد	۱۳۷
مسجد عیدگاہ	۱۲۹	حضرت امیر حمزہ رض	۱۴۲
مسجد فتح	۱۲۹	حضرت حنظلہ رض	۱۴۳
مسجد قبلتین	۱۳۰	عمر ابن جموح رض	۱۴۴
مسجد فسح	۱۳۰	سعد ابن ربیع رض	۱۴۶
مسجد غمامہ	۱۳۱	حضرت مصعب بن عمیر رض	۱۴۷
مساجد ابوبکر۔ عمر۔ علی رض	۱۳۱	ذات اقدس کی مبارک زندگی	۱۴۸
بیر اریس (کنوئیں)	۱۳۱	اخلاق و عادات	۱۵۹
بیر غرس	۱۳۲	مسجد نبوی	۱۶۱
بیر رومہ	۱۳۲	آخری تعمیر	۱۶۳
بیر بضاعہ	۱۳۲	مسجد نبوی کے فضائل	۱۶۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فضائل روضۂ مبارک	۱۶۴	خطیب مسجد نبوی	۱۷۸
مسجد نبوی کے مفصل حالات	۱۶۵	یتیم خانہ	۱۷۹
مقام اصحاب صفہ	۱۶۸	بازار وغیرہ	۱۷۹
مسجد نبوی کا صحن	۱۷۰	میوہ و سبزیاں	۱۷۹
حضرت اسامہ بن زید رض	۱۷۱	معلم بہاء الدین	۱۸۰
حضرت اویس قرنی رض	۱۷۱	جگہ سے پہلی ملاقات	۱۸۰
رابعہ بصری رض	۱۷۲	مدینہ شریف کے رباط	۱۸۱
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۱۷۳	حجاز کی حکومت	۱۸۱
امام موسیٰ رضا علیہ السلام	۱۷۳	انتقال	۱۸۳
امام علی تقی علیہ السلام	۱۷۳	نئے بادشاہ	۱۸۳
امام علی نقی علیہ السلام	۱۷۳	غربائے حجاز اور حجاج	۱۸۴
امام حسن عسکری علیہ السلام	۱۷۳	واپسی	۱۸۵
امام مہدی علیہ السلام	۱۷۳	جدہ سے کراچی	۱۸۶
دوستو اور بزرگو	۱۷۵	حج کے ضروری مسائل	۱۸۷
سلام پڑھنے کا پرانا طریقہ	۱۷۵	مکہ اور مدینہ کی ضروری دعائیں	۱۹۰
مدینہ کیسا شہر ہے	۱۷۶	گھر سے نکلنے کی دعا	۱۹۰
مدینہ کے باشندے	۱۷۷	جہاز پر سوار ہونے کی دعا	۱۹۰
علماء مدینہ	۱۷۷	جب جہاز چلے	۱۹۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تمتع کے احرام کی نیت	۱۹۰
قرآن کے احرام کی نیت	۱۹۰
کلمات لبیک	۱۹۱
جب مکہ کی آبادی نظر آئے	۱۹۱
جب مکہ میں داخل ہو	۱۹۱
جب حرم شریف میں داخل ہو	۱۹۱
کعبہ کو دیکھکر	۱۹۲
طواف کی نیت	۱۹۲
پہلے چکر کی دعا	۱۹۲
دوسرے چکر کی دعا	۱۹۳
تیسرے چکر کی دعا	۱۹۳
چوتھے چکر کی دعا	۱۹۴
پانچویں چکر کی دعا	۱۹۴
چھٹے چکر کی دعا	۱۹۵
ساتویں چکر کی دعا	۱۹۶
مقام ملتزم کی دعا	۱۹۶
مقام ابراہیم کی دعا	۱۹۷
آب زمزم پینے کی دعا	۱۹۷
سعی کی نیت	۱۹۷
منیٰ میں داخل ہو تو پڑھو	۱۹۸
عرفات میں پڑھنے کی دعا	۱۹۸
مزدلفہ میں پڑھنے کی دعا	۱۹۸
شیطان کو کنکر مارنے کی دعا	۱۹۸
قربانی کی دعا	۱۹۸
مدینہ طیبہ میں داخل ہونیکی دعا	۱۹۹
سلام روضہ خیرالانام	۱۹۹
سلام حضرت ابوبکرؓ	۲۰۱
سلام حضرت عمرؓ	۲۰۱
سلام ملائکہ	۲۰۲
آنحضرت کے سرہانے پڑھنے کی دعا	۲۰۲
سلام حضرت عثمانؓ	۲۰۳
دعائے الوداع	۲۰۳
شکریہ	۲۰۴

Marfat.com

تقریظ

حضرت علامہ الحاج مولانا شاہ عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کراچی

صدیق المکرم۔ جناب حکیم قاری احمد صاحب پیلی بھیتی کا مرتب کردہ سفرنامہ حجاز میں نے از اول تا آخر دیکھا۔ موصوف نے جس عرق ریزی محنت وجانفشانی سے اسے مرتب فرمایا ہے۔ خدائے جل وعلا آپ کی محنت کو مشکور و کامیاب فرمائے۔

یہ سفرنامہ ایک زائر حرم اور عاشق بارگاہ رسالت اقدس کے محض خیالات ومشاہدات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ یہ حضرات صحابہ، حضرات اہلبیت و ازواج مطہرات اور حرمین الشریفین کے تاریخی حالات اور متبرک مقامات مقابر ومساجد کی وہ کیفیت بھی پیش کرتا ہے جس سے ہر زائر حرم میں اسکے مطالعہ اور مشاہدہ کا شوق بڑھتا ہے۔ حالیہ سفرنامے میری نظر سے بکثرت گذرے ہیں لیکن حکیم قاری احمد صاحب پیلی بھیتی کا یہ سفرنامہ حقیقتاً ایک ایسا مجموعہ ہے جو زائرین وحجاج کے لئے صحیح معنی میں مشیر الحج ہو سکتا ہے۔ اور تاریخی حالات وکوائف بے نقاب کرتا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء

Marfat.com

قاری صاحب نے تمام ضروری دعاؤں کے ساتھ مسائل حج بھی تحریر کر دئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس خدمت جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور بارگاہ نبوی کی تجلیات سے جناب ممدوح مستفید ہوتے رہیں۔ اور یہ سفرنامہ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہدایت ثابت ہو۔

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان ۱۸ جنوری ۵۵ء

Marfat.com

حقیقت حج بیت اللہ

مذہب اسلام کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔کہ اللہ تعالے انسانوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے چنانچہ اکثر احکامات اور تعلیمات میں اخوت اسلامی کی جھلک پائی جاتی ہے۔ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم کرنے اور اتحاد و محبت کو بڑھانے کے لئے خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ بغض و نفرت کو مٹا کر مسلمانوں میں عالمگیر محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

نماز پنجگانہ۔ جمعہ۔ عیدین۔ روزہ اور زکوٰۃ ان تمام عبادتوں کا مقصد یہی ہے کہ آپس کے محبت و اتحاد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ایک کو دوسرے کے حالات و خیالات سے واقفیت ہوتی ہے۔ نماز پنجگانہ۔ جمعہ۔ عیدین وغیرہ کے اجتماع سے جو فائدہ پہنچتا ہے وہ صرف ایک محلہ اور شہر تک محدود رہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالے نے ایک عام اور مرکزی اور بین الاقوامی اجتماع کی ضرورت محسوس کی جس میں تمام روئے زمین کے مسلمان ایک مقام پر جمع ہوں۔ تاکہ ساری دنیا کے مسلمان آپس میں مل جل کر مذہبی مقاصد کو زیادہ اچھی طرح

Marfat.com

سمجھ سکیں۔ اسلامی سلطنتوں اور ملکوں کے حالات سے واقف ہوں۔ مختلف ممالک اور وہاں کے مسلمانوں کے اخلاق و عادات۔ علوم و فنون۔ کاروبار۔ دینی اور سیاسی امور سے آشنا ہو سکیں۔ اہم مذہبی اور سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ اور آپس کے اس اختلاط سے جو عالمگیر ہوتا ہے اپنی مذہبی اور سیاسی زندگی کے ہر گوشہ کو مکمل کر سکیں۔

فریضہ حج کی ادائیگی اور مقدس مقامات کی زیارت دل میں گذشتہ واقعات کی یاد تازہ کرتی ہے۔ حضرت آدم اور حوا کے جنت سے نکل کر دنیا میں آنے کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کے صبر و استقلال کی کیفیت سامنے آجاتی ہے۔ اور ایک مسلمان اچھی طرح محسوس کر لیتا ہے کہ کس طرح بیٹے نے باپ کے حکم کی تعمیل میں خندہ پیشانی کے ساتھ خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ زائر کی آنکھیں اچھی طرح دیکھ لیتی ہیں کہ اسلام کو ابتدا میں کس قدر مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور پھر آنحضرت کی عظیم الشان کوششوں نے دین اسلام کو غیر فانی زندگی عطا کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت۔ دین اسلام کی نشو و نما کفار قریش کے مظالم۔ آنحضرت اور صحابہ کرام کا استقلال۔ انتہائی خطرناک حالات میں مکہ سے مدینہ کو ہجرت حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی بے مثال قربانی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بے پناہ محبت۔ غرض اس قسم کے تمام وہ واقعات جن سے اسلامی شان و عظمت ظاہر ہوتی ہے ایک حاجی کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ دین اسلام قوت و اقتدار سے نہیں پھیلا۔ بلکہ اس کے پھیلنے میں آنحضرت کی اخلاقی قوتیں

Marfat.com

اور اللہ تعالٰے کی تائید شامل حال تھی۔

یہ ہیں وہ واقعات جن کو دیکھکر ایک حاجی کا دل تاثرات کی گہرائی میں ڈوب جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے حکم کی بجا آوری کا اقرار کرتے ہوئے اپنے اخلاق و عادات میں بلکہ پوری زندگی میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کر لیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالٰے کی ان بلند نشانیوں کو دیکھکر نفس انسانی میں اسلامی عظمت و احترام کا بے پایاں جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جلال کبریائی کی تصویر سامنے آجاتی ہے۔

جب تمام مسلمان ایک جگہ پر جمع ہوں گے۔ ان کے دل محبت و خلوص سے بھرے ہوں گے۔ خوف الٰہی سے دل کانپ رہے ہونگے۔ بہت سے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوں گے۔ بہت سی زبانیں مناجات میں مصروف ہوں گی پچھلے گناہوں کا احساس بے چین کر رہا ہوگا۔ رحمت الٰہی کی طلب عاجزی و انکساری کے ساتھ ہو رہی ہوگی۔ یہ وہ وقت ہوگا جب نسل و رنگ کی تمیز اٹھ جائے گی۔ عالم و جاہل امیر و فقیر۔ ادنیٰ و اعلیٰ سب ایک برابر ہوں گے۔ اور عرصہ محشر کا قیامت خیز منظر ہر شخص کے سامنے ہوگا۔ دنیائے فانی کا خیال بارگاہ ایزدی میں حاضری کا یقین دم بدم بڑھتا جائے گا۔ ایک گناہ گار انسان ایسے حالات میں اپنے لئے جو راہ عمل متعین کرے گا۔ یقیناً وہ نیک پسندیدہ اور کامیاب ہوگی۔

حج کب فرض ہوا

دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے تمام موجودہ اسلامی فرائض ہی یک وقت اپنے بندوں پر فرض نہیں کئے بلکہ فطرت انسانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے

Marfat.com

رفتہ رفتہ احکام نازل فرمائے۔ اور آہستہ آہستہ لوگوں کو ان کا عادی بنایا چنانچہ پہلے توحید و رسالت کا اقرار و یقین کرایا۔ پھر اخلاق و عادات کو درست کرنے پر توجہ دلائی۔ پھر نماز فرض کی۔ پھر روزہ فرض کئے۔ پھر جہاد و زکوٰۃ کے احکام نازل فرمائے پھر آخر میں فتح مکہ کے بعد ۹ھ میں حج فرض کیا گیا اور ہر مسلمان پر عمر میں ایک مرتبہ فرض کیا گیا۔ اور صرف اُن مسلمانوں پر فرض کیا گیا جو اپنے مکان سے مکہ تک آنے جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ بالغ ہوں۔ تندرست ہوں۔ اور اپنی غیر موجودگی میں بیوی بچوں کے گذارے کا معقول انتظام کر سکتے ہوں۔

پہلے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض ملکی و سیاسی مصروفیات کے پیش نظر حج کو تشریف نہیں لے جا سکے۔ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو مسلمانوں کے قافلہ کا امیر الحجاج بنا کر روانہ فرمایا۔

۱۰ھ میں بنفس نفیس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پہلا اور آخری حج ادا کرنے کے لئے ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے اور فریضہ حج ادا فرمایا۔

حج کس طرح کرنا چاہیئے

اسلام کی دوسری عبادتوں کی طرح حج بھی ایک اہم ترین عبادت ہے۔ چنانچہ اس کی ادائیگی کے لئے کچھ قواعد اور ضابطے مقرر کئے گئے ہیں جنکی پابندی ہر حاجی کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۔ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ

Marfat.com

الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔

یعنی پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے وہ مکہ میں ہے۔ برکت اور ہدایت ہے تمام جہان کے لئے۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور مقام ابراہیم ہے جو شخص اس میں داخل ہوتا ہے امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ کے لئے یہ حج لوگوں پر فرض کیا گیا ہے جو اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور جو نہ مانے تو اللہ تمام جہان سے بے نیاز ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ۔ حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔ یعنی اس عبادت کو خالص احکام الٰہی کی تعمیل کے پورے جذبہ کے ساتھ انجام دو۔ پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ الحج اشہر معلومات۔ فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما تفعلو من خیر یعلمہ اللہ وتزودو فان خیر الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم۔ فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام۔ واذکروہ کما ھدٰکم۔ وان کنتم من قبلہ لمن الضالین۔

"یعنی حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے۔ تو جو حج کی نیت کرے اسے چاہئے کہ عورتوں کی صحبت سے علیحدہ رہے۔ اور نہ صحبت کا ان کے سامنے تذکرہ کرے۔ نہ کوئی گناہ کرے اور نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک۔ اور تم جو بھلائی کرو گے اللہ اسے جانتا ہے۔ اور حج کا خرچ ساتھ لے لیا کرو۔ اور یاد رکھو سب سے اچھا زاد راہ پرہیزگاری ہے۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ اور اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ اور جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی

Marfat.com

یاد کرو مشعر حرام کے پاس۔ اور خدا کو اچھی طرح یاد کرو۔ جیسے اس نے تم کو ہدایت کی۔ بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے"۔

یہ ہیں وہ احکام قرآنی جن میں اس بات پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے کہ حج کی ادائیگی میں یاد خدا کے ساتھ اخلاق و عادات پر سختی سے نگاہ رکھی جائے۔ آپس میں محبت و اخلاق کو بڑھاتے ہوئے مقدس مقامات کی زیارت سے خدا کی ہستی کے احترام کو دل کی گہرائیوں میں بٹھا دیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث حج کی فضیلت میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس موقع پر چند کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا اور ہر قسم کی برائی اور بے حیائی سے بچا رہا اور کوئی فسق و فحش حرکت نہ کی تو وہ حج کے بعد گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (بخاری) فرمایا — حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ نے ان کو بلایا وہ حاضر ہو گئے۔ جو سوال انہوں نے کیا خدا نے پورا کر دیا۔ (بخاری) فرمایا — حاجی کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس کے لئے حاجی سفارش کرتا ہے اس کے بھی معاف کئے جاتے ہیں۔ طبرانی۔ فرمایا جو حج کے لئے گھر سے نکلا۔ اور راستہ میں مر گیا۔ تو اس سے حساب نہیں ہوگا۔ اور کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی) فرمایا۔ مسلمان حج کی استطاعت رکھتے ہوئے بلا وجہ اگر بغیر حج کئے مر گیا تو وہ ایسا ہے جیسے یہودیت اور نصرانیت میں مرا۔ ترمذی۔ جس طرح نماز میں بہت سی باتیں فرض و واجب اور سنّت ہیں اسی طرح حج میں بھی فرائض و واجبات ہیں۔ ان کا یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا

Marfat.com

نہایت ضروری ہے۔

فرائض حج

(۱) احرام باندھنا۔ (۲) وقوف عرفات۔ (۳) طواف بعد وقوف۔ (۴) نیت۔ (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام۔ پھر وقوف پھر طواف۔ (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ادا کرنا۔ (۷) ہر فرض کو اسکے مقام پر ادا کرنا۔

واجبات حج

(۱) میقات سے احرام باندھنا۔ (۲) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ (۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا۔ (۴) سعی کا طواف کے بعد کرنا۔ (۵) قیام عرفات میں رات کا کچھ حصہ شامل ہونا۔ (۶) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ (۷) مغرب اور عشا مزدلفہ میں ملا کر پڑھنا۔ (۸) ۱۰ تاریخ کو بڑے شیطان کے ۷ کنکر مارنا۔ پھر قربانی کرنا۔ پھر سر منڈانا۔ ۱۱۔ ۱۲ تاریخ کو تینوں شیطانوں کے ۷۔ ۷ کنکر مارنا۔ (۹) طواف زیارت کو ایام نحر میں کرنا (۱۰) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔ (۱۱) طواف دہنی طرف سے شروع کرنا۔ (۱۲) اگر مجبوری ہو تو طواف چل کر کرنا۔ (۱۳) طواف باوضو کرنا۔ (۱۴) وقت طواف ستر چھپانا۔ (۱۵) طواف کے بعد ۲ نفل پڑھنا۔ (۱۶) ہر کام میں ترتیب قائم رکھنا۔

اس کے علاوہ حسب ذیل کام کرنا سنت ہیں۔ جیسے طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔ طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا یعنی پہلے تین پھیروں میں ذرا تیز دوڑنا۔ ۸ تاریخ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں پانچ نمازیں پوری ہو جائیں۔ نویں رات منا میں گذارنا۔ اسی طرح ۱۰ اور ۱۱ کی

Marfat.com

راتیں بھی منا میں گذارنا۔

احرام حج کے ارکان میں پہلا رکن ہے۔ میقات سے باندھا جاتا ہے۔ میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جو جہاز میں کامران سے نکلکر آتی ہے اس جگہ کو یلملم کہتے ہیں۔ جہاز والے پہلے سے خبر کر دیتے ہیں۔

احرام میں ایک بے سلی چادر اور ایک بے سلا تہبند ہونا چاہیے۔ احرام سفید اور نیا ہونا چاہیے۔ حالت احرام میں سر کھلا رہنا چاہیے۔ احرام غسل و حجامت کے بعد باندھنا چاہیے۔ پھر دو رکعت نفل پڑھے اور برابر بلند آواز سے لبیک کہتا رہے۔

عام طور پر احرام دو طرح کا باندھا جاتا ہے۔ ایک تمتع کا اور دوسرے قرآن کا۔ تمتع کا مطلب ہے کہ صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مکہ میں پہونچکر طواف وسعی و حجامت سے فارغ کو اتار دیا جائے۔ اور پھر ۸ تاریخ کو دوبارہ منیٰ جاتے وقت باندھا جائے۔ قرآن کا مطلب یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کی نیت سے باندھیں۔ یہ احرام حج کے بعد اتارینگے۔ البتہ اگر میلا ہو جائے تو بدل سکتے ہیں۔

عورتوں کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ صرف اپنے سر پر ایک سفید پٹی باندھ لیں۔ اور اپنے تمام کپڑے بدستور پہنے رہیں۔ اسی طرح عورتوں کو سر نہیں منڈانا چاہیے۔ بلکہ صرف ایک پورے برابر بال کٹوادیں۔ اور اسی طرح طواف وسعی میں عورتوں کو دوڑنا منع ہے۔ باقی تمام مسائل مردوں اور عورتوں کے لئے ایک ہی ہیں

طواف جب مکہ معظمہ میں پہونچے تو پہلے حرم شرف میں جائیے۔ کعبہ کو دیکھکر

58897

Marfat.com

۳ مرتبہ لا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر پڑھئے پھر درود شریف پڑھئے۔ اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آکر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں سرے بائیں کاندھے پر ڈال لیجئے تاکہ داہنا مونڈھا کھلا رہے۔ اس کے بعد سنگ اسود کو داہنے ہاتھ کی طرف رکھ کر طواف شروع کیجئے۔ جب آپ پورے خانہ کعبہ کا چکر لگا کر پھر حجر اسود پر آئیں گے تو ایک پھیرا ہوگا۔ اسی طرح سات پھیرے کیجئے جو ایک طواف کہلاتا ہے۔ پہلے ۳ پھیروں میں تیز چلیئے۔ باقی میں آہستہ۔ اگر ممکن ہو تو ہر چکر پر سنگ اسود کا بوسہ لیجئے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آئیے اور ۲ رکعت نفل ادا کیجئے۔ یہ نفل واجب ہیں۔ اس کے بعد ملتزم پر آئیے۔ یہ کعبہ کی دیوار مشرق کا وہ حصہ ہے جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔ اس سے لپٹ کر دعا کیجئے پھر آب زمزم پر آئیے اور خوب دل بھر کر پانی پیجئے اور بدن پر چھڑک کر دعا کیجئے پھر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیکر باب الصفا سے باہر آئیے۔

سعی سعی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کو کہتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ باب الصفا سے باہر آکر صفا پر جائیے دو ایک سیڑھیوں پر چڑھکر کعبہ کی طرف منہ کیجئے۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھا کر ذرا دیر دعا کیجئے۔ پھر سعی کی نیت کرکے مروہ کی طرف چلیں۔ پہلے میل سے دوسرے میل تک دوڑتے ہوئے جائیں۔ پھر آہستہ چلیں۔ مروہ پر پہونچکر ایک دو سیڑھیوں پر چڑھئے اور اسی طرح ہاتھ اٹھائیے جس طرح صفا پر اٹھائے تھے۔ یہ ایک پھیرا ہوا۔ اس طرح سات پھیرے کرنا چاہئے۔

اگر کسی وجہ سے پیدل چلنا نہ ہو تو سواری پر یہ کام کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

حجامت جب سات پھیرے ہو جائیں تو پھر حجامت کرانا چاہئے۔ اگر آپ نے تمتع کی نیت کی ہے تو احرام اتار دیجئے۔ ورنہ باندھے رہئے اور حج کر کے اتاریئے

روانگی منیٰ ۷ یا ۸ ذالحجہ کو آپ مکہ سے منیٰ جائیے۔ ظہر سے فجر تک پانچ نمازیں منا میں پڑھئے۔ فجر کے بعد کوشش کیجئے کہ زوال سے پہلے آپ عرفات میں پہونچ جائیں۔

عرفات ۹ تاریخ کو عرفات میں قیام کرنا فرض ہے۔ مغرب تک ٹھہریئے اور برابر ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے رہئے۔ ظہر کی نماز مسجد نمرہ میں پڑھئے پھر فوراً عصر کی نماز ہوگی اس کو ادا کیجئے اور اپنے مقام پر آجائیے

مزدلفہ آج ظہر و عصر کی طرح مغرب و عشاء بھی ملا کر پڑھنے کا حکم ہے۔ لہٰذا مغرب کے بعد بلا نماز پڑھے مزدلفہ میں آئیے اور دونوں نمازیں ملا کر پڑھئے۔ رات بھر قیام کیجئے اور عبادت میں مصروف رہئے۔ فجر کی نماز جلدی پڑھئے۔ اور اسی جگہ سے ۴۹ کنکریاں اٹھایئے۔ اور سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہو جایئے۔

رمی منیٰ میں تین ستون ہیں۔ ان کو شیطان بھی کہتے ہیں جو کنکر آپ مزدلفہ سے لائے ہیں وہ انہیں کو مارے جائیں گے۔ کنکر مارنے کو رمی کہتے ہیں ان ستون کا نام جمرہ اولیٰ۔ جمرہ وسطیٰ۔ اور جمرہ عقبہ ہے۔ آج صرف جمرہ عقبہ کے سات کنکر ماریئے۔ پھر فوراً قربانی کے لئے جایئے۔

قربانی قربانی حج کا شکرانہ ہے۔ قارن اور متمتع پر واجب ہے۔ جانور تندرست

Marfat.com

ہونا چاہیئے۔ قربانی سے فارغ ہو کر فوراً حجامت کرائیے۔ اور غسل کر کے احرام اتار دیجئے۔

طواف افاضہ اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ کوشش کیجئے آج ہی مکہ جاکر اس طواف سے فارغ ہولیں۔ یہ طواف فرض ہے اگر آج نہ ہو سکے تو بارہ کی عصر تک ضرور کر لیجئے۔

اا تاریخ کو ظہر کے بعد رمی کیجئے۔ اور تینوں شیطانوں کے ۷، ۷ کنکر ماریئے پھر بارہ ۱۲ تاریخ کو بھی اسی طرح ماریئے۔ اس کے بعد غروب آفتاب سے قبل مکہ واپس چلے جایئے۔ اب آپ حج کے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں۔ جب تک مکہ میں رہئے عبادت اور عمرہ میں مصروف رہیں۔ خوب طواف کیجئے۔ اور تمام مقدس مقامات کی زیارت کیجئے۔ جب مدینہ شریف جایئے تو بڑے احترام سے بارگاہ رسالت میں حاضری دیجئے۔ صلوٰۃ وسلام پڑھئے۔ اور کم از کم ۸ دن ضرور قیام کیجئے تاکہ چالیس نمازیں پوری ہو جائیں۔ حج کے دوران میں بہت سے مقامات پر کچھ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ جو اس کتاب کے آخر میں لکھی گئی ہیں۔

احترام حرم یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ مکہ معظمہ کے چاروں طرف کئی کوس تک حرم کی حدود بنی ہوئی ہیں۔ لہذا ان حدود کے اندر گھاس اکھاڑنا۔ پیڑ کاٹنا اور کسی وحشی جانور کا شکار وغیرہ کرنا حرام ہے۔

ضروری مسئلہ جو کام حج میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی کسی وجہ سے ترک ہو گیا تو حج نہیں ہوگا۔ البتہ واجب اگر کسی وجہ سے ترک ہو گیا ہے تو ایک واجب پر ایک جانور قربانی دینے سے حج ادا ہو جاتا ہے

Marfat.com

قربانی لازمی ہے سنتوں کے ترک پر اللہ تعالےٰ سے استغفار کرنا چاہئے۔

میرا سفر نامہ

کراچی حاجی کیمپ حکومت پاکستان کے اعلان کے مطابق ۲ اپریل ۵۲ء کو حج کا فارم بھر کر اور ۱۰۰ روپے کا ڈرافٹ حبیب بینک سے بنوا کر حج بکنگ آفیسر کے نام بذریعہ رجسٹری روانہ کیا۔ درخواستیں مقررہ تعداد سے زیادہ پہونچ گئیں۔ اس لئے قرعہ اندازی کی گئی۔ الحمد للہ میرا نام قرعہ میں آگیا۔ اور جانے کے لئے آخری جہاز محمدی دیا گیا۔ چند روز بعد حج بکنگ آفس سے رزرویشن کارڈ بھی آگیا۔ جس کا نمبر ۶۹۸۶ تھا۔ ۸ جولائی کو حاجی کیمپ میں جاکر کالرا چیچک وغیرہ کے ٹیکے لگوائے۔ اور اس کے بعد ٹائیفائیڈ کا ایک انجکشن بھی لیا۔ ۱۵ جولائی کو اسٹیٹ بنک میں جو حاجی کیمپ میں قائم کیا گیا ہے۔ ایک ہزار روپیہ جمع کیا۔ یہ روپیہ حج نوٹ حاصل کرنے کے لئے جمع کیا جاتا ہے حکومت پاکستان ہر سال حج نوٹ جاری کرتی ہے۔ جو صرف سعودی حکومت میں چلتے ہیں۔ ۲۰ جولائی کو مغل کمپنی کے آفس حاجی کیمپ میں ۳۴۰۹ ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے جمع کئے۔ اس روپیہ میں آمد و رفت کا کرایہ۔ کھانا اور جدہ میں قلی وغیرہ کا کرایہ شامل ہے۔ ۲۹ جولائی کو اسٹیٹ بنک سے ایک ہزار کے حج نوٹ لئے۔ جہاز کمپنی سے ٹکٹ اور پاسپورٹ حاصل کیا۔ پھر راشن شاپ حاجی کیمپ سے احرام کا کپڑا اور اناج وغیرہ خرید کیا۔ آج تمام کاموں سے فراغت ہو گئی ہے۔ اب صرف جہاز کا انتظار ہے۔

Marfat.com

کراچی میں دو حاجی کیمپ ہیں۔ ایک قدیمی کیمپ جس میں مہاجرین آباد ہیں۔ دوسرا نیا۔ یہ جگہ پہلے نمائش کے لئے بنائی گئی تھی بعد میں حاجی کیمپ بنائی گئی۔ عمارت معمولی ہونے کی وجہ سے کراچی کے باہر سے آنے والے حجاج کو قیام کی بہت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے گرمی کے ایام میں ٹین کی تپش بہت سے لوگوں کو بیمار کر دیتی ہے۔ سنتے ہیں حکومت پاکستان ایک نئے اور آرام دہ حاجی کیمپ کے بنانے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے اس بات کا معقول انتظام ہے کہ حاجیوں کی تمام ضروریات کیمپ ہی میں پوری ہو جائیں۔ چنانچہ بنک جہاز کمپنی۔ راشن شاپ اور ٹیک لگانے کے علاوہ کچھ دوکانیں بھی ہیں تاکہ ضروریات سفر خریدنے میں آسانی ہو۔ ہوائی جہاز کمپنی کا آفس بھی موجود ہے ان تمام سہولتوں کے ایک جگہ ہونے سے حجاج کو بہت بڑا آرام ملتا ہے۔

کراچی کی بندرگاہ

جہاز کے جانے کی تاریخ ۴ اگست مقرر ہوئی تھی حج کے کاموں سے فارغ ہو کر کئی دن تک کراچی میں احباب کی طرف سے الوداعی مجلسیں ہوتی ہیں۔ چلنے والوں نے اپنی محبت کا بہت زیادہ ثبوت دیا۔ خدائے تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

۴ اگست کو صبح ۱۱ بجے بندرگاہ کراچی جس کو کیماڑی کہتے ہیں پہونچ گئے۔ حاجیوں کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں کا ہجوم جگہ کی قلت۔ آخری اسٹیمر خدا خدا کر کے سامان کسٹم سے پاس ہو کر اسٹیمر پر پہونچا۔ ۳ بجے میں بھی کاغذات وغیرہ دکھا کر اسٹیمر پر پہونچ گیا۔ اب پانچ بج رہے ہیں۔ ہزاروں مسلمانوں کا ہجوم بے پناہ نعرہ تکبیر بلند کر رہا ہے۔ ہر طرف سے پھولوں کی بارش ہو رہی ہے

Marfat.com

حجاج اسٹیمر میں کھڑے ہیں۔ باہر الوداع کہنے والے حسرت سے ان کا منہ تک رہے ہیں۔ میرے احباب میں کاٹھیاوار۔ دہلی۔ پنجاب اور یوپی کے سینکڑوں مرد اور عورتیں موجود تھے۔ میرے بیوی بچے بھی موجود تھے۔ اور اس عارضی مفارقت کے خیال سے کچھ ہراساں نظر آ رہے تھے۔

گھڑی پانچ بجا رہی ہے اور جہاز لنگر اٹھا رہا ہے۔ اور بار بار ہارن بجا بجا کر الوداع کہنے والوں کو خیریت سے پہونچنے کا یقین دلا رہا ہے۔ حج بکنگ آفیسر جناب نیاز صاحب اور ان کا عملہ سامنے کھڑا ہے۔ جب تک جہاز نظر کے سامنے رہا نعرے لگتے رہے اور رومال ملتے رہے۔ کراچی کی بندرگاہ دنیا میں تیسرے نمبر کی بندرگاہ ہے۔ تمام دنیا سے ہر روز جہازوں کے آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ شام کے وقت کثرت سے لوگ تفریح کے لئے آتے ہیں۔ ایک طرف لب ساحل موٹر کشتیاں کھڑی رہتی ہیں۔ جو چند میل کے فاصلہ پر منوڑا۔ بھٹ شمس وغیرہ جزیروں میں جہاں فوجی اور سول آبادی ہے آتی جاتی ہیں۔ کراچی شہر سے کیماڑی تک بس سروس کا معقول انتظام ہے۔ یہ بات دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے کہ عام لوگوں کے بیٹھنے کا کوئی انتظام نہیں ہے حجاج کو رخصت کرنے والے سخت تکلیف اٹھاتے ہیں اور کھڑے کھڑے تھک جاتے ہیں۔ مسلمانوں نے بھی ابھی تک کوئی ایسی انجمن نہیں بنائی جو ایام حج میں بمبئی کی طرح لوگوں کے آرام کا انتظام کر سکے۔

محمدی جہاز مغل کمپنی نے خاص طور پر حاجیوں کے لئے بنوایا ہے۔ بہت بڑا اور خوبصورت جہاز ہے ۲ ہزار حجاج

Marfat.com

کو آسانی سے لے جاتا ہے۔ ہر حاجی کے لئے ایک سیٹ بنائی گئی ہے۔ کھانے اور ناشتہ پر اچھی توجہ کی جاتی ہے۔ قطب نما اور لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہے۔ نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے کافی جگہ موجود ہے۔ سید وکیل محمد صاحب جو کراچی سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ذمہ دار آفیسر ہیں مع بیوی بچوں کے حج کو جا رہے تھے حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کو امیر الحجاج مقرر کیا گیا تھا۔ آپ میرٹھ کے رہنے والے ہیں۔ بہت نیک اور اسلامی زندگی کے بڑے حامی ہیں۔ آپ کی وجہ سے راستہ میں حجاج کو بہت آرام پہونچا۔ ۱۴ سو حجاج میں پنجاب سندھ اور کراچی کے حاجی زیادہ تھے۔ جہاز میں تقاریر کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ میں نے بھی کئی تقاریر کیں لاؤڈ اسپیکر ہونے کی وجہ سے پورے جہاز میں لوگ تقریر سن سکتے تھے۔

عدن ۹ اگست کو بعد مغرب جہاز عدن پہونچا۔ کئی دن چلنے کے بعد ایک عربی ساحل پر کھڑے ہوئے جہاز کو دیکھکر حجاج میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ سامنے شہر نظر آرہا ہے۔ بجلی کی روشنی اور موٹروں کی آمد و رفت نے عجیب کیفیت پیدا کر دی ہے۔ سامان فروخت کرنے والی کشتیاں جہاز کے چاروں طرف آکر جمع ہو گئی ہیں۔ ہر قسم کا سامان اور پھل وغیرہ بک رہے ہیں۔ اور رسیوں کے ذریعہ جہاز پر پہونچائے جا رہے ہیں۔ سامان سستا اور اچھا ہے۔ حاجی خوب خرید رہے ہیں۔ سرزمین حجاز پر خرچ کرنے والا پیسہ یہیں سے بے دریغ خرچ کر رہے ہیں۔

کئی گھنٹہ جہاز ساحل پر کھڑا رہا۔ رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوا

Marfat.com

صبح کو آنکھ کھلی تو دیکھا جہاز چل رہا ہے اور ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔

میقات احرام

۱۱ اگست کو دن کے چار بجے جہاز کوہ یلیلم کے مقابل سے گذر رہا تھا۔ جہاز والوں نے پہلے سے بتا دیا تھا ہر حاجی احرام باندھنے کے لئے تیار تھا۔ اب جہاز لمبی لمبی سیٹیاں بجا رہا ہے اور حاجی احرام باندھنے میں مصروف ہیں۔ تھوڑی دیر میں تمام حجاج ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ احرام کی پوشش نے خدا کی عظمت و جلال کا نقش نگاہوں میں قائم کر دیا تھا۔ نفل پڑھے جا رہے ہیں۔ لبیک کی صدائیں آرہی ہیں۔ لوگ آپس میں مل رہے ہیں۔ اور مبارک باد دے رہے ہیں عصر کی نماز سب نے حالت احرام میں جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اور پھر مل کر لبیک کی صدائیں بلند کیں۔ دل خدائی عشق و محبت سے لبریز نظر آرہے تھے احرام حج کے فرائض میں سے پہلا فرض ہے۔ جس کی ادائیگی پر ہر طرف مسرت پھیلی ہوئی تھی۔

جدہ کی بندرگاہ

اگست کی ۱۲۔ ذالحجہ کی ۲ تاریخ اور بدھ کا دن ہے۔ پاکستانی ٹائم کے ۱۰ بجے ہیں۔ سامنے جدہ کا ساحل نظر آرہا ہے۔ تمام حاجی جہاز کی پہلی اور دوسری منزل پر جمع ہو گئے ہیں۔ نظریں ساحل کی طرف ہیں اور زبانیں لبیک کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ تھوڑی دیر میں جہاز پلیٹ فارم سے لگ گیا سینکڑوں قلی عربی بولتے ہوئے جہاز میں آ گئے جن کی زبانیں اپنی شیرینی کی وجہ سے اسلامی عظمت کا اظہار کر رہی تھیں پلیٹ فارم پر بسیں قطاریں کھڑی تھیں۔ جہاز میں اعلان کیا گیا کہ تمام حجاج اپنا پاسپورٹ

Marfat.com

اور مختصر سامان جو ہاتھ میں لے سکتے ہوں وہ لے کر نیچے اتر آئیں۔ اور باقی سامان سب جہاز میں چھوڑ دیں تمام حاجی نیچے اترنے لگے۔ سعودی حکومت کا انتظامی عملہ حجاج کو بسوں میں بٹھا بٹھا کر کسٹم ہاؤس روانہ کرنے لگا۔ ظہر کے وقت تک تمام لوگ کسٹم ہاؤس پہنچ گئے۔ سامان بھی آگیا۔ سب نے اپنا اپنا سامان پہچان کر ایک جگہ جمع کیا معلم کے وکیل اور ایجنٹ موجود تھے۔ حکومت کے آدمیوں نے ہر حاجی کو اس کے معلم یا وکیل کے حوالہ کر دیا۔ کسٹم ہاؤس کے باہر بسیں کھڑی تھیں وکیل اپنے اپنے حاجیوں کو لیکر حاجی کیمپ میں آگئے۔

جدہ بندرگاہ اگرچہ چھوٹی ہے مگر خوبصورت ہے۔ بندرگاہ کا علاقہ صاف خوبصورت اور عمارتیں خوشنما ہیں۔ ۲ سال قبل پلیٹ فارم نہیں تھا۔ جہاز بہت دور پانی میں کھڑا ہوتا تھا۔ اور حجاج کشتیوں میں بیٹھکر ساحل پر آتے تھے۔ اب پلیٹ فارم کی وجہ سے بہت آرام ہو گیا ہے۔

جدہ حجاز کی بہت اہم اور تاریخی بندرگاہ ہے۔ کسی زمانہ میں جب کہ آنحضرت مکہ میں تبلیغ اسلام فرما رہے تھے۔ مشرکین کی مخالفت سے تنگ آکر تقریباً ۱۰۰ مسلمانوں کا ایک قافلہ حضرت جعفر ابن ابو طالب کی سرکردگی میں اسی بندرگاہ سے حبش کو روانہ ہوا تھا۔ اس زمانہ میں اسٹیمر نہیں تھے۔ بادبانی کشتیاں کام کرتی تھیں آنحضرت نے خود کبھی بحری سفر نہیں کیا۔ البتہ مسلمانوں کو سفر کی اجازت دی اور دور دراز ممالک میں جاکر تبلیغ اسلام کا حکم فرمایا۔ جدہ کی بندرگاہ خالص سعودی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ کسی غیر ملکی کا یہاں کوئی اثر نہیں ہے۔ کسٹم ہاؤس میں کئی بڑے بڑے شیلڈ بنے ہیں۔ جہاز سے حاجیوں کا سامان انہیں شیلڈوں میں

Marfat.com

پھیلا دیا جاتا ہے۔ ہر حاجی گھوم پھر کر اپنا سامان تلاش کرتا ہے۔ اس کام میں حجاج کو کافی زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔ اگر ہر حاجی اپنے سامان کے ساتھ جہاز سے اتار اجائے۔ تو اگرچہ دیر لگے گی مگر حجاج دوڑ دھوپ کی تھکن سے بچ جائینگے

جدّہ کا حاجی کیمپ کسٹم ہاؤس سے ۲ میل کے فاصلہ پر شہر کے کنارے بنایا گیا ہے سعودی حکومت کا مستحسن کارنامہ ہے سینکڑوں کمرے اور دالان بنائے گئے ہیں۔ ہزاروں آدمی آرام سے ٹھہر سکتے ہیں پانی۔ روشنی اور صفائی کا اچھا انتظام ہے۔ ہر قسم کی دوکانیں اور ہوٹل موجود ہیں۔ ہر معلم کا آفس ہے۔ جس میں وکیل و کلرک موجود رہتے ہیں۔ ہر ملک کے سفیر اور ہائی کمشنر کیمپ میں آتے رہتے ہیں اور اپنے آدمیوں کی فکر رکھتے ہیں چند برس پیشتر کیمپ نہیں تھا۔ تمام لوگ شہر میں مکان کرایہ پر لیکر یا خیمہ وغیرہ لگا کر ٹھہرتے تھے۔ جس میں بہت تکلیف اٹھانا پڑتی تھی کیمپ میں ہسپتال پوسٹ آفس اور پولیس وغیرہ موجود ہے۔

جدّہ کیسا شہر ہے عصر کی نماز سے فارغ ہو کر شہر میں گئے۔ شہر حاجی کیمپ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ایک میل چلکر بڑے بازار میں پہونچ گئے۔ بہت خوبصورت شہر ہے۔ سمندر کے کنارے آباد ہے۔ آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ حجاز کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔ مکانات کئی کئی منزلہ اور بہت خوبصورت بنائے گئے ہیں۔ اور لکڑی کا کام بہت اچھا کیا گیا ہے۔ اور مکان قطار میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ اکثر مکانوں کے سامنے نیم کے درخت اور مختصر سے باغیچے بھی موجود ہیں۔ تمام شہر میں الیکٹرک پائپ

Marfat.com

اور گراؤنڈ سسٹم کا جال پھیلا ہوا ہے۔ ہر جگہ آنے جانے کے لئے ٹیکسی بہت کثرت سے
ملتی ہیں۔ اور کرایہ بھی کم ہے۔ روڈ بہت چوڑے اور صاف ہیں۔ چوراہوں پر ٹریفک
پولیس کا معقول انتظام ہے۔ ہر طرف آدمی اور کاریں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں حادثات
بہت کم ہوتے ہیں اور ایک سکون سا محسوس ہوتا ہے۔ شہر کے وسط میں سب سے بڑا بازار
دوکانیں بڑے سلیقہ سے سجائی گئی ہیں۔ ہر قسم کا سامان بکثرت موجود ہے۔ اور اس کے
پورے بازار پر سائبان ڈالا گیا ہے۔ دھوپ میں بھی سایہ موجود رہتا ہے۔ کپڑا۔ برتن۔
کرانہ اور دوسرے جملہ نفیسی سامان سے دوکانیں پٹی پڑی ہیں۔ چائے اور کھانے کے
ہوٹل ہر طرف نظر آتے ہیں۔

شہر میں بہت سی مسجدیں ہیں۔ جو نماز کے وقت بھری ہوتی ہیں۔ دوکاندار اذان
سنکر کاروبار بند کردیتے ہیں اور مسجد کو چلے جاتے ہیں۔ عام طور پر دوکانیں کھلی پڑی رہ
جاتی ہیں۔ چوری کا نام نہیں ہے۔ کاروباریوں کے ہاتھ میں تسبیحیں گردش میں
بھی نظر آتے ہیں۔ سرکاری دفاتر۔ اور تجارتی منڈی ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے عالیشان بینک
موجود ہیں۔ لب دریا جدید عمارتوں کی تعمیر نے اور بھی خوبصورتی پیدا کر دی ہے۔

ہوائی اڈا شہر سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہوائی اڈا ہے جو چھوٹا ہے
مگر خوبصورت ہے۔ کئی شاندار ہوٹل ہیں۔ حج کے زمانہ میں مسافروں کا
زبردست ہجوم رہتا ہے۔ سامان تولنے اور مسافروں کو سوار کرنے میں کوئی بدنظمی
نظر نہیں آتی ہے۔ یہاں سے ہر روز مصر۔ شام۔ عراق۔ بیروت۔ یمن۔ طائف۔ مدینہ
طیبہ۔ طہران۔ کراچی۔ اور بمبئی وغیرہ جہاز جاتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی اڑان کے لئے
میدان کو ہموار کرنے اور پختہ بنانے پر کافی روپیہ خرچ کیا گیا ہے سعودی حکومت

Marfat.com

کی اپنی مستقل ایرلائن ہے۔ اور کام کرنے والے زیادہ تر حجازی ہیں۔ کچھ امریکی پائلیٹ بھی کام کرتے ہیں۔ جو جہاز مدینہ طائف اور ریاض جاتے ہیں وہ ۲۸ سیٹ کے ہوتے ہیں۔ دوسرے ممالک کو جانے والے ۴۰ سیٹ سے زیادہ کے ہوتے ہیں۔ ہر جہاز پر سعودی حکومت کا مخصوص نشان کلمہ طیبہ اور دو تلواریں ہیں۔ غرض سعودی عرب میں جدہ کو اپنی صفائی خوبصورتی اور بندرگاہ ہونے کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہم عشاء کے قریب شہر سے حاجی کیمپ میں واپس آئے۔ معلم کے آفس میں ۸۵۔۴ روپیہ معلم کی فیس جمع کی۔ ہمارے معلم کا نام عبدالشکور میمن اور وکیل کا نام سید علی محسن تھا

مزار حضرت حوّا علیہ السلام

صبح کو فجر کی نماز کے بعد چند احباب کے ساتھ ایک ٹیکسی میں حضرت حوّا کے مزار پر گئے۔ تقریباً دو[۲] میل کے فاصلہ پر ایک ریگستانی میدان میں ایک لمبا سا نشان تھا۔ ڈرائیور نے بتایا یہی مزار ہے۔ سب نے فاتحہ پڑھی۔ عربی میں جدّہ دادی کو کہتے ہیں۔ شہر کا نام اسی نسبت سے رکھا گیا ہے کہ یہاں مسلمانوں کی دادی حضرت حوّا کا مزار ہے۔ واللہ اعلم۔ دن بھر شہر میں گذر گیا۔

مکہ معظمہ میں داخلہ

آج عصر کے بعد وکیل صاحب نے ایک پرائیوٹ بس کا انتظام کر دیا۔ اور کراچی کے تقریباً ۱۵ حاجی مع سامان کے مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں سے مکہ ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں دونوں طرف پہاڑ اور میدان ہے۔ روڈ پختہ اور بہت ہموار ہے۔ راستہ میں کئی جگہ پولیس چوکیاں ہیں۔ جو آنے جانے والوں کی نگرانی کرتی ہیں۔ اور پاسپورٹ بھی دیکھتی ہیں۔ چند ہوٹل اور دیہات بھی راستہ میں آتے ہیں۔ جہاں چند منٹ رک کر حجاج چائے وغیرہ پیتے ہیں۔ مکہ میں

Marfat.com

داخلہ کے خیال سے حجاج کا دل مسرت سے لبریز ہے۔ اور لبیک کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ ایک گھنٹے کے بعد مکہ کی آبادی نظر آنے لگی۔ دل مسرت سے اچھلنے لگے۔ اور زبانیں ذکر الٰہی کرنے لگیں۔ سب نے مل کر مکہ میں داخلہ کی دعا بلند آواز سے پڑھی۔ اور اپنی خوش نصیبی کا بارگاہ ایزدی میں شکریہ ادا کیا۔ اب ہماری بس بہت گھنی آبادی میں چل رہی ہے۔ اور آدمیوں کے ہجوم کی وجہ سے بہت آہستہ چل رہی ہے۔ راستہ ناہموار اور تنگ ہونے کی وجہ سے بہت دیر تک ہچکولے کھانے کے بعد معلم کے مکان پر پہونچے۔ تمام راستے حجاج سے بھرے ہوئے تھے معلم کے آدمیوں نے سامان اتارا اور مکان پر پہونچا دیا۔ معلم صاحب نے بہت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ کھانا کھلایا چائے پلائی اور فرمایا ہمارے آدمی کے ساتھ جائیے اور طواف وسعی سے فارغ ہو لیجئے۔

حرم شریف میں داخلہ اور طواف

عشاء کی نماز ہو چکی ہے ہم باب العمرہ سے معلم کے آدمی محمد یوسف صاحب کے ساتھ حرم شریف میں داخل ہو رہے ہیں سیڑھیوں سے نیچے قدم رکھا سامنے صحن حرم میں کعبۃ اللہ سیاہ غلاف پہنے موجود ہے۔ اور ہماری نظریں دیدار کی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔ بے پناہ پروانوں کا ہجوم ہے۔ قدم رکھنے کی جگہ نہیں ہے سب نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لئے ہیں اور یوسف صاحب کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اب ہماری ٹولی مطاف کے کنارے حجر اسود کے سامنے کھڑی ہے معلم صاحب نے دعا پڑھائی۔ سب نے حجر اسود کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور طواف شروع کر دیا ہجوم کی یہ حالت ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا تو درکنار قریب جانے کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

خدا کی قدرت ہے کہ عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان سب ہی طواف کر رہے ہیں۔ مگر کسی کو تکلیف نہیں پہونچتی۔ زور زور سے طواف کی دعائیں پڑھائی جا رہی ہیں۔ جب حجر اسود کے سامنے آتے ہیں۔ اشارہ سے بوسہ دیتے ہیں۔

سات پھیرے پورے ہو چکے۔ مقام ابراہیم میں آئے۔ سب نے دو نفل پڑھے آب زمزم پیا اور پھر باب الصفا سے نکلکر کوہ صفا پر آئے۔ یہاں بھی تل رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ دیوانوں کا بے پناہ ہجوم ہے جو اپنے مالک کی خوشنودی کے لئے رقص کر رہا ہے۔ معلم نے سعی کرائی۔ دعائیں پڑھائیں۔ سات پھیرے پورے کئے آخری پھیرا مروہ پر ختم ہوا۔

اس جگہ حجام موجود تھے۔ سب نے سر منڈایا۔ اور مکان پر واپس آئے احرام اتار کر کپڑے پہن لئے۔ بارگاہ رب العالمین کی حاضری سے اتنے مسرور تھے کہ رات بھر نیند نہیں آئی۔ اور کعبۃ اللہ کا منظر نگاہوں میں موجود رہا۔

مکہ معظمہ کی پہلی صبح

آج ہماری مکہ میں پہلی صبح ہے۔ جمعہ کا دن اور ذالحجہ کی ۴ تاریخ ہے۔ فجر کی نماز کے بعد طواف میں گئے اور خوب دل بھر کر کعبہ کا دیدار کیا۔

مکہ معظمہ کا وقت ٹائم

تمام سعودی عرب میں مغرب کے وقت ۱۲ بجتے ہیں اور پھر اسی حساب سے تمام نمازیں اور دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری کام انجام پاتے ہیں۔ عشا ڈیڑھ بجے ہوتی ہے۔ فجر طلوع آفتاب کے حساب سے ساڑھے نو بجے ہوتی تھی۔ ظہر ۶ بجے۔ عصر ۹ بجے اور پھر مغرب ۱۲ بجے گویا ہر روز غروب آفتاب کے وقت ۱۲ بجتے ہیں۔

Marfat.com

اعلانِ حج

۷ ذالحجہ کو عشاء کے بعد حکومت سعودی کی طرف سے تمام شہر میں اعلان کیا گیا۔ کہ حج بدھ کے دن ۹ ذالحجہ کو ہوگا۔ ابھی تک تاریخ کا تعین نہیں ہوا تھا۔ ہلال کمیٹی کے اس اعلان نے لوگوں کے دلوں میں عام مسرت پیدا کر دی۔ تمام معلمین نے اپنے اپنے حجاج کو اس اعلان سے آگاہ کیا۔ اور آج ہی رات میں حج کا احرام باندھنے اور تیار رہنے کی ہدایت کر دی۔

میں نے فوراً غسل کیا اور حج کی نیت سے احرام باندھا۔ اور طواف و سعی سے فراغت حاصل کر لی۔ صبح کو فجر کی نماز پڑھی۔ اور دن بھر احرام کی حالت میں رہے۔ اور زبان لبیک کے نعرے لگاتی رہی۔ عشاء کے بعد معلم نے بس میں بٹھا کر منیٰ روانہ کر دیا۔ ہر شخص نے مختصر بستر، چھتری، مچھردانی اپنے ساتھ لے لیا تھا ایک گھنٹہ میں منیٰ پہونچ گئے۔ منیٰ مکہ سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چاروں طرف پہاڑ ہے۔ درمیان میں ایک وسیع میدان ہے جس پر بہت سے مکان بنے ہیں۔ اور ہر طرف خیموں کا شہر بسا ہوا ہے۔ ایک طرف مسجد خیف کے بلند مینار نظر آ رہے ہیں۔ مکہ سے یہاں تک پختہ روڈ بنائے گئے ہیں۔ روشنی اور پانی کا انتظام ہے۔ بہت سی دوکانیں اور ہوٹل موجود ہیں۔ ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے۔ ہم نے معلم کے مکان میں قیام کیا۔ جو دو منزلہ بنا ہوا تھا۔

قیامِ عرفات اور حج

۸ ذالحجہ کا دن اور نویں کی رات منیٰ میں قیام ہے کیونکہ حج سے ایک دن پہلے منیٰ میں قیام کرنا اور پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔ نماز مغرب اور عشاء مسجد خیف میں ادا کی

Marfat.com

محل نبی میں نفل پڑھے اور دعا مانگی۔ مسجد حنیف منیٰ میں بہت بڑی مسجد ہے آنحضرت نے بہت سی نمازیں اس مسجد میں پڑھی ہیں جس جگہ آنحضرت نماز ادا فرماتے تھے ایک سائبان بنا دیا ہے۔ اس جگہ کو محل نبی کہتے ہیں۔ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے۔

آج حج کا دن ہے۔ حجاج کی محنت اور کوشش کا آج خدا کی طرف سے پورا پورا صلہ دیا جائے گا۔ یاد رکھئے عرفات کے میدان میں ۹ ذالحجہ کو ظہر سے مغرب تک بیٹھنے کا نام حج ہے۔ گویا آج مغرب کے وقت اس میدان میں قیام کرنے والے تمام حاجی ہو جائیں گے۔ گذشتہ رات حج کی خوشی میں جاگتے اور پڑھتے گذر گئی۔ فجر کی اذان کی آواز مسجد حنیف اور مسجد کوثر کی طرف سے کانوں میں آنے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موذن حجاج کو یہ خوشخبری سنا رہا ہے کہ آج تمہاری زندگی کا سب سے زیادہ کامیاب اور پرمسرت دن ہے بستر کو خیرباد کہدیا جلدی سے تازہ وضو کیا مسجد میں پہنچے۔ جماعت سے نماز ادا کی۔ آدمیوں کا اتنا ہجوم ہے کہ ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ ہو رہا ہے۔ دل ذکر الٰہی سے لبریز ہیں اور چہرے مسرت سے چمک رہے ہیں۔

نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ تھوڑی دیر جائے قیام پر درس قرآن ہوتا رہا۔ ناشتہ سے فارغ ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد معلم صاحب نے سب کو بس میں بٹھا کر عرفات کی طرف روانہ کر دیا۔ بس بہت آہستہ چل رہی ہے کیونکہ تمام راستہ جانے والی بسوں سے بھرا ہوا ہے۔ عرفات کا میدان منیٰ سے ۸ میل ہے۔ حکومت کی طرف سے جانے اور آنے کے علیحدہ علیحدہ روڈ بنائے گئے ہیں

Marfat.com

تقریباً ۳ گھنٹے آہستہ آہستہ چلنے کے بعد ظہر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ گئے۔ ہر طرف تنبو ہی تنبو نظر آرہے تھے۔ تقریباً ۲۰ لاکھ آدمی اس میدان میں خدا کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہا تھا۔ ہم نے معلم کے بڑے تنبو میں قیام کیا۔ گرم ہوا کے جھونکے اور شدید گرمی کے باوجود دل خوشی سے ڈوبے جا رہے تھے۔ ۲ بجے ظہر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر [illegible] بھر کھانا کھایا۔ معلم کی طرف سے بریانی پکائی گئی تھی۔ اور ٹھنڈے پانی برف کے پانی کا انتظام تھا۔ غروب آفتاب سے ۲ گھنٹے قبل معلم [illegible] نے ہم حاجیوں کو دعائے عرفات پڑھائی۔ عربی لب و لہجہ اور خوش الحانی نے ہر شخص پر رقت کا عالم طاری کر دیا تھا۔ اور لوگ چیخیں مار مار کر رو رہے تھے۔ میدان عرفات کا منظر اور خدا کے سامنے حاضری کے خیال نے دلوں کو بے چین کر دیا تھا۔

وعظ

دعا سے فارغ ہو کر مولانا محمد اشرف [illegible] نے حج کی فضیلت اور عرفات کی حاضری پر تقریر کی۔ لوگ خوب روئے اور گناہوں کے احساس سے تڑپنے لگے۔ میں نے بھی چند منٹ تقریر کی۔ [illegible] ادا کیا اور سب کی طرف سے سرکار رسالت مآب کی بارگاہ میں [illegible] سلام پیش کیا۔ مغرب کے قریب حاجی آپس میں گلے مل رہے تھے اور ایک دوسرے کو حج کی مبارکباد دے رہے تھے۔ تنبو سے باہر آئے مسجد نمرہ کی زیارت کی۔ یہ عرفات کی عالیشان مسجد ہے۔ لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں اسی مقام پر نمازیں ادا فرمائی تھیں۔ اور [illegible] کیا تھا۔ پھر اسی میدان میں اونٹ پر بیٹھ کر تقریر فرمائی۔ الیوم اکملت لکم دینکم [illegible]

Marfat.com

پر نازل ہوئی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ یہ میرا آخری حج ہے۔ خدا کو مت چھوڑنا اسلام کو مضبوط پکڑ لو۔ میں قرآن اور اہل بیت کو اپنے بعد چھوڑتا ہوں۔ اس کو پکڑے رہنا کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

عرفات کا میدان بہت وسیع ہے۔ ۱۰ لاکھ آدمی ایک وقت میں قیام کر سکتے ہیں۔ ہر طرف پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ ایک طرف مسجد نمرہ کے سامنے جبل رحمت نظر آ رہا ہے۔ ہزاروں آدمی اس پر کھڑے ہوئے خدا کی رحمت طلب کر رہے ہیں۔

حکومت کی طرف سے پانی کا بہت معقول انتظام ہے۔ روشنی بجلی کی موجود ہے۔

پاکستانی ڈاکٹر

ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر قدوائی اپنے حجاج کی دیکھ بھال کے لئے عرفات میں گھوم رہے تھے۔ ہمارے تنبو میں بھی آئے۔ سب سے ملے اور ہندوستانی حجاج سے خیریت پوچھی مجھے اگرچہ ۱۰ برس کے بعد دیکھا تھا مگر دور ہی سے پہچان لیا۔ اور بہت دیر تک باتیں کرتے رہے پاکستانی ہائی کمشنر۔ ڈاکٹر، ہسپتال۔ اور ایمبولنس کارین بڑی تندہی سے اپنے فرائض میں مصروف تھے

نجیب مصر اور مفتی اعظم فلسطین

مغرب سے ذرا قبل تمام عرفات نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھا۔ ہر شخص دیکھنے کیلئے خیمہ سے باہر آ گیا معلوم ہوا کہ جنرل نجیب وزیر اعظم مصر اور مفتی اعظم فلسطین شاہ امیر سعود کے ساتھ عرفات سے گذر رہے ہیں مسلمانوں کا بے پناہ ہجوم اپنے گھیرے میں لئے ہوئے نعرہ لگا رہا ہے۔

Marfat.com

مزدلفہ کا قیام

مغرب کا وقت گذر چکا ہے۔ نہ اذان کی آواز آئی ہے۔ اور نہ ہی کسی نے نماز پڑھی ہے کیونکہ مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھی جائے گی معلم اپنے اپنے حجاج کو بسوں میں بٹھا کر مزدلفہ کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔ ہجوم اتنا زیادہ تھا کہ ۲ بجے رات تک عرفات خالی نہ ہو سکا۔ ہم آدھی رات کے قریب مزدلفہ میں پہنچے۔ مسجد مشعرالحرام سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر جگہ ملی۔ زمین پر چادر بچھا دی۔ مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی۔ اور صبح تک اس میدان میں بیٹھے رہے۔

مزدلفہ کا میدان عرفات اور منا کے درمیان میں ہے۔ حکومت کی طرف سے حد بندی کے نشان مقرر ہیں جہاں کہ معلم جاتے ہیں۔ اس میدان میں کوئی خیمہ نہیں لگایا جاتا۔ صرف بستر بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ خوش نصیب مسجد مشعرالحرام کی زیارت کی اور بعد نماز دعا مانگی۔ یہ جگہ بڑی باعظمت ہے۔ قرآن میں بیان ہے کہ جب عرفات سے لوٹو تو رات کو مشعرالحرام کے قریب خدا کا ذکر کرو۔ اکثر لوگ یہاں سے منیٰ پیدل جاتے ہیں جو نصف تا ۳ میل ہے۔ کئی ہزار مسلمانوں کے ساتھ اپنے مختصر سامان کو ہاتھ میں لئے پیدل چل دیا۔ ۲ میل کے بعد مسجد خیف کے مینار نظر آنے لگے۔ سورج نکل رہا ہے گویا حجاج کو حج کے بعد پہلی صبح کی مبارکباد دے رہا ہے۔

رمی جمار

تھوڑی دیر کے بعد اپنی قیام گاہ پر آگئے۔ سامان رکھا۔ اور فوراً بڑے شیطان کے پاس گئے اور کنکر جو ہم نے کچھ بڑے تھے ایک ایک کر کے شیطان کو مارے یہ کنکر مزدلفہ سے چن کر ساتھ لائے تھے۔

Marfat.com

لطیفہ بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ بڑے بڑے پتھر مار رہے ہیں۔ پرانے جوتے اور چپل اس کی طرف پھینک رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے جوتوں کا ہار بنا کر پھینکا۔ یہ کام ناواقف اور جذباتی لوگ کرتے ہیں۔ مگر خلاف حکم ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر میں نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ بھائی شیطان بڑا چالاک ہے۔ وہاں بھی اپنی فطرت اور شرارت سے باز نہیں آیا اور لوگوں کو صحیح طریقہ سے ہٹا کر غلط طریقہ پر ڈال دیا۔

قربانی بڑے شیطان سے فارغ ہو کر ناشتہ کیا۔ اور پھر بہت سے ساتھیوں کے ساتھ ایک بس میں بیٹھ کر قربان گاہ پہونچے۔ اور دو بکرے ۸۰ روپے کے خرید کر ذبح کئے۔ ہر حاجی کو صرف ایک ہی جانور ذبح کرنے کا حکم ہے مگر ایک اور بھی ذبح کر دینا چاہئے ممکن ہے کوئی غلطی ہو گئی ہو تاکہ معاف ہو جائے بہت سے لوگ اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ خود ذبح کرے اور پوری دعا پڑھے۔

حضرت خلیل اللہ کی یاد قربان گاہ ایک بہت بڑا حاطہ ہے۔ داخل ہونے کے لئے دو دروازہ ہیں۔ لوگوں کے بیٹھنے کیلئے سائبان پڑے ہوئے ہیں۔ اور پانی وغیرہ بھی آسانی سے ملتا ہے۔ ہر قسم کے جانور اونٹ بکرے۔ بکرا دنبہ وغیرہ لوگ اسی جگہ لیکر فروخت کرنے آتے ہیں اور ایک میلہ سا لگا رہتا ہے۔ اسی جگہ کے سامنے پہاڑی کے دامن میں مقام کبش ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا حضرت اسمٰعیل نے عرض کیا میرے منہ پر چادر ڈال دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ

Marfat.com

آپ کو صورت دیکھ کر رحم آجائے اور حکم الہٰی کی تعمیل میں رکاوٹ پیدا ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالے نے جناب اسمٰعیل کے ذبح ہونے سے پہلے ہی اس قربانی کو قبول فرما لیا۔ اور حضرت جبرائیل نے ایک دنبہ پیش کیا اور کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اسمٰعیل کی جگہ اس دنبہ کو ذبح کر دیجئے۔

یہ جگہ دیکھنے والوں کے دل پر بڑا گہرا اثر پیدا کرتی ہے۔ آنسو کسی طرح رکنے میں نہیں آتے ہیں۔

قربان گاہ کے باہر بہت سے حجام بیٹھے ہوتے ہیں۔ قربانی کے بعد ہر حاجی حجامت بنواتا ہے۔ قربان گاہ کے چاروں طرف ہزاروں غرباء اور مساکین جھونپڑیاں ڈالکر پڑے رہتے ہیں۔ یہ سب حبشی یا تکرونی ہوتے ہیں۔ قربانی کے جانور کو یہی لوگ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ گوشت کو خشک کر کے سال بھر تک کھاتے ہیں۔ اور کھال کی مشک یا خیمہ بناتے ہیں۔ بال سے کمبل تیار کرتے ہیں جو جانور اٹھانے سے بچ رہتا ہے اس کو حکومت کے آدمی اٹھا کر لے جاتے ہیں اور دور کسی جگہ پھینک دیتے ہیں۔ لاکھوں جانور ذبح ہوتا ہے اور کھالیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کو بنایا جائے تو کروڑوں روپیہ کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ سنتے ہیں سعودی حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ قربانی اور حجامت سے فارغ ہو کر واپس آئے غسل کیا اور احرام اتار کر اپنے کپڑے پہن لئے۔ اور خدا کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔

منیٰ کا دو روزہ قیام آج عصر کے بعد منیٰ کی سیر کو نکلے۔ لاکھوں مسلمانوں کا ہجوم، چاروں طرف پہاڑوں کا سلسلہ دیکھ کر

Marfat.com

اسلام کی گذشتہ تاریخ اور منیٰ کی عظمت دل ہی دل میں یاد کرنے لگے۔ نماز مغرب و عشاء مسجد حنیف میں ادا کی محل نبی میں حاضری دی۔ اور رنجاری ہوٹل میں کھانا کھایا۔ ۱۱ ذالحجہ کی صبح ہو رہی ہے مسجد حنیف سے اذانِ فجر کی دل کش آواز آ رہی ہے۔ اور ہر سونے والے کو پیغام بیداری سنا رہی ہے۔ فجر کی نماز سے فارغ ہوئے احباب کی خواہش پر تھوڑی دیر قرآن کریم کا درس دیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب اور جناب اسمٰعیل کی قربانی پر روشنی ڈالی۔ ظہر کے بعد رمی کے لئے گئے۔ پہلے جمرہ اولیٰ پر۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر۔ پھر جمرہ عقبہ پر ۷۔۷ کنکر مارے

حادثہ سے حفاظت

منیٰ میں قیام حجاج کے لئے جو مکان معلمین یا دوسرے لوگوں نے بنائے ہیں وہ عام طور پر بہت کمزور ہیں خاص طور پر چھتیں اتنی کمزور اور عارضی ہوتی ہیں کہ قدم رکھنے سے پوری چھت ہل جاتی ہے۔ میں تنبو میں ٹھہرا تھا مگر بہت سے لوگ مکانوں میں مقیم تھے۔ میرے ایک حج کے ساتھی سیٹھ حاجی عبداللطیف پکھالی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایک بالاخانہ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اچانک عورتوں اور بچوں کے چلانے اور رونے کی آواز آنے لگی۔ فوراً پہونچے معلوم ہوا کہ حاجی عبداللطیف جہاں بیٹھے تھے اتنا حصہ چھت کا ٹوٹ گیا۔ اور وہ نیچے والی ایک دوکان میں گر پڑے ہیں۔ جلدی سے دوکان کی طرف چلے مگر یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ خود ہی اٹھے ہوئے آ رہے ہیں۔ خدا نے بچا لیا چوٹ بہت معمولی آئی۔ حاجی صاحب صرف لنگی باندھے تھے باقی جسم برہنہ تھا جہاں گرے تھے اس جگہ مٹی اور ریت پڑی تھی۔ جو تمام جسم پر لگ گئی تھی بھاری جسم کے آدمی پھر مٹی میں بھرے ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی پہلوان اکھاڑے

Marfat.com

سے چلا آرہا ہے۔

مسجد کوثر عصر کے بعد مسجد کوثر کی زیارت کو گئے۔ یہ مسجد بڑے شیطان کے پاس والی گلی میں ہے۔ یہ تاریخی مسجد ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام کے زمانہ میں بعض صحابیوں کے ساتھ اکثر اس مقام پر تشریف لاتے اور گھنٹوں قیام فرماتے۔ سورۂ انا اعطینٰک الکوثر اسی جگہ نازل ہوئی تھی۔ غلبۂ اسلام کے زمانہ میں بطور یادگار یہاں مسجد بنادی گئی۔

پرلطف دعوت آج رات کو کراچی کے مخلص دوست حاجی عبدالکریم حمیدا کی طرف سے دی ہوئی دعوت میں شریک ہوئے۔ عربی طرز پر مسلم دنبہ شوربے دار تیار کیا گیا تھا۔ کراچی اور ہندوستان کے تقریباً ایک درجن آدمی شریک تھے۔ دنبہ کو ایک بڑے تھال میں رکھکر حاضرین کے سامنے لایا گیا چھری اور کانٹوں کی مدد سے سب نے بڑے شوق سے کھایا۔ نہایت خوش ذائقہ پکایا گیا تھا۔ کھاتے کھاتے کچھ سنی اور وہابی کا ذکر چل پڑا۔ دونوں اچھی طرح گرم ہو گئے خوب گالیاں بکی گئیں۔ بڑی مشکل سے ان حضرات کی جنگ پر قابو پایا گیا۔ آخر صاحب دعوت کے اس جملہ نے سب کو ہنسادیا کہ "بھائی یہاں تو دنبہ کھاتے کھاتے دنبے اڑنے لگے۔"

تیسیر ہوٹل عشاء کے بعد کچھ احباب کے ساتھ تیسیر ہوٹل میں گئے۔ یہ ایک شاندار ہوٹل ہے۔ بڑی سڑک پر دو منزل خوبصورت عمارت بنائی گئی ہے۔ بہت سے کمرہ ہیں۔ بجلی اور پانی کی روشنی ہے۔ ملازموں کو باقاعدہ ٹریننگ دی گئی ہے۔ حجاز میں اپنی شان کا پہلا ہوٹل ہے شاید ۱۰۰ روپیہ روزمیہ کرایہ ہے۔ ہر چیز تیار رہتی ہے اور آڈر دینے پر تیار کی جاتی ہے۔ اس ہوٹل کی شاخیں

Marfat.com

تمام حجاز میں موجود ہیں۔ صدر ہوٹل جدہ میں ہے۔

منیٰ کا آخری دن

ذالحجہ کی ۱۲ تاریخ ہے ظہر کے بعد کنکر مارنے گئے۔ واپس آئے تو معلم نے بتایا بس تیار ہے۔ عصر سے پہلے مکہ پہنچ جانا چاہئے ۲۸ آدمی اپنا اپنا سامان لیکر بیٹھ گئے۔ آگے پیچھے سینکڑوں بسیں مکہ کی طرف جا رہی ہیں ہر طرف بلند پہاڑیوں کا سلسلہ اور حجاج کی کثرت عجیب کیفیت پیدا کر رہی ہے۔ آج ٹریفک کم ہے بہت جلدی مکہ آگئے۔ سامان رکھا اور سیدھے مصری حمام گئے غسل کیا اور لباس بدلکر حرم شریف میں آئے۔

طواف افاضہ

حج کا تیسرا رکن ہے۔ ۱۲ تاریخ کی عصر تک ضرور کر لینا چاہئے حرم شریف میں داخل ہو کر مطاف میں گئے۔ اور معلم کی مدد سے طواف کیا۔ مقام ابراہیم میں آکے نفل پڑھے اور حج کی مقبولیت کے لئے بارگاہ الہٰی میں دعا کی۔ الحمد للہ کہ آج حج کے تمام ارکان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ طبیعت بے انتہا مسرور ہے۔ خدا قبول فرمائے۔

مصری حمام

باب العمرہ کے قریب ہے۔ بہت آرام دہ بنایا گیا ہے۔ ٹھنڈے اور گرم دونوں پانی موجود ہیں۔ خدمت گار۔ تولیہ۔ صابن اور ہر چیز لنگی وغیرہ حمام کی طرف سے ملتی ہے۔ غسل کے بعد آرام کرنے کے لئے صوفہ سٹ لگے ہیں۔ آڈر کرنے پر چائے ملتی ہے۔

حمام بڑے عجیب طرز پر بنایا گیا ہے۔ سورج کی شعاعوں سے غسل کرنے کا ہال جہاں ایک وقت میں ۳۰ آدمی غسل کر سکتے ہیں ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی پسینہ آنے لگتا ہے۔ اور تھوڑی دیر میں جسم کی تھکاوٹ دور ہو کر سکون معلوم

Marfat.com

ہونے لگتا ہر حج کے زمانہ میں اسکی فیس جاری ہے یہ حمام حرم شریف کے نام وقف ہے اس طرز کے حمام مدینہ اور جدہ میں بھی ہیں۔

پیلی بھیت کے حجاج

۱۲ ذوالحجہ کا آفتاب نکل رہا ہے۔ کعبہ کے گرد پروانوں کا ہجوم ہے۔ اور دعائیں زور شور سے پڑھی جا رہی ہیں۔ بہت سے لوگ غلاف کعبہ سے لپٹ لپٹ کر رو رہے ہیں۔ ہم طواف سے فارغ ہو کر باب العتیق کے برابر والے مکان میں آئے۔ یہ ہماری قیام گاہ ہے۔ معلم عبدالشکور کا آفس بھی اسی مکان میں ہے۔ بڑی عالیشان بلڈنگ ہے۔ اندرونی کمرے حرم شریف کی طرف ہیں۔ جہاں سے کعبۃ اللہ سامنے نظر آتا ہے۔ ناشتے سے فارغ ہو کر معلم عمر اکبر کے مکان پر گئے پیلی بھیت کے حجاج سے ملاقات کی۔ ۸۰ آدمی خاص پیلی بھیت سے آئے تھے۔ اس قافلہ کے سرگروہ مسٹر فضل حق صاحب تھے آپ پیلی بھیت کے مشہور رئیس اور سوداگر ہیں۔ ۷ برس کے بعد پیلی بھیت کے لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ وطن کی یاد میں آنسو بہنے لگے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی پریشانیاں سن کر غم ہوا۔

مصری علماء کا وعظ

حرم شریف میں رات کو باہر سے آئے ہوئے علماء جگہ جگہ تقریر کرتے ہیں۔ ہندی اور پاکستانی علماء بھی تھے مجھے مصری علماء کی تقاریر میں بہت لطف آتا تھا۔ بہت سی تقریریں سنیں۔ لب و لہجہ کی شیریں تاریخی واقعات کا پرجوش اظہار۔ مکہ کی ابتدائی حالت آنحضرت کی تبلیغ اور پریشانیاں۔ ان تمام چیزوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا جاتا تھا۔ ایک سوڈانی مقرر کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ انداز تقریر اتنا پیارا اور نفیس ہوتا تھا کہ تمام

Marfat.com

مجمع رقص کرنے لگتا تھا۔

افسوس ہے کہ حکومت کی طرف سے تبلیغ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ورنہ چاہیے تو یہ تھا کہ مرکز اسلام میں تبلیغ بھی مرکزی حیثیت کی ہونا چاہیے تھی۔ اور خطبا کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوتا تاکہ دور تک لوگ سنتے اور فائدہ اٹھاتے

حرم شریف کے تاریخی حالات

مکہ معظمہ میں ہمارا قیام ۲۷ ذالحجہ تک رہا۔ اس عرصہ میں تاریخ اسلام پڑھتے رہے اور تمام تاریخی یادگاروں کی زیارت کرتے رہے۔ مکہ معظمہ کی زمین کا ہر گوشہ بہت مقدس ہے مگر خاص طور پر حرم شریف کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ یہ مسجد دنیا میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ گویا اتنی بڑی ہے کہ ایک وقت میں ۵ لاکھ آدمی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں اس مسجد کو مسجد الحرام کہا گیا ہے۔ یہ مسجد جس کو عام طور پر حرم شریف کہتے ہیں مکہ معظمہ کی آبادی کے وسط میں بنی ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی ۷۰۰ فٹ اور چوڑائی ۵۰۰ فٹ ہے بیچ میں صحن ہے۔ اور چاروں طرف دالان بنے ہوئے ہیں۔ آمد رفت کے لئے ان دالانوں میں تقریباً ۴۴ دروازے ہیں۔ یہ تمام عمارت ترکی کے سلطان مراد۔ سلطان سلیم۔ سلطان سلیمان اور سلطان عبد الحمید خاں مرحوم کی یادگار ہے۔ تمام حرم شریف میں بجلی کی روشنی۔ لاؤڈ سپیکر اور قالینوں کے فرش کا معقول انتظام ہے۔ صحن میں پتھر کی بجری بچھائی گئی ہے۔ جو نرم بھی ہے اور گرم نہیں ہوتی۔ لاکھوں کبوتر اس بجری پر دانہ کھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر غلاظت کہیں معلوم نہیں ہوتی ہے۔ حرم شریف کا صحن باہر کی زمین سے

Marfat.com

۸ فٹ نیچا ہے۔ بارش کے پانی کو روکنے کے لئے ہر دروازہ پر اونچی اونچی سیڑھیاں بنادی گئی ہیں۔ ۱۹۰۵ء کے سیلاب میں حرم شریف کے اندر ۲ فٹ پانی کھڑا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے عمارت کو کافی نقصان پہونچا تھا۔ بہت سی جانیں گئیں اور لاکھوں روپیہ کا قیمتی سامان ضائع ہوا۔

حرم شریف کے بعض مشہور دروازوں کے نام یہ ہیں۔ باب ابراہیم باب السلام۔ باب الصفا۔ باب النبی۔ باب عباس۔ باب علی۔ باب رحمت باب العتیق۔ باب العمرہ۔ باب زیارت۔ باب ام ہانی۔ باب الجیاد باب عمرو بن العاص۔ باب زمانیہ۔ باب باسطیہ۔ باب قطبی۔ باب محکمہ باب مدرسہ۔ باب فاطمہ۔ باب بنی مخزوم۔ باب جہینیہ۔ باب وداع۔ ان تمام دروازوں کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ ہم چند کا ذکر مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ تاریخی عظمت کا اندازہ ہو سکے۔

باب ابراہیم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کعبہ کی تعمیر کی تھی اس وقت اس مقام پر قیام فرمایا تھا۔ اور پھر تعمیر کے بعد زیارت کرنے والوں کی آمد رفت کے لئے اسی مقام کو راستہ قرار دیا تھا۔

باب السلام ۸ھ میں جب آنحضرت نے مکہ فتح کیا تو اسی دروازہ پر کھڑے ہوئے اور چوکھٹ کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اہل مکہ جو بڑی تعداد میں سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے خدا کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا تم لوگ میرے متعلق کیا خیال رکھتے ہو۔ سب نے کہا آپ ہمارے رشتہ دار اور بھائی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے رحم اور محبت کی امید کرتے ہیں۔ آنحضرت

Marfat.com

نے فرمایا۔ اچھا جس طرح میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا تھا۔ جاؤ میں بھی تم کو معاف کرتا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ میں آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لینا چاہتا ہوں۔

باب ام ہانی اس جگہ حضرت علی کی بہن ام ہانی کا مکان تھا بسلسلہ نبوت میں آنحضرت کو معراج اسی مکان سے ہوئی تھی۔ توسیع حرم کے وقت اس مکان کو جب شامل کیا گیا تو بطور یادگار ایک دروازہ بنا دیا گیا اور ساتھ ہی ایک چبوترہ بنا دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں یہ چبوترہ اس کمرہ کی جگہ ہے جہاں سے رسول اکرم معراج کو گئے تھے۔ بہت سے مسلمان اس چبوترہ پر بیٹھے ہوئے قرآن کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔

باب النبی آنحضرت اکثر اسی راستہ سے اندر تشریف لایا کرتے تھے۔

مینار حرم حرم شریف کے ۷ مینار ہیں۔ ۴ پر آذان ہوتی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہے موذن مقرر ہیں۔ تمام شہر اذان کی آواز سے گونج اٹھتا ہے۔

خدامِ حرم یہ سب حضرات افریقہ کے باشندے اور سیاہ فام ہیں۔ بہت نیک با اخلاق۔ اور ہمیشہ سفید اور خوبصورت لباس پہنتے ہیں۔ ان میں عہدہ کے لحاظ سے مراتب قائم ہیں۔ تنخواہ بھی معقول ملتی ہے۔ یہ وہ حضرات ہیں جو خاص طور پر بیت اللہ کی صفائی دیکھ بھال اور طواف کرنے والوں کی نگرانی۔ عورتوں کی روک تھام اور انکو

Marfat.com

سہولت پہونچانے پر مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جن کا کام
حرم شریف کی صفائی۔ فرش کا بچھانا وغیرہ ہے۔

بیت اللہ حرم شریف کے صحن میں گویا وسط حرم میں بیت اللہ کی عمارت
بنی ہوئی ہے۔ اس کو کعبہ شریف بھی کہتے ہیں۔ یہ عمارت کمرہ کی
شکل پر چوکور بنی ہوئی ہے۔ اور زمین سے تقریباً ۴۰ فٹ بلند ہے۔ پوری عمارت
پر سیاہ غلاف چڑھا رہتا ہے جس پر سنہرے حروف میں کلمہ طیبہ آیات متعلقہ
حج اور سلطان ابن سعود کا نام لکھا ہوا ہے۔ اندر داخل ہونے کے لئے صرف
ایک دروازہ ہے جو سونے اور چاندی سے بنایا گیا ہے۔ ۸ھ میں فتح مکہ
کے وقت آنحضرت اسی دروازہ سے اندر داخل ہوئے تھے۔ کلید بردار عثمان
ابن طلحہ۔ حضرت بلال۔ حضرت اسامہ اور جناب علی ہمراہ گئے تھے حضرت
بلال فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے اندر داخل ہو کر سامنے کی دیوار کے نیچے دو نفل
پڑھے۔ بتوں سے پاک کیا۔ اور جو تصاویر اندر دیواروں پر بنی تھیں ان کو
مٹوادیا

کعبہ کی پہلی تعمیر کعبہ شریف مکہ کی زمین پر دنیا کا سب سے پہلا مقام ہے جو
اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے روئے زمین پر بنایا گیا۔
قرآن کریم نے فرمایا۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا
وھدی للعالمین۔ بیشک یہی وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا
مکہ کی زمین پر یہ مبارک گھر ہے جو تمام عالم کے لئے موجب ہدایت ہے
کتب تاریخ و سیر میں مذکور ہے کہ اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

حکم سے حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے بیت المعمور کے محاذ پر تعمیر کیا تھا۔ اس کے بعد جناب آدم کے وقت سے لے کر طوفان نوح تک یہ وقتاً فوقتاً مرمت ہوتا رہا لیکن طوفان نوح میں غرق ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالے کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے جناب اسمٰعیل علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ انہوں نے کعبہ کا ایک دروازہ جانب مشرق اور دوسرا جانب مغرب رکھا تھا۔ تاکہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر آدمی دوسرے دروازہ سے نکل جائے۔ ان دروازوں کی دہلیزیں زمین کے برابر تھیں۔ اسکے علاوہ درمیان میں پھر بھی تعمیر و مرمت ہوتی رہی۔ اور لوگ دور دور سے طواف کے لئے آتے رہے۔

آنحضرتؐ کے زمانہ میں کعبہ کی مرمت

۳۵ء ولادت میں کعبہ کا کچھ حصہ آگ سے جل گیا۔ قریش مکہ نے اس کو دوبارہ بنانا چاہا۔ سامان جمع کیا گیا اور تعمیر شروع ہو گئی۔ مگر آخر میں قبائل کی باہمی عداوت نمودار ہوئی اور اتنا زور پکڑ گئی کہ تلواریں نیام سے نکل آئیں۔ اور یہاں تک جوش بڑھا کر ایک پیالہ میں خون بھر کر لوگوں نے انگلیاں اس میں ڈال کر چاٹ لیں۔ گویا ایک قسم کا حلف اٹھایا گیا۔

آنحضرتؐ کی دانشمندی

یہ جھگڑا اس بات پر تھا کہ حجر اسود کون نصب کرے۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہم کو ملے۔ پانچ دن کے بعد فیصلہ ایک بوڑھے کی اس رائے پر ہوا کہ کل صبح سب سے پہلے جو شخص باب بنی شیبہ سے حرم میں داخل ہو وہی منصف

Marfat.com

قرار دیا جائے۔ اور سب کو اس کے فیصلہ پر عمل کرنا چاہیے۔

دوسرے دن فجر سے پہلے باب بنی شیبہ سے داخل ہونے والے محمد بن عبداللہ تھے جو پانچ سال کے بعد تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے نبی بنائے جانے والے تھے۔ آنحضرت کے بعد دوسرے لوگ حرم میں آئے اور آنحضرت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد جیسے امین و صادق ہی ہمارا فیصلہ کر سکتے ہیں آنحضرت نے واقعات معلوم کئے اور پھر ایک چادر میں حجر اسود کو رکھا اور تمام قبائل سے ایک ایک سردار انتخاب کیا۔ سب نے مل کر چادر کو اٹھایا جب چادر مقام نصب تک پہونچی آپ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کر نصب کر دیا تمام قبائل خوش ہو گئے اور آپ کی دانش مندی کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ اس تعمیر کے وقت قدیم طرز ابراہیمی میں کچھ تبدیلی کر دی گئی۔ سامان کی کمی کی وجہ سے ۷ گز زمین چھوڑ دی۔ اور صرف ایک دروازہ رکھا جس پر کواڑ لگا دیے گئے۔ نیز اوپر چھت بھی ڈال دی گئی۔ وہ حصہ جس کو حطیم کہتے ہیں چھوڑی ہوئی زمین ہے۔ دروازہ بھی زمین سے ۵ فٹ اونچا کر دیا گیا۔ تعمیر کا تمام کام اس شکستہ جہاز کی لکڑی سے کیا گیا جو رومیوں کا تھا۔ اور کسی قریبی بندرگاہ شعیبیہ پر خرید لیا گیا تھا۔

بخاری کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے مدینہ میں ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر سال آئندہ زندگی رہی تو کعبہ کو انشاء اللہ طرز ابراہیمی پر تعمیر کرونگا۔ اور ساتھ ہی جو جگہ باہر چھوڑ دی گئی ہے اس کو بھی اندر داخل کرونگا۔ مگر آنحضرت کی وفات کی وجہ سے یہ کام نہیں ہو سکا۔

Marfat.com

تعمیر بعد وفات النبی

سنہ ۶۴ھ میں یزید کے مرنے کے بعد جب عبداللہ ابن زبیر نے مکہ میں اپنی حکومت قائم کی تو انہوں نے آنحضرت کی خواہش کی تکمیل میں کعبہ کو قدیم طرز ابراہیمی پر تعمیر کیا۔ لیکن بزمانہ بنی امیہ جب حجاج بن یوسف نے لشکرکشی کر کے عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا تو ان کی بنائی ہوئی عمارت کو بھی ناپسند کیا اور حطیم کی طرف کی دیوار کو شہید کر کے کفار قریش ہی کے طرز پر کر دیا۔

گیارھویں صدی ہجری میں یہ عمارت بھی سیلاب سے بہت خستہ ہو گئی تو ترکی کے سلطان مراد نے سنہ ۱۰۴۰ھ میں خاص اہتمام سے اسکو از سر نو قریش والی بنیادوں پر تعمیر کیا۔ جو آج تک اسی صورت میں موجود ہے۔ حجاج کی حرکت تو بہر حال مذموم تھی مگر "عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد" کے مصداق اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت تھی۔ کہ وہ لوگ جو حجاج کی کثرت اور کلید برادوں کے نذرانہ کی وجہ سے اندر نہیں جا سکتے ہیں۔ حصہ حطیم میں ہی داخل کے ثواب کو حاصل کر لیتے ہیں۔

حطیم

بیت اللہ کی موجودہ عمارت قریباً مربع ہے۔ حطیم اس حصہ کو کہتے ہیں جو بیضوی شکل میں شمالی دیوار کے نیچے ۴ فٹ اونچی سنگ مرمر کی دیوار سے محدود کر دیا گیا ہے۔ یہ جگہ کعبہ کے اندر کا حکم رکھتی ہے۔ اس احاطہ کی لمبائی غالباً ۱۰۔۱۲ گز اور چوڑائی ۸ گز ہوگی۔ طواف کے وقت کعبہ کے ساتھ اس احاطہ کو بھی اندر لے لیا جاتا ہے۔ اس حطیم میں کعبہ کی دیوار سے ۵ گز کے فاصلہ پر زمین میں ایک رنگین پتھر لگا ہے۔ یہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی

Marfat.com

والدہ کے مزار کا نشان ہے۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے کعبہ کے اندر جانے کی درخواست کی تو آنحضرت نے فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ یہ بھی کعبہ کا ہی ایک حصہ ہے۔

داخلہ بیت اللہ علما نے کعبہ کے اندر جانے کو مستحب کہا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ کسی کو کوئی تکلیف نہ دی جائے اور نہ رشوت دینا پڑے۔ حضور علیہ السلام نے کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بعد فرمایا۔ کاش میں اس کے اندر داخل نہ ہوتا۔ اور اپنی امت کو اپنے بعد اس تکلیف میں نہ ڈالتا (صحاح ستہ) حج کے زمانہ میں ہر روز دو گھنٹے کے لئے کلید بردار دروازہ کھولتے ہیں اور داخلہ کی فیس دو ریال لیتے ہیں۔ نیز بڑی دھکم دھکا کرنا پڑتی ہے ایسی حالت میں حطیم سے فائدہ اٹھانا چاہیے

حجر اسود جنوب مشرقی کونہ پر زمین سے ۵ فٹ بلندی پر لگا ہوا ہے۔ تقریباً ایک فٹ قطر کی گول سی پیالہ نما گہری جگہ میں حجر اسود لگا یا گیا ہے۔ اس کے اردگرد چاندی کا مضبوط حلقہ چڑھا ہوا ہے۔ بوسہ لینے والا چاندی کے خول کے اندر منہ ڈال کر بوسہ لیتا ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ حجر اسود کا رنگ سفید تھا۔ لوگوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ یہ بھی آیا ہے کہ پہلے اس کا نام حجر اسعد تھا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے اپنے دونوں لبوں کو اس پر رکھا اور دیر تک روتے رہے۔ پھر فرمایا اس جگہ بے اختیار آنسو نکل آتے ہیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت نے فرمایا۔ حجر اسود کو خدا نے بہت بڑی فضیلت عطا کی ہے۔ جو

Marfat.com

آدمی اس کے پاس دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔

حضرت علی نے حضرت عمر سے فرمایا۔ قیامت کے دن حجر اسود خدا کے سامنے لایا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے اس کا بوسہ لیا ہے ان کے حق میں گواہی دے گا۔ ایام حج میں اس کا بوسہ لینا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے طواف کے وقت دور سے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہیں۔ ایک سپاہی کھڑا رہتا ہے جو مجمع پر کنٹرول کرتا ہے۔ کچھ لوگ دوسروں کو تکلیف دیتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ یہ اچھا نہیں ہے۔

دروازہ حجر اسود سے متصل اسی مشرقی دیوار میں کعبہ کا دروازہ ہے جس کی چوکھٹ اور کواڑوں پر روپہلی کام ہے۔ دروازہ پر نہایت قیمتی ریشمی پردہ پڑا رہتا ہے جو غلاف کعبہ کے ساتھ تیار ہوتا ہے۔ اور اس پر طلائی حروف میں آیات قرآنی لکھی ہوتی ہے۔

غلاف کعبہ کعبہ کی پوری عمارت پر ہمیشہ ایک سیاہ غلاف چڑھا رہتا ہے میزاب رحمت سے ذرا نیچے سنہری عبارت بخط نسخ آیات قرآنی اور خادم الحرمین کا نام لکھا ہوتا ہے۔ ہر سال ۶ ذالحجہ کو بیت اللہ شریف کو آب زمزم سے غسل دے کر سفید احرام زمین سے ۶ فٹ کی بلندی تک باندھ دیا جاتا ہے۔ پھر ۹ ذالحجہ کو سابقہ غلاف اتار کر نیا غلاف پہنا دیا جاتا ہے۔

غلاف کعبہ کی ابتداء سب سے پہلے خانہ کعبہ کو اسود حمیری شاہ یمن نے یمنی چادروں کا غلاف پہنایا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت نبوی سے ایک ہزار سال پہلے کا ہے۔ اس کے بعد اہل مکہ بھی خصوصاً قریش غلاف

Marfat.com

چڑھاتے رہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت نے بھی یمنی چادروں کا غلاف پہنایا تھا۔ خلفاء راشدین بھی اس خدمت کو انجام دیتے رہے پھر معاویہ بن ابوسفیان نے اس خدمت کو انجام دیا۔ بنی امیہ کے بعد خلفاء عباسیہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی مامون الرشید کے عہد میں سال میں تین مرتبہ غلاف چڑھانے کی رسم تھی۔ اس وقت تک غلاف اتارنے کا دستور نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کلید برداروں نے مہدی عباسی کو اطلاع دی کہ غلافوں کی تہیں اتنی چڑھ گئی ہیں کہ ان کے بوجھ سے عمارت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ خلیفہ مہدی عباسی نے حکم دیا کہ تمام غلاف اتار لئے جائیں صرف تین باقی رکھے جائیں۔ ایک مصری۔ ایک حریر کا۔ اور تیسرا دیبا کا غلاف عباسیہ کے زوال کے بعد غلاف کعبہ کبھی مصر سے آتا تھا۔ اور کبھی یمن سے۔ آخر ترکی کے سلطان سلیمان نے حکم دیا کہ سال میں صرف ایک ہی غلاف چڑھایا کرے گا۔ اور صرف سیاہ رنگ ہوگا جو ہر سال حج کے موقعہ پر بدلا جائے گا۔ سلطان سلیمان نے اس کام کے لئے مصر میں ایک موضع بیسوس وقف کر دیا۔ چنانچہ آج تک اسی وقف سے یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ آج کل بھی غلاف کعبہ مصر سے آتا ہے جس کی بناوٹ میں ہر جگہ کلمہ طیبہ لکھا ہوتا ہے۔ سلطان عبدالحمید خان کے زمانہ تک مصر سے مکہ تک غلاف کعبہ کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ لایا جاتا تھا جس کے جلوس میں بڑے بڑے علماء اور امراء شریک ہوتے تھے۔ مگر اب اس رسم کو ختم کر دیا گیا ہے۔

تغار — بیت اللہ کے دروازہ کے متصل مشرقی دیوار کی بنیاد کے ساتھ زمین پر ایک گڑھا ہے۔ جس میں سنگ مرمر کا فرش لگا ہے۔ اس گڑھے کو خضرہ

Marfat.com

کہتے ہیں۔ مورخین کا بیان ہے کہ اس جگہ تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گارہ بنایا تھا۔

میزاب رحمت اس پرنالہ کو کہتے ہیں۔ جو بیت اللہ کی چھت پر شمالی منڈیر کے وسط میں لگا ہوا ہے۔ اس سے بارش کا پانی حطیم میں گرتا ہے۔ جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر کا نشان ہے۔ یہ پرنالہ پہلے لکڑی کا تھا۔ مگر سنہ ۱۲۷۰ھ میں سلطان عبدالحمید خان مرحوم نے سونے کا بنا کر لگا دیا۔ بارش کے ایام میں مسلمان اس کے نیچے غسل کرنے کو بڑی سعادت محسوس کرتے ہیں۔

ملتزم حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیان کی دیوار کا نام ہے ملتزم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے لپٹ کر دعا کرتے ہیں۔

آنحضرت نے فرمایا۔ ملتزم پر جو دعا کی جائے گی قبول ہو گی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ میں آکر کعبہ کا طواف کیا۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے ۲ نفل پڑھے اور پھر ملتزم پر دعا مانگی۔ کہ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے۔ اور میری دعا کو قبول فرما وحی الٰہی آئی کہ اے آدم میں نے تمہاری دعا کو قبول کیا اور اب آئندہ جو بھی تمہاری اولاد سے یہاں دعا مانگے گا قبول کروں گا۔

رکن یمانی بیت اللہ کے اس کونہ کو کہتے ہیں جس کا رخ یمن کی طرف ہے۔ یہ جگہ بڑی باعظمت ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جب میں رکن یمانی کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے ایک فرشتہ کی آواز آمین کہتے ہوئے سنائی دیتی ہے۔ لہذا جب تم طواف کرتے ہوئے اس رکن کے نیچے سے گذرو تو اس وقت

Marfat.com

اللّٰھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ وفی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار۔ پڑھا کرو یعنی اے اللہ ہماری دنیا اور آخرت کو اچھا بنا دے۔

ایک مرتبہ تبلیغ اسلام کے زمانہ میں آنحضرت نے اس رکن کے نیچے کھڑے ہو کر فرمایا۔ مجھے یمن کی طرف سے اسلام کی خوشبو آتی ہے۔ چنانچہ کچھ دن بعد یمن کا بادشاہ حبیب ابن عجمی مکہ میں آ کر مسلمان ہو گیا۔

مطاف بیت اللہ شریف کے چاروں طرف خوب کشادہ اور گول راستہ حاجیوں کے طواف کرنے کے لئے بنا ہوا ہے۔ جس کی زمین پر سنگ مرمر کا فرش ہے۔ اس کو مطاف یعنی طواف کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔ حرم شریف کے باقی صحن سے یہ کسی قدر نیچا ہے۔ یہ درحقیقت حرم شریف کا قدیمی صحن ہے۔ آنحضرت کے زمانہ میں کچھ یہی تھا۔ بعد کو حضرت عمر فاروق اور جناب عثمان غنی نے اپنے اپنے زمانہ میں آس پاس کے مکان خرید خرید کر صحن کو وسیع کیا۔ پھر اس کے بعد بھی وسیع کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اور پھر آخر میں سلطان سلیمان۔ سلطان سلیم اور عبدالحمید خان مرحوم نے اتنا وسیع کر دیا کہ آج ۵ لاکھ انسان سما جاتے ہیں۔ ترکی حکمرانوں نے فرش پر جو سنگ مرمر لگایا تھا وہ تیز دھوپ میں بھی گرم نہیں ہوتا تھا۔ جبکہ دوسرے پتھر سخت گرم ہو جاتے تھے۔

موجودہ فرش پر کہیں کہیں تو بھی پتھر پائے جاتے ہیں جو مقابلتاً ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ طواف حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ ایک طواف میں ۷ چکر ہوتے ہیں۔ مطاف کے کنارے کنارے لوہے کے کھمبے لگے ہیں

Marfat.com

رات کے وقت ہر کھمبہ پر بجلی کا قمقمہ جلتا ہے۔ روشنی ہر طرف سے بیت اللہ پر پڑتی ہے۔ اور اتنی تیز ہوتی ہے کہ غلاف کعبہ کے حروف صاف نظر آتے ہیں اور طواف کرنے والوں کو ہر کوئی پہچان سکتا ہے۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ الیکٹرک کا تار زمین دوز ہے۔

مقام ابراہیم

مطاف کے کنارے پر کعبہ کے دروازہ کے سامنے مقام ابراہیم ہے۔ یہ بہت متبرک جگہ ہے۔ قرآن کریم میں اس جگہ کے لئے فرمایا۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ یعنی طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز پڑھو۔ چنانچہ نفل پڑھنے والوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ مقام ابراہیم ایک چھوٹا سا جالیوں دار کمرہ ہے جس کے آگے مختصر سا دالان ہے۔ اس کمرہ میں وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواروں کو اونچا کیا تھا۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم کے پیروں کے نشان ہیں۔ بہت زمانہ تک یہ پتھر کھلا رہا۔ اور ہر شخص نشانوں کو دیکھتا رہا۔ بعد میں اس کو بھی غلاف پوش کر دیا گیا۔ غلاف سیاہ رنگ کا ہے اور اس پر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔ جالیوں کے اندر دیکھنے سے نظر آتا ہے کمرہ میں قفل لگا ہوا ہے اور سوائے خدام کے کوئی نہیں جاتا ہے۔ بہت سے لوگ کاغذ پر اپنی التجائیں لکھکر اور عطر وغیرہ ان جالیوں میں سے اندر ڈالتے ہیں اس مقام کے قریب فرش پر دو پتھر لگے ہیں جس پر آنحضرت اور صحابہ کرام نے نماز پڑھی ہے۔

نبی اکرم کی علامت نبوت

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالمطلب آنحضرت کی انگلی پکڑے

Marfat.com

ہوئے طواف کر رہے تھے۔ کہ قبیلہ بنی مدلج کے ایک سردار نے جو اپنے آدمیوں کے ساتھ طواف کرنے آیا تھا۔ عبدالمطلب کے قریب آ کر کہا۔ احفظ بہٖ فانا لم نر قدما اشبہ بالقدم التی فی مقام منہ۔ یعنی اس بچہ کی حفاظت کیجئے۔ کیونکہ مقام ابراہیم کے نشان قدم سے اس بچہ کے پیر ملتے ہوئے ہیں۔

محراب النبی اور منبر مطاف کے مشرقی کنارے پر پتھر کی نہایت خوشنما محراب دار ڈاٹ کھڑی ہے۔ اس کو محراب النبی کہتے ہیں۔ آنحضرت طواف کے بعد اکثر اسی مقام پر بیٹھتے تھے۔ محراب کے قریب جانب شمال ایک خوبصورت اور بلند ممبر سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جس پر امام خطبہ پڑھتا ہے۔

چار مصلے مطاف کے کناروں سے لگے ہوئے مختلف اطراف میں چار مصلے بنے ہیں۔ یہاں شریف حسین کے زمانہ تک چار مذاہب کے امام اپنے اپنے مصلے پر فرائض امامت ادا کرتے تھے۔ اب ایک ہی امام ہے جو حنبلی ہے۔ ایک ہی جماعت ہوتی ہے۔ اور سب مختلف مذاہب کے پیرو اسی کی اقتدا میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس متبرک مقام کی فضیلت ہے کہ وہاں یہ اختلاف مذاہب محسوس بھی نہیں ہوتا۔ ایک ہی صف میں ہاتھ کھلے۔ ہاتھ چھوڑنے والے۔ رفع یدین کرنے والے۔ سینہ پر باندھنے والے ناف پر باندھنے والے غرض سب ہی قسم کے نمازی نظر آئینگے سعودی حکومت نے پرانے طریقہ کو ختم کر دیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ امام حنبلی کیوں ہے۔

Marfat.com

حالانکہ سعودی عقائد کے لحاظ سے امام غیر مقلد ہونا چاہئے تھا۔ تقلید اگر امام حنبل کی جائز ہو سکتی ہے تو دوسرے ائمہ نے کیا گناہ کیا تھا۔

امام و نماز آج کل حرم شریف میں دو امام ہیں۔ ایک صاحب مصری ہیں اور دوسرے حجازی ہیں۔ نمازیں بٹی ہوئی ہیں۔ امام ہمیشہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ نماز لاوڈ اسپیکر پر ہوتی ہے۔ جگہ جگہ مکبر مقرر ہیں تاکہ لاوڈ اسپیکر کی خرابی کے وقت نماز بخیر ہوتی رہے۔ نماز جمعہ سے پہلے دیر تک خطبہ ہوتا ہے جس میں مذہبی اخلاقی باتیں بھی ہوتی ہیں۔

نماز جنازہ تقریباً ہر نماز کے بعد کسی نہ کسی میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ میت کو امام کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور سلام پھیرنے کے بعد مکبر اعلان کر دیتا ہے۔ الصلوٰۃ ھذا المیت سب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

مقامات دعا حرم شریف میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں پر دعا قبول ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب مقامات کی احادیث میں تصریح فرما دی ہے۔ وہ مقامات یہ ہیں۔ مطاف ملتزم۔ میزاب رحمت۔ کعبہ کے اندر۔ چاہ زمزم۔ پانی پینے کے بعد۔ مقام ابراہیم۔ صفا۔ مروہ۔ ما بین صفا و مروہ۔ عرفات۔ مزدلفہ۔ منیٰ۔ مسجد خیف۔ نزد جمرات۔ کعبہ پر پہلی نظر۔ حجر اسود۔ رکن یمانی کعبہ کے دروازہ کے سامنے مسجد کوثر۔ مسجد تنعیم باب ابراہیم۔

Marfat.com

لات ومنات

باب السلام کے باہر ایک بہت بڑا پتھر قریب ۲ فٹ کے اونچا رکھا ہوا ہے۔ مکہ والے کہتے ہیں کہ یہ پرانا بت "لات" ہے جو زمانہ جاہلیت میں طائف میں تھا۔ اور عرب کے لوگ اس کی پرستش کرتے تھے کسی صحابی نے وہاں سے لاکر یہاں اس لئے رکھوادیا کہ حرم شریف کے آنے جانے والے اس پر سے گذرتے رہیں اور اس کی تذلیل ہوتی رہے۔ اسی قسم کا ایک پتھر اور اسی نام کا طائف میں بھی باب ابن عباس کے پاس متصل شہر پناہ کے رکھا ہوا ہے ممکن ہے لات بہت بڑا ہو۔ اور اس کا ایک ٹکڑا مکہ میں لایا گیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی نام کے کئی بت ہوں جیسا کہ بھارت میں ہندوں کے "مہادیو جی" کا بت کئی کئی جگہ ہوتا ہے۔

آبِ زمزم

اس کنوئیں کے پانی کو کہتے ہیں جو مقام ابراہیم سے متصل مطاف سے ذرا باہر ہے۔ آبِ زمزم آج سے تقریباً ۳۸۴۸ برس پیشتر ظاہر ہوا تھا جب یہ پانی زمین سے نکلا تھا اس وقت مکہ آباد نہیں تھا۔ ہر طرف ریگستان تھا اور پہاڑ تھے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پانی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی مختصر بیان کر دئے جائیں تاکہ پانی کی عظمت اور انبیائے کرام کی وجاہت سے بھی کچھ واقفیت ہو سکے۔

مورخین کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی جناب ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو لیکر ملک شام سے اس جگہ آئے۔ اور ایک مشک پانی اور تھوڑی کھجوریں جو پاس تھیں ان کو دیکر چل دئے۔ حضرت ہاجرہ نے جب اپنے شوہر کو جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔ اے ابراہیم اس جنگل میں ہم کو

Marfat.com

تنہا چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ حضرت ابراہیم نے کوئی جواب نہیں دیا اور برابر آگے بڑھتے رہے۔ حضرت ہاجرہ اٹھ کر ان کے پیچھے دوڑیں اور قریب جا کر کہا۔ کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں؟ فرمایا ہاں خدا کے حکم سے ایسا کر رہا ہوں۔ حضرت ہاجرہ اس جواب کو سن کر یہ کہتی ہوئی واپس آگئیں "تو پھر خدا ہم کو ضائع نہیں کرے گا"!

حضرت ابراہیم چلے تو گئے مگر تھوڑی دور جا کر بچے کی محبت نے جوش مارا۔ کھڑے ہو گئے اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو بیوی اور بچہ نظروں سے غائب ہو چکے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی جگہ کھڑے ہو کر یہ دعا فرمائی۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ اے اللہ میں اپنی اولاد کو اس جنگل میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جہاں کھیتی نہیں ہوتی۔ تیرے حرمت والے گھر کے پاس، اس لئے کہ وہ نماز پڑھیں۔ لہذا تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

حضرت ہاجرہ اپنے بچے کے ساتھ اسی جگہ رہنے لگیں۔ تیسرے دن وہ کھجوریں اور پانی ختم ہو گیا۔ جناب اسمٰعیل جنکی عمر صرف ۲ برس کی تھی پیاس سے بے چین ہونے لگے۔ ماں سے یہ تکلیف کب گوارہ ہوتی۔ وہ اٹھیں اور قریب دو پہاڑوں کے درمیان پانی کی تلاش میں ادھر سے ادھر دوڑنا شروع کر دیا۔ آخر ساتویں مرتبہ جب صفا سے دوڑ کر مروہ پر چڑھیں تو آپ نے کسی

Marfat.com

آواز سنی۔ فوراً پکار کر کہا اگر کوئی مددگار ہے تو میری مدد کو آئے۔ لیکن آپ نے حضرت اسمٰعیل کو گردن اٹھا کر دیکھا تو نظر آیا کہ کوئی شخص حضرت اسمٰعیل کے پاس کھڑا ہے۔ اور جناب اسمٰعیل کے پیروں کے پاس زمین سے پانی نکل رہا ہے۔ حضرت ہاجرہ جلدی سے واپس آئیں اور ابلتے ہوئے پانی کے چاروں طرف مٹی سے منڈھیر بنا دی۔ تاکہ پانی بہہ جائے پھر مشک میں بھرا اور اپنے بچہ کو پلایا۔ پھر خود پیا۔ حضرت جبریل جو قریب کھڑے ہوئے تھے۔ حضرت ہاجرہ سے فرمانے لگے۔ اے ہاجرہ خوف مت کرو خدا تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔

اس واقعہ کے بعد حضرت ہاجرہ نے اس پانی کے قریب مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اس پانی کو زمزم اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت ہاجرہ نے مروہ سے آنے کے بعد بہتے ہوئے پانی کو دیکھ کر فرمایا تھا۔ زمزم زمزم۔ یعنی ٹھہر ٹھہر۔ اس مقام پر رہتے ہوئے چند ہی روز گذرے تھے کہ قبیلہ بنو جرہم کا ایک قافلہ اس طرف سے گذرا۔ اور اس نے دور سے دیکھا کہ پرندے زمزم کے پاس آسمان پر اڑ رہے ہیں۔ وہ سمجھے کہ اس جگہ پانی ضرور ہو گا لہذا وہ سب اس جگہ آئے۔ اور دیکھا کہ ایک خاتون اپنے بچہ کو لئے پانی کے چشمہ کے قریب بیٹھی ہے۔

چونکہ پانی اس علاقہ میں ایک بڑی نعمت تھا۔ لہذا انہوں حضرت ہاجرہ سے کہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم لوگ اس جگہ قیام کر لیں۔ جناب ہاجرہ نے فرمایا۔ تم رہ سکتے ہو۔ مگر پانی پر میرا ہی قبضہ رہے گا۔

Marfat.com

کچھ دن بعد حضرت اسمٰعیل بڑے ہو گئے۔ اور قافلہ والوں کے میل جول سے عربی زبان بھی سیکھ گئے۔ کیونکہ ان کی مادری زبان طبرانی تھی۔

حضرت اسمٰعیل جب کافی بڑے ہو گئے تو قافلہ والوں نے اپنی ایک لڑکی سے آپ کی شادی کر دی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام شادی سے قبل تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی مقام پر کعبہ کی تعمیر کا انہیں حکم دیا تھا چنانچہ انہوں نے جناب اسمٰعیل کے ساتھ مل کر کعبہ کی تعمیر کی۔ اس واقعہ سے قبل قربانی کا واقعہ پیش آیا جس پر حضرت اسمٰعیل آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام شادی کے بعد بھی تشریف لائے تھے۔ مگر اس وقت جناب اسمٰعیل گھر پر موجود نہ تھے۔ بہو نے بہت روکا مگر ٹھہرے نہیں آخر بڑی خوشامد کر کے سر دھلایا۔ کپڑے بدلوائے۔ اور کھانا کھلا کر رخصت کر دیا حضرت ہاجرہ شادی کے بعد بہت دن تک زندہ رہیں۔ اور پھر ۹۰ برس کی عمر میں انتقال فرمایا جناب اسمٰعیل نے ۱۲۹ برس کی عمر میں انتقال فرمایا اور اپنی ماں کے پہلو میں دفن ہوئے۔

آبِ زمزم کی فضیلت

آبِ زمزم تمام دنیا کے پانیوں سے زیادہ ذائقہ دار فائدہ مند ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو مسلمان طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز پڑھے اور پھر آبِ زمزم پیئے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مکہ فتح کرنے کے بعد حضور اقدس زمزم پر تشریف لائے۔ حضرت عباس ابن عبد المطلب نے ڈول میں

Marfat.com

پانی بھر کر پیش کیا۔ آپ نے پیا اور بچا ہوا کنوئیں میں ڈال دیا۔ فرمایا۔ اس پانی کو جس مقصد کے لئے پیا جائے گا وہ پورا ہو گا پھر فرمایا۔ جب زمزم پیو تو پہلے یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ یعنی اے اللہ میرے علم و میرے رزق کو زیادہ کر۔ اور مجھے ہر بیماری سے شفا دے۔

مکہ معظمہ کی تاریخی یادگاریں

مکہ معظمہ میں بہت سی یادگاریں ہیں جو اسلامی تاریخ سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ ہم نے اس بات کی بڑی کوشش کی کہ تاریخ اسلام کی روشنی میں ان تمام مقامات کی زیارت کی جائے جو گذشتہ اسلامی عظمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں چنانچہ قریب قریب تمام متبرک مقامات دیکھنے کی سعادت حاصل کی اور تاریخ اسلام کی مدد سے ان کے حالات قلم بند کئے۔ جن کو آپ کی معلومات کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔

جنت المعلیٰ

مکہ شریف کا بہت مشہور قبرستان ہے۔ ہم ۱۲ ذوالحجہ کو نجر کے بعد اس کی زیارت کو گئے معلم کے آدمی ساتھ تھے تھوڑی دیر چلنے کے بعد دروازہ پر پہنچ گئے۔ السلام کہتے ہوئے اندر قدم رکھا۔ اور سونے والوں پر سلام عرض کیا۔ منہدم مقبروں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے پہلا حصہ ختم کر کے۔ دوسرے حصہ میں قدم رکھا۔ ہزاروں جلیل القدر مسلمان اور صحابی آرام کر رہے ہیں۔ سعودی حکومت نے تمام مقبروں کو گرا دیا اور مزارات کے نشان مٹا دیئے ہیں۔ اس لئے کسی کی قبر کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے نشان کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور اس پر ایک سیاہ

Marfat.com

پہرہ دیے رہتا ہے تاکہ کوئی شخص قبر کے قریب نہ جا سکے۔ میں بڑی دیر تک قبر شریف کے پائنتی تقریباً ۵ گز کے فاصلہ پر سر جھکائے زمین پر بیٹھا رہا۔ تلاوت قرآن کے بعد جناب خدیجہ کی اسلام دوستی اور آنحضرت سے ان کی محبت کو یاد کرکے آنسو بہاتا رہا۔ اسلام کی ابتداء کا نقشہ آنکھوں میں پھر گیا۔

حضرت خدیجہ کے مختصر حالات

آپ کا سلسلہ نسب آنحضرت سے پانچویں پشت میں ملتا ہے پہلے شوہر کا نام ابو ہالہ تمیمی تھا۔ دوسرے شوہر کا نام عتیق ابن مخزومی تھا۔ مکہ کی بہت بڑی رئیس اور تاجر تھیں۔ شرافت نفس اور اخلاق و عادات میں مشہور تھیں۔ آنحضرت آپ کی تجارت میں حصہ دار تھے۔ اور مال تجارت لیکر ملک شام گئے تھے۔ آنحضرت کی دیانت اور کاروباری لیاقت سے سے حضرت خدیجہ بہت متاثر ہوئیں۔ اور آنحضرت کے پاس شادی کا پیغام بھیجا۔ آنحضرت نے اپنے چچا ابوطالب سے ذکر کیا۔ اور پھر ۱۰ ربیع الاول ۲۵ سنہ ولادت میں نکاح ہو گیا۔ ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور ۵۰۰ درہم مہر ادا کیا۔ آنحضرت کی سب اولادیں حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئیں۔ صرف حضرت ابراہیم جناب ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے جو سنہ ۱۰ھ میں انتقال کر گئے حضرت خدیجہ نے ہجرت سے ۳ سال قبل ۱۰ رمضان کو ۶۵ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ آنحضرت نے قبر میں اتارا۔ نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی کیونکہ فرض نہیں ہوئی تھی

مقبرہ علیا اسلام سے پہلے کا قبرستان ہے۔ بنی امیہ اور آل سفیان کے مردے دفن ہوتے تھے۔ عبداللہ ابن عمر ابن خطاب اسی قبرستان میں

دفن ہیں۔ جناب عبداللہ نے ۷۳ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

مقبرہ مہاجرین یہ بھی بہت پرانا قبرستان ہے۔ ایک خاص واقعہ کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ حضرت جندع بن ضمرہ آنحضرت کے مشہور صحابی سخت بیمار ہوئے اور اس حالت میں ان کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں میں ہجرت کی سعادت حاصل کئے بغیر نہ مرجاؤں۔ لہذا بیماری کی حالت میں مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر جب اس مقام پر پہنچے تو انتقال ہو گیا۔ اور پھر اسی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آنحضرت مدینہ میں تھے۔ ادھر یہ دفن کئے گئے اور ادھر حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر آئے۔ وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اسی دن سے اس قبرستان کا نام مقبرہ مہاجرین ہو گیا۔

مقام عمرہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے عمرہ کرنے والے احرام باندھتے ہیں۔ اکثر فجر کی نماز کے بعد لوگ جاتے ہیں۔ ہم بھی فجر کے بعد باب العمرہ کے سامنے کی سڑک سے ایک بس میں بیٹھے اور اس جگہ پر پہونچے۔ یہ جگہ مکہ سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ ایک مسجد ہے۔ پانی کا کنواں ہے۔ اور حجاج کے آرام کے لئے چائے کے ہوٹل بھی ہیں۔ حج کے زمانہ میں کافی رونق نظر آتی ہے کیونکہ روزانہ ہزاروں آدمی عمرہ کی نیت سے اس جگہ احرام باندھنے آتے ہیں۔

بس سے نیچے اترے وضو کیا مسجد میں داخل ہوئے نفل پڑھے اور دعا مانگی یہ مسجد بڑی متبرک مسجد ہے۔ آنحضرت نے جناب عائشہ کے ساتھ اس مقام پر نماز ادا فرمائی اور پھر یہاں سے ان کو عمرہ کا احرام بندھوایا۔ اس مسجد کو مسجد تنعیم اور مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔ ہم تقریباً گھنٹہ کے قریب اس جگہ ٹھہرے پھر مکہ آئے

Marfat.com

اور باب العمرہ سے حرم شریف میں داخل ہوکر طواف کیا۔ مقام ابراہیم میں نفل پڑھے آب زمزم پیا اور باب الصفا سے باہر نکل کر صفا۔ و مروا کے درمیان سعی کی بال منڈائے اور احرام کھول دیا۔ عمرہ اور بھی کئے مگر بغرض اختصار ایک ہی کی کیفیت بیان کر رہا ہوں۔

صفا، و مروہ

صفا، اور مروہ دو پہاڑ ہیں۔ آمنے سامنے ہیں۔ حرم شریف سے بالکل متصل ہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان تقریباً ۳ فرلانگ کا فاصلہ ہوگا۔ درمیان میں ایک پختہ روڈ بنا ہوا ہے جس کے دونوں طرف دکانیں ہیں۔ پورے روڈ پر کافی اونچی چھت ڈالی گئی ہے۔ عمرہ کرنے والا سات مرتبہ اس روڈ پر دوڑتا ہے۔ ابتدا، صفا سے ہوتی ہے۔ اور ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ اس روڈ پر ایک سبز نشان کنارے کی طرف بنا ہے ہر سعی کرنے والے کو اس نشان تک دوڑنا پڑتا ہے۔ سعودی حکومت نے اس روڈ پر حال ہی میں بیچ میں ایک ۳ فٹ اونچی دیوار صفا سے مروہ تک قائم کردی ہے تاکہ آنے اور جانے والے سعی کے وقت آپس میں ٹکرائیں نہیں۔

یہ دونوں پہاڑ بہت متبرک ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح ان یطوف بھما۔ یعنی یہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے وہ ان کے درمیان سعی کرے۔ ان دونوں پہاڑوں پر کافی آبادی ہوگئی ہے

جبل بو قبیس

آج ۱۸ ذالحجہ اور جمعہ کا دن ہے۔ فجر کی نماز کے بعد چند احباب کے ساتھ جبل بو قبیس کی زیارت کے لیے گئے ایک

Marfat.com

گھنٹہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گئے۔ سورج نکل چکا ہے۔ ہم پہاڑ کی چوٹی پر مسجد ہلال کے پاس کھڑے ہیں نیچے سامنے حرم شریف اور خانہ کعبہ نظر آرہا ہے۔ بڑا عجیب اور ایمان افروز منظر ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ دنیا میں سب سے پہلا پہاڑ ہے جو زمین کو نظر آیا۔

یہ پہاڑ حرم شریف سے بہت قریب ہے۔ معجزہ شق القمر اسی پہاڑ پر واقع ہوا تھا جسے دیکھکر شاہ یمن حبیب ابن عجمی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسے مسجد ہلال کہتے ہیں۔ یہ مسجد معجزہ شق القمر کے بعد یادگار کے طور پر بنائی گئی تھی۔ بہت سے لوگ اس مسجد کو مسجد بلال کہتے ہیں۔ اور یہ بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اس مسجد کے قبلہ والی دیوار میں ایک پتھر لگا ہوا ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو خدا کے حکم سے حج کے لئے پکارا تھا۔ قرآن کریم نے فرمایا۔ واذن فی الناس بالحج۔ اے ابراہیم لوگوں کو حج کے لئے پکارو۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا میری آواز تمام لوگوں تک کس طرح پہونچے گی۔ خدا نے فرمایا۔ تم اعلان کرو آواز ہم پہونچا دینگے مفسرین فرماتے ہیں۔ حضرت ابراہیم کی آواز تمام دنیا میں پہنچی جس آدمی یا روح نے اس آواز پر لبیک کہا وہی کعبہ کا حج کر سکے گا۔

آج کل اس پہاڑ پر بھی بہت سے لوگ آباد ہو گئے ہیں۔ مسجد کو حکومت نے بند کر دیا ہے۔ اور پہرہ بٹھا دیا ہے تاکہ کوئی شخص اندر جا کر حجر ابراہیم اور مقام شق القمر پر بوسہ نہ دے سکے۔ پہاڑ کے راستہ میں اکثر مساکین بیٹھ جاتے

Marfat.com

ہیں۔ حجاج کو ان کی خدمت سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

نماز جمعہ آج جمعہ کا دن ہے۔ اس لئے پہاڑ کی زیارت سے جلدی فارغ ہو کر واپس آ گئے۔ اور نماز سے ۲ گھنٹہ قبل حرم شریف میں جگہ حاصل کر لی۔ تھوڑی دیر میں تمام حرم شریف بھر گیا۔ دھوپ اور سایہ ہر جگہ آدمی ہی آدمی نظر آ رہا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے اذان ہوئی۔ اور پانچ منٹ میں تمام لوگ سنتوں سے فارغ ہو گئے۔ امام صاحب منبر پر تشریف لائے۔ اور لاؤڈ اسپیکر پر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کہا۔ موذن نے خطبہ کی اذان پڑھی۔ اور امام صاحب نے عربی میں خطبہ یعنی تقریر شروع کر دی۔

امام صاحب مصری ہیں اور حنبلی عقیدہ رکھتے ہیں۔ تقریباً ۱۰ منٹ میں دونوں خطبے ختم کر لئے۔ پہلے خطبے میں آپ نے مسلمانوں کو حج کی مبارکباد دی۔ اور حاجی کے فضائل بیان کئے۔ اور تمام دنیا سے آئے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام اور خانہ کعبہ تمہارا مرکز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس مرکز سے وابستہ کر دیا ہے۔ اللہ اور فرشتوں کی طرف سے ان کی ذات مقدس پر لاکھوں رحمتیں نازل ہوں۔ آپ نے فرمایا اسلام سے اپنی زندگی کے لئے راستہ تلاش کرو۔ کیونکہ ہماری دینی و دنیاوی پریشانیوں کا حل صرف اس تعلیم میں پایا جاتا ہے۔ اخلاق و عادات کی درستگی اور کتاب و سنت پر عمل کرنے ہی سے ہم چین کی زندگی گذار سکیں گے۔

دوسرے خطبہ میں اللہ کی حمد کے بعد آنحضرت پر درود بھیجا۔ اور خلفاء راشدین کے نام لئے۔ ٹھیک ۶ بجے نماز شروع ہوئی۔ پہلی رکعت میں

Marfat.com

الحمد کے بعد الم نشرح اور دوسری میں الم ترکیف تلاوت فرمائی تھی امام صاحب کی یہ بات بہت پسند آئی کیونکہ لوگ دھوپ میں شدید تکلیف اٹھا رہے تھے۔

مساجد مکہ معظمہ مکہ معظمہ میں بہت سی مساجد ہیں جنکی زیارت کرنا بہت ثواب ہے ۱۰۔۲۱ ذالحجہ کو پیر کے دن حسب ذیل مساجد کی زیارت کی جن کے تاریخی حالات آپ کی معلومات کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

مسجد ارقم کہتے ہیں کہ اس جگہ پہلے حضرت ارقم کا مکان تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مکان میں بیٹھکر اسلام کی تبلیغ کیا کرتے تھے حضرت حمزہؓ اور جناب عمرؓ اسی مکان میں ستہ نبوت میں مسلمان ہوئے تھے۔

آنحضرت نے اس مکان میں بہت عبادت کی ہے۔ اور قرآن شریف کی بہت سی آیات بھی اس مکان میں نازل ہوئی ہیں کئی سو برس گذرنے کے بعد اس مکان کو مسجد کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا تاکہ یادگار باقی رہے۔ یہ مسجد صفا کے قریب ہے۔

مسجد سیدنا حمزہؓ آنحضرت کے چچا جناب امیر حمزہ نے ایمان لانے کے بعد اس کو تعمیر کیا تھا۔ بہت چھوٹی مسجد ہے۔ آنحضرت نے اس مسجد میں کئی مرتبہ نماز پڑھی ہے۔ باب الصفا سے داہنے ہاتھ پر محلہ کے اندر ہے۔

مسجد سیدنا ابوبکرؓ یہ بھی مسجد حمزہ کے قریب ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے

Marfat.com

اپنی خلافت کے زمانہ میں تعمیر فرمائی تھی۔ اور سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔

مسجد عقبہ | منیٰ کے قریب ہے۔ اور تاریخی شہرت رکھتی ہے بسلسلہ نبوت میں اس جگہ مدینہ کے ۶ مسلمان آنحضرت کو ملے۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ آپس میں کہنے لگے یہ تو وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کا ذکر ہم اکثر مدینہ کے یہودیوں سے سنا کرتے ہیں۔ آخر سب مسلمان ہو گئے۔ یہ سب لوگ قبیلہ خزرج سے تھے۔ جب واپس جانے لگے تو آنحضرت نے وعدہ لیا کہ مدینہ میں جا کر اسلام کو پھیلانا۔ حضرت سعد بن معاذ اس پارٹی میں شامل تھے جو جنگ خندق میں ایک تیر کے لگنے سے شہید ہوئے مزار بقیع میں ہے۔ مدینہ میں اسلام کے پہونچنے کی ابتدا انہیں ۶ آدمیوں سے ہوئی ان ۶ آدمیوں کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ دوسرے سال ۱۲ آدمی اور آئے اور اسلام قبول کر کے واپس گئے۔ آنحضرت نے ان ۱۲ کے ساتھ مصعب بن عمیر کو بھی مدینہ روانہ کیا تاکہ تبلیغ کے ساتھ اسلامی تعلیم سے لوگوں کو آراستہ کریں۔ آخر تیسرے سال ۷۳ مرد اور دو عورتیں مکہ میں آئیں اور اسی مسجد کے قریب اسلام قبول کیا۔ یہ مسجد اسی واقعہ کی یادگار میں بنائی گئی ہے۔

مسجد الرایہ | بعض مورخین کا بیان ہے کہ اکثر صحابہ کرام اس جگہ بیٹھ کر مخالفین اسلام کے متعلق مشورہ کیا کرتے تھے۔ جب مسجد بنائی گئی تو اسکا نام مسجد الرایہ رکھا گیا یعنی مشورہ کرنے کی جگہ۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے

Marfat.com

راستہ میں ہے۔

مسجد جن پہلے اس جگہ مکان تھا۔ آنحضرت مکان میں بیٹھے گئے کہ بہت سے جنات نے آکر آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

ان مساجد کے علاوہ کچھ اور بھی مسجدیں تھیں جن کا پتہ نہیں چلتا ہے یہ تمام مساجد بڑی متبرک ہیں۔ ان میں نماز پڑھنا بہت ثواب ہے۔ اور دعا قبول ہوتی ہے

آج رات کو مکہ کے بہت مشہور معلم جناب جعفر اکبر سے ملاقات کی۔ بہت متواضع اور خلیق ہیں۔ یوپی کے اکثر علماء آپ ہی کے یہاں قیام کرتے ہیں اس ملاقات میں مولانا عبدالسلام صاحب شریک تھے۔

مقامات متبرکہ ۲۲ ذالحجہ کو فجر کے بعد چند احباب کے ساتھ جن میں ایک مکہ والے صاحب بھی تھے۔ چند متبرک اور مشہور مقامات کی زیارت کی جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مکان حضرت خدیجہ محلہ زقاق میں حرم شریف سے تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ عام طور پر بیت النبی کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت نے ۲۵ سال کی عمر سے ۵۳ سال کی عمر تک اس مکان میں قیام فرمایا حضرت فاطمہ اور ان کی بہنیں اسی مکان میں پیدا ہوئی تھیں حضرت جبریل بار بار اس مکان میں وحی لیکر آتے تھے۔ آج اس مکان کو رہنے والے استعمال کرتے ہیں حالانکہ اس یادگار کو محفوظ رکھنا چاہئے تھا۔

مولد النبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مکان میں پیدا ہوئے تھے

Marfat.com

یہ مکان باب علی سے تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کی شادی جناب آمنہ سے کرنے کے بعد یہ مکان انکو رہنے کو دیدیا تھا۔ آنحضرت جب پیدا ہوئے اور عبدالمطلب اندجانے لگے تو فرشتوں نے آپ کو دروازہ پر روک دیا تھا۔ اس مکان میں بھی لوگ رہتے ہیں۔ ایک حصہ میں مدرسہ ہے بچے قرآن پڑھتے ہیں۔ آنحضرت اس مکان میں ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے تھے۔ والد کا انتقال پیدائش سے ۴ ماہ پہلے ہو چکا تھا۔

مکان حضرت ابو بکرؓ

یہ مکان حرم شریف کے مشرقی جانب محلہ مسفلہ میں ہے۔ اور دار ابو بکر کے نام سے مشہور ہے یہ گھر بھی اسلام کی تاریخی یادگار ہے۔ حضرت ابو بکر نے تمام زندگی اسی مکان میں گذاری۔ حضرت عائشہ۔ اور جناب اسماء اسی مکان میں پیدا ہوئی تھیں ہجرت کی رات کو آنحضرت اسی مکان کے دروازہ پر تشریف لائے تھے حضرت اسماء نے اوڑھنی کے ٹکڑے میں ناشتہ باندھ کر دیا تھا۔ اور پھر آنحضرت اسی جگہ سے حضرت ابو بکر کو ساتھ لیکر ایک اونٹنی پر سوار ہو گئے اور غار ثور میں جاکر مع حضرت ابو بکر کے قیام فرمایا۔ اس مکان کو بھی رہنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

مکان حضرت عثمان غنیؓ

باب عباس کے سامنے روڈ پر ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ آج کل اس کو مصری مسافر خانہ بنا دیا گیا ہے۔ نبوت کے پہلے سال ہی حضرت ابو بکرؓ اس مکان

Marfat.com

پر آئے۔ اور حضرت عثمان رضؓ کو اندر سے بلا کر فرمایا۔ تم میرے دوست ہو۔
س لئے ایک بہت اچھا مشورہ دینے آیا ہوں۔ پوچھا کیا ہے۔ فرمایا محمد
بن عبد اللہ کو اللہ نے نبوت عطا فرمائی ہے۔ میں تو مسلمان ہو گیا ہوں
اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو بہت اچھا ہو۔ حضرت عثمان فوراً ساتھ میں آئے
ور آنحضرت کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے۔

مکان ابو جہل حکومت سعودی کی طرف سے حجاج کے آرام کے لئے اس جگہ تقریباً ایک سو پاخانہ تعمیر کئے گئے ہیں۔ یہ جگہ باب الصفا کے سامنے ہے۔

مکان ابو سفیان حکومت ترکی نے اس مکان کو توڑ کر روڈ میں شامل کر دیا ہے۔ یہ روڈ باب الصفا کے سامنے سے گذرتا ہے۔

مکان حضرت سیدنا عباس رضؓ اس مکان کو توڑ کر حرم شریف میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اور بطور یادگار حرم شریف کے ایک دروازہ کا نام باب العباس رکھ دیا گیا ہے۔ حضرت عباس کے حالات آگے ملاحظہ کیجئے۔

غار حرا منیٰ کے قریب ہے۔ پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے۔ حکومت کی طرف سے پابندی ہے کوئی شخص زیارت کو نہیں جا سکتا ہے
آنحضرت اس غار میں اکثر عبادت کیا کرتے تھے۔ نبوت کا پیغام اسی غار میں آیا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ آنحضرت جب چالیس برس کے ہو گئے۔ ایک دن ۲۰ فروری ۶۱۰ء کو زوال آفتاب سے قبل حضرت جبرئیل اس غار میں آئے

Marfat.com

اور کہا - اقرأ یعنی پڑھو۔ آنحضرت نے فرمایا ما انا بقاری میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ ۲ مرتبہ آپ نے یہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ جبریل نے سینہ سے لگایا اور کہا اقرأ۔ آنحضرت پڑھنے لگے۔ چنانچہ سورہ فلق کی چند آیات پڑھائیں اور چلے گئے۔ آنحضرت پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا آپ فوراً گھر آئے۔ حضرت خدیجہ سے کل واقعہ بیان کیا حضرت خدیجہ آپ کو لیکر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ ابن نوفل کے پاس گئیں۔ ورقہ توریت وانجیل کے بڑے عالم تھے۔ ورقہ نے تمام واقعہ سن کر کہا۔ آنے والا فرشتہ تھا جن کا نام جبریل ہے۔ اور محمد ابن عبداللہ کو نبوت کا پیغام ملا ہے یہ آخری نبی ہیں۔

غار ثور مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ تاریخی مقام ہے۔ ہجرت کی رات کو اس غار میں آنحضرت نے قیام فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر ساتھ میں تھے۔ ۳ راتیں اس غار میں گذاریں۔ عبداللہ ابن ابوبکر قریش کے خیالات سے مطلع کرتے تھے۔ اور عامر ابن فہیرہ جو حضرت ابوبکر کے غلام تھے۔ بکریوں کا دودھ لایا کرتے تھے۔ آنحضرت یکم ربیع الاول کو اس غار سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ غار پہاڑ پر ہے۔ اور کافی بلند ہے حکومت کی طرف سے سخت ممانعت ہے اور کوئی شخص نہیں جا سکتا۔

شہر مکہ معظمہ مکہ بہت قدیمی شہر ہے۔ قرآن شریف میں اس شہر کو بکہ کہا گیا ہے۔ ملک عرب کا سب سے زیادہ مشہور شہر ہے ملک عرب براعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس ملک کے

Marfat.com

۲ طرف سمندر ہے اور چوتھی طرف دریائے فرات ہے۔ اس لئے اس ملک کو جزیرہ عرب کہتے ہیں۔ مکہ جبل بوقبیس کے نیچے آباد ہے۔ یہ شہر طوفان نوح میں تباہ ہونے کے بعد حضرت اسمٰعیل کے زمانہ میں دوبارہ آباد ہوا۔ حج کے تمام مراسم اسی شہر میں ادا کئے جاتے ہیں۔ مکہ سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر مشہور بندرگاہ جدہ ہے۔ جو بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے۔

مکہ سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر مدینہ ہے۔ جہاں آنحضرت کا مزار مبارک ہے۔ دنیا کے دوسرے شہروں کے مقابلہ میں مکہ خوبصورت شہر نہیں ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو پہاڑی زمین پر آباد ہے۔ دوسرے اس شہر کو کسی نے اپنا دارالخلافہ نہیں بنایا۔ حکومت سعودیہ کچھ توجہ کر رہی ہے۔

بازار

مکہ میں ۳ بازار ہیں۔ ۲ بازار حرم شریف کے مشرقی جانب ہیں جو بہت قدیمی ہیں۔ اور ایک بازار صفا و مروہ کے درمیان میں ہے جو نیا تعمیر کیا گیا ہے۔ ان سب بازاروں کے اوپر لکڑی اور ٹین کی چھت ڈالی گئی ہے۔ علاوہ بازار صفا کے سب کے راستہ تنگ اور دوکانیں بہت چھوٹی ہیں۔ تمام دوکانیں بڑے قرینہ سے سجائی گئی ہیں جسے دیکھکر عربوں کے تجارتی سلیقہ کا پتہ چلتا ہے۔

ہر قسم کا سامان اور کپڑا وغیرہ بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ اور سستا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مال منگوانے پر نہ تو کوئی پابندی ہے۔ اور نہ کسٹم کی مشکلات ہیں۔ مگر یہ دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے کہ تمام بازار غیر ملکی سامان سے بھرے ہوئے ہیں۔ گویا حاجیوں کا روپیہ عربوں کی جیب میں بہت کم جاتا ہے اور

Marfat.com

ممالک غیر زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حجاج بھی سامان خریدنے پر بہت پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ سامان کی عمدگی اور کثرت تمام حاجیوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

وہ پیسہ جو غریبوں اور مسکینوں پر خرچ ہونا چاہئے تھا۔ اس طرح غیر ملکی سرمایہ داروں کی جیب میں پہونچتا ہے۔

کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ وہ تبرکات جو حاجی صاحبان خرید کر لاتے ہیں مثلاً رومال تسبیح تعویذ۔ تعزیے۔ سرمہ اور مصلے وغیرہ سب فرانس۔ جاپان۔ اٹلی۔ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ سے بن کر آتے ہیں۔ آپ تعجب کرینگے کہ مصنوعی غلاف کعبہ تک آتا ہے اور مکہ میں اصلی کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔

بازا صفا کے بائیں جانب جو نیا مارکیٹ بنا دیا گیا ہے۔ وہ نئے طرز پر بنا ہے۔ دوکانیں سب ایک لائن میں ہیں۔ روڈ بھی چوڑے ہیں۔ ضروریات زندگی کا تمام سامان اس مارکیٹ میں ملتا ہے۔ ہر قسم کے پھل خشک و تر سبزیاں اور گوشت۔ کپڑا اور ہوزری برتن اور سونا وغیرہ ہر چیز کی دوکانیں موجود ہیں۔ زیادہ تر کاروبار عربوں کے ہاتھ میں ہے۔ کہیں کہیں دہلی اور یوپی کے لوگ بھی نظر آتے ہیں۔ چند دوکانیں میمن صاحبان کی بھی ہیں۔

عام طور پر حج کے زمانہ میں قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ مگر حاجیوں کے علاوہ مقامی لوگوں کو ہر چیز سستی ملتی ہے۔

مکانات شہر میں اچھی اچھی بلڈنگ بنی ہوئی ہیں۔ اور کئی کئی منزلہ ہیں پتھر اور

Marfat.com

لکڑی کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ جن مکانات میں لوگ رہتے ہیں وہ زیادہ صاف اور پائدار ہیں۔ اور جو مکان حاجیوں کے ٹھہرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں کرایہ پر چلانے کو یا مسافر خانہ کے نام سے وہ عام طور پر کمزور اور خراب حال نظر آتے ہیں جسکی وجہ سے حجاج کو بڑی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اچھے مکان کا کرایہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ معمولی آدمی اس کے لینے کی ہمت نہیں کرسکتا ہے حکومت بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی ہے۔ نئی آبادی برابر بڑھتی جا رہی ہو۔ مکان کوارٹر کے طرز پر بنائے جاتے ہیں۔ اور سیمنٹ کا استعمال کیا گیا ہے۔

سڑک پرانی آبادی کے تمام روڈ اور خصوصاً حرم شریف کے آس پاس کے تمام راستے بہت تنگ و تاریک ہیں۔ اور ہموار بھی نہیں ہیں دھول گرد بھی بہت کثرت سے رہتا ہے۔ نئی آبادی کے روڈ پختہ اور ہموار ہیں

طرز رہائش خوش حال عربوں کا طرز رہائش اچھا ہے۔ مکانوں میں میز کرسی کا رواج نہیں ہے۔ بیٹھنے کے لئے فرش بچھایا جاتا ہے اور سہارے کے لئے تکیے لگائے جاتے ہیں۔ یہ سامان بعض جگہ بہت قیمتی اور خوبصورت ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق فرش بچھاتا ہے۔ بازار میں یہ سامان کرایہ پر بھی ملتا ہے۔ لباس خوبصورت اور صاف پہنتے ہیں غذا میں پاؤ روٹی۔ تندوری روٹی۔ اور گوشت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مرچ مصالحہ بہت کم کھاتے ہیں۔ بغیر دودھ کی چائے بہت استعمال کرتے ہیں۔ اور بڑے اطمینان سے پیتے ہیں۔ سگرٹ بھی بہت پیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے بنا کر پیتے ہیں۔

Marfat.com

دفتری حالت دفتروں میں میز کرسی کا استعمال ہوتا ہے۔ تمام تحریری کام عربی میں ہوتے ہیں۔ انگریزی بھی عام طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے۔ کوٹ پتلون بہت کم پہنتے ہیں۔ زیادہ تر کلرک وغیرہ عربی لباس میں ہوتے ہیں۔ کام کرنے میں کچھ سست نظر آتے ہیں۔ اس لئے دفتری حالت میں کچھ زیادہ باقاعدگی نہیں پائی جاتی ہے۔

نہر زبیدہ حرم شریف کے علاوہ شہر میں بھی بجلی اور گیس کا سلسلہ موجود ہے پانی کنوؤں سے یا نہر زبیدہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر مکانوں میں کنوئیں موجود ہیں۔ مگر نہر زبیدہ کے پانی کو لوگ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اکثر گھروں میں پینے کے لئے زمزم شریف رہتا ہے۔ پانی بھرنے والے مقرر ہیں۔ جو ٹین کے ڈبے کاندھے پر بھر کر لاتے ہیں۔ شہر میں بہت سی جگہ نہر پر بڑے بڑے کنوئیں تعمیر کئے گئے ہیں۔ جن پر چرخیاں لگی ہیں۔ پانی بھرنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔ نہر زبیدہ بہت پرانی نہر ہے کہتے ہیں کہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون نے یہ نہر بنوائی تھی۔ جو دریائے فرات سے لائی گئی ہے مکہ۔ منیٰ۔ عرفات ہر جگہ یہ نہر موجود ہے۔ اور زمین کے نیچے پوشیدہ ہے۔ منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے راستہ میں ایک پہاڑ کے کنارے کنارے زمین کے اوپر نظر آتی ہے۔ اس نہر کا پانی بہت میٹھا۔ ذائقہ دار اور صاف ہوتا ہے۔

یہ نہر سنہ ۱۷۶ھ میں تیار کرائی گئی تھی۔ یہ زمانہ ہارون رشید کی حکومت کا تھا۔ ہارون رشید خلفاء عباسیہ کا بڑا نامور بادشاہ تھا۔ یہ سنہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۰ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور سنہ ۱۹۳ھ میں فوت ہوگیا۔ زبیدہ اسی کی بیوی

Marfat.com

تھی۔ اور بڑی عقلمند اور مذہب کی پابند تھی۔ زبیدہ ہارون کے بعد بہت دن زندہ رہی اور اپنے بیٹوں کو بھی بادشاہ دیکھا۔

مدرسہ صولتیہ

مکہ معظمہ میں بہت سے مدرسے ہیں جن میں [illegible] ایک مدرسہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ باقاعدہ اور اچھا مدرسہ صرف مدرسہ صولتیہ ہے عمارت بہت شاندار اور وسیع ہے عربی کی تعلیم کے لئے حجاز میں اس سے اچھا کوئی دوسرا مدرسہ نہیں ہے [illegible] ۲ منزلہ ہے۔ اور تعلیم کے علیحدہ علیحدہ کلاس ہیں تمام دنیائے اسلام کے طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ طلبہ کے قیام و طعام کا بھی معقول انتظام ہے۔ آج کل عربی کے علاوہ اردو اور انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ یہ مدرسہ مولانا رحمت اللہ صاحبؒ جو کیرانہ ضلع مظفر نگر یوپی کے رہنے والے تھے ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۵ء میں قائم کیا تھا۔ کلکتہ کی ایک خاتون نے جن کا نام صولت النساء تھا اس مدرسہ کو قائم کرنے میں بڑی مدد کی تھی۔ اسی لئے مدرسہ کا نام انہیں کے نام پر رکھا گیا ہے۔

مدرسہ میں بہت بڑی اور نایاب لائبریری ہے جس سے بہت سے لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔ حج کے زمانہ میں اس مدرسہ کے لئے [illegible] دے دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔

اہل مکہ کی اخلاقی و تعلیمی حالت

[illegible] علم کی بہت کمی ہے مگر اسلام [illegible] میں [illegible] دیکھ کر تعجب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اخلاقی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے

Marfat.com

مزاج میں تیزی غصہ اور لب و لہجہ میں عام طور پر سختی پائی جاتی ہے۔ عوام کا معیار زندگی اتنا پست ہے کہ شاید ہی کہیں ہو۔ مذہب کی پابندی اور احترام بہت کم پایا جاتا ہے۔ حاجیوں کے ساتھ وہ برتاؤ نہیں کیا جاتا ہے جس کی توقع لے کر جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی طرح یہاں بھی دولت و اقتدار چند لوگوں کے ہاتھ میں ہے عوام کی زندگی قابل رحم ہے۔ گداگری ہر جگہ سے یہاں زیادہ نظر آتی ہے جسے دیکھکر یہ خیال ہوتا ہے کہ حکومت نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جو ملک میں صنعت و حرفت کو فروغ دیتا۔ اس لئے حاجیوں پر نظر لگائے بیٹھے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جہاں بیکاری زیادہ ہوگی، وہاں گداگری بھی زیادہ ہوگی۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں موجودہ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کچھ مفید اقدامات کئے جائینگے۔

روانگی مدینہ طیبہ آج ذالحجہ کی ۲۷ اور ستمبر کی ۶ تاریخ ہے۔ مکہ میں ۱۸ دن۔ منیٰ میں ۳ دن۔ اور عرفات میں ایک دن قیام کے بعد ہوائی جہاز کا ٹکٹ جو کراچی میں خرید لیا تھا کھنڈ دانی سیٹھ کو جا کر دیا۔ تاکہ تبدیل ہو کر آجائے۔ جدہ سے مدینہ تک سعودی ایرلائن ہونے کی وجہ سے باہر سے لائے ہوئے ٹکٹ کو تبدیل کرانا پڑتا ہے۔ اور کچھ مزید روپیہ بھی دینا پڑتا ہے۔

کھنڈ دانی سیٹھ ہوائی جہاز کے ایجنٹ ہیں۔ ظہر کے وقت ٹکٹ تبدیل ہو کر آگیا۔ مگر یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوا کہ قاری احمد کی جگہ حسین احمد لکھا ہوا ہے۔ فوراً سیٹھ صاحب کو دکھایا۔ وہ کہنے لگے کلرک کی غلطی سے نام غلط لکھ گیا ہے

Marfat.com

کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر واپس کرتے ہیں تو دو دن لگ جائیں گے۔ لہذا جدہ میں ہوائی اڈہ پر جب حسین احمد پکاریں تو ہاں کہہ دینا۔ اور اگر کوئی گڑبڑ ہو تو صحیح واقعہ بتا دینا اسی وقت ٹھیک ہو جائے گا۔ خاموشی سے واپس آگئے اور سمجھ لیا کہ اب ہم قاری احمد نہیں بلکہ حسین احمد ہیں۔

الوداعی طواف

عصر کی نماز کے بعد مطاف میں حاضر ہوئے اور الوداعی طواف کیا۔ مقام ابراہیم میں حاضری دی۔ مگر نفل سلئے نہیں پڑھے کہ وقت مکروہ تھا۔ ہر چیز پر رخصتی نظر ڈالی۔ کعبہ سے لپٹ کر دیر تک آنسو بہائے۔ حجر اسود کو آخری بوسہ دیا۔ تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں اور الٹے قدم کعبہ پر نظر جمائے ہوئے باب الوداع سے نکلکر حرم شریف کے باہر آئے۔ معلم صاحب نے بس میں بٹھایا اور ہم مغرب سے ایک گھنٹہ قبل یعنی ۱۱ بجے مکہ سے جدہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ راستہ میں مغرب کی نماز پڑھی اور ڈیڑھ بجے جدہ پہونچ گئے۔ پہلے یہ بس ابوزید معلم کے مکان پر گئی اور کچھ حاجیوں نے اپنا زائد سامان یہاں رکھ دیا۔ پھر یہی بس ہم کو ہوائی اڈے پر لے گئی۔ ہم ۳ بجے ہوائی اڈہ پر پہونچے۔ انکوائری آفس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مدینہ کا پلین صبح دس بجے روانہ ہوگا۔ اپنا ٹکٹ جمع کردو اور ساڑھے نو بجے مدینہ جانے والوں کی لائن میں کھڑے ہو جانا۔ چنانچہ ٹکٹ جمع کر دیا۔ اور پھر عشا کی نماز سے فارغ ہوئے۔ نیند تو آئی نہیں اس لئے زیادہ وقت ہوٹل میں گذر گیا۔ کراچی میں کیفے فردوس صدر کے مالک حاجی جمیل صاحب سے دیر تک بات چیت کرتے رہے۔ بکنگ آفس کی طرف سے ہمارے

Marfat.com

جہاز میں جانے والے حاجیوں کا آپ کو پارٹی لیڈر بنایا گیا تھا۔ حاجی صاحب کی امداد اور واقفیت سے لوگوں کو بہت آرام ملا۔ ۹ بجے سامان کا وزن کرایا اور لائن میں کھڑے ہو گئے۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے ایک کلرک ۲۸ آدمیوں کی لسٹ ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور پھاٹک پر کھڑا ہو گیا۔ جب تمام سامان اندر پہونچ گیا اور جہاز میں چڑھا دیا گیا تو پھر نام پکارے گئے۔

ہم بھی حسین احمد کے نام پر کان لگائے کھڑے تھے۔ جیسے ہی نام آیا جی ہاں کہکر اندر داخل ہو گئے۔ پلین کے قریب فجر کی نماز جماعت سے ادا کی۔ اور پھر اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ٹھیک ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر پلین اڑا اور تھوڑی دیر میں پوری رفتار سے مدینہ کی طرف جانے لگا۔

ایک لطیفہ

مکہ سے چلتے وقت ایک معلم مفتی نے اپنے ایک حاجی صاحب سے کہا کہ جدہ میں زائد سامان ابو زید کے مکان پر رکھ دینا یہ حاجی صاحب کچھ تو بوڑھے اور کچھ بے علم تھے۔ کاٹھیاوار کے رہنے والے تھے تاجر آدمی مذہبی تاریخ سے ناواقف جلدی میں اتفاق سے ان کی سمجھ میں ابو زید کے بجائے ابوجہل آ گیا۔ جب جدہ پہونچے اور بس ابو زید کے مکان پر رکی تو زور سے پکار کر کہنے لگے۔ ارے بھائی ابوجہل کہاں ہیں ہمارا سامان رکھو۔ پھر کیا تھا حاجی صاحبان تو ہنسنے لگے اور ابو زید کے آدمیوں نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ آخر میں نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بوڑھے ہیں غلطی ہو گئی ہے معاف کرو۔ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ پھر حاجی صاحب کو ابوجہل کا مطلب سمجھایا۔

مدینہ منورہ قریب آرہا ہے

ذالحجہ کی ۲۸ تاریخ اور پیر کا دن ہے

Marfat.com

ہم ہوائی جہاز میں ایک مصری حاجی صاحب کے برابر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جہاز ۱۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا چلا جا رہا ہے۔ صبح کی روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی جا رہی ہے اور مدینہ قریب آتا جا رہا ہے۔

گھڑی ساڑھے گیارہ بجا رہی ہے۔ اور جہاز مدینہ کے ہوائی اڈے پر اتر رہا ہے۔ لیجئے مدینہ آگیا۔ جہاز سے نیچے اتر آئے اور میدان میں کھڑے ہوئے آقاء دو عالم کے شہر کے پہاڑوں اور ریگستان کو حقیقت اور محبت کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ سامنے سورج نکل رہا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاجدار مدینہ کے مہمانوں کا استقبال کر رہا ہے۔

مدینہ منورہ میں داخلہ

۴۸ آدمیوں کا یہ قافلہ ہوائی اڈے سے ایک بس میں بیٹھکر مدینہ کی طرف روانہ ہوا روڈ پختہ تھا۔ اور بس پوری رفتار سے جا رہی تھی۔ ۲ میل کے بعد جبل احد کے نیچے پہنچ گئے۔ سامنے مسجد فتح کے مینار نظر آئے۔ دل مسرت سے بے چین ہو گیا اور آنکھیں گنبد خضرا کو تلاش کرنے لگیں۔

تھوڑی دیر کے بعد آنکھوں کے سامنے گنبد خضرا کا نظارہ بھی آگیا دل کانپنے لگے آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ اور پوری بس درود شریف کے نعروں سے گونج گئی۔ ہم آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ گنبد خضرا قریب آتا جا رہا ہے۔ اور یہ معلوم ہو رہا ہے کہ اجڑی ہوئی زندگی کو حیات تازہ بخشی جا رہی ہے چند منٹ کے بعد بس باب السلام کے سامنے بڑے روڈ پر ٹھہر گئی۔ اور گنبد خضرا کے فدائیوں کا یہ قافلہ نیچے اترا۔ ہر طرف سے معلم کے آدمیوں نے گھیر لیا۔ حاجی

Marfat.com

اپنے معلم کے مکان پر مع سامان کے روانہ ہوگیا۔ ہم بھی اپنے معلم جناب زین العابدین کے آدمی کے ساتھ اپنے میزبان حاجی یوسف عبداللہ مقیم مدینہ طیبہ کے مکان کی طرف چلدئے۔ تھوڑی دور چل کر مسجد نبوی کا بڑا دروازہ باب السلام آگیا معلم کے آدمی نے ہماری طرف دیکھا اور کہا یہ مسجد نبوی کا دروازہ ہے اور اندر سامنے روضۂ مصطفےٰ نظر آرہا ہے۔ دل بے قابو ہو رہا تھا۔ دور سے سر جھکا کر سلام عرض کیا۔ یہ صرف چوکھٹ کی سلامی تھی۔ یہاں سے باب مجیدی پر آئے اور سامنے والے مکان پر پہونچکر حاجی یوسف عبداللہ کو آواز دی۔ حاجی صاحب ناشتہ کر رہے تھے فوراً باہر آگئے اور مرحبا کہکر اندر لے گئے۔ جلدی سے غسل کیا۔ نئے کپڑے پہنے اور عطر لگا کر سرکار میں حاضری کے لئے تیار ہو گئے۔ حاجی صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا۔ اور زندگی میں پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کی بکریوں کے دودھ کی کھیر اور چائے پی۔ بکری کے پائے اور گیہوں کی روٹی کھائی۔ یہ معلوم ہوا کہ جسم میں جان آگئی

بارگاہ رسالت اقدس میں حاضری

گھڑی صبح کے ڈیڑھ بجا رہی ہے۔ ہم باب جبریل کی طرف جا رہے ہے۔ دروازہ پر پہونچکر ایک منٹ کے لئے رکے۔ زبان کام نہیں دیرہی تھی۔ الفاظ آآکر حلق میں پھنس رہے تھے۔ پیروں میں لغزش ہو رہی تھی۔ آخر بڑی ہمت کر کے اندر قدم رکھا اور بسم اللہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ رب اغفرلی ذنبی وافتح لی ابواب رحمتک پڑھتے ہوئے آگے بڑھے جنت کی کیاری میں محراب النبی کے پاس دو نفل ادا کئے۔ اور پھر درود شریف

پڑھتے ہوئے قبلہ کی دیوار کے ساتھ ساتھ مواجہ شریف میں آئے یعنی حضور کے سامنے جالی سے ۳ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہوئے۔ دل بے قابو تھا۔ ادب کے خیال سے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور گناہوں کے احساس نے نگاہوں کو شرم سے جھکا دیا تھا۔ دل میں پورا یقین تھا کہ حضور انور اپنی قبر شریف میں موجود ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور ہماری ہر آواز کو سن رہے ہیں۔ معلم نے بڑی محبت سے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا میرے ساتھ ساتھ سلام پڑھتے جائیے۔ (سلام کے الفاظ اور تمام دوسری دعائیں کتاب کے آخر میں دیکھئے) سرکار دو عالم پر سلام پڑھنے کے بعد سیدھے ہاتھ کو ایک ہاتھ ہٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور سلام عرض کیا پھر ایک ہاتھ اور ہٹے اور حضرت عمرؓ پر سلام پڑھا اس کے بعد پھر پیچھے ہٹے اور دوبارہ سرکار رسالت مآب کے سامنے آئے اور ماں باپ۔ رشتہ داروں۔ دوستوں اور تمام مسلمانوں کی طرف سے سلام عرض کیا۔ اور دعا کی۔ اس کے بعد آگے بڑھے اور مقام ملتزم میں آئے اور دعا مانگی۔ اور پھر حضور والا کے قدموں میں سے گزرتے ہوئے جنت کی کیاری میں آئے اور منبر شریف کے قریب دو نفل پڑھے۔ اب گھڑی تین بجا رہی ہے۔ ہم حضور کے سرہانے جنت کی کیاری میں بیٹھے ہوئے مسجد شریف اور روضہ مبارک کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب کام اگرچہ جاگتے میں ہو رہے تھے مگر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے خواب دیکھ رہے ہیں۔ دل کو یقین نہیں آتا تھا کہ ہم مدینہ میں ہیں اور محراب و منبر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ بھی سرکار کا معجزہ ہے کہ ہم جیسے گنہگار کو ۲۳۵۰ میل دور سے اپنے قدموں میں

Marfat.com

بلالیا۔ آج دل کی دنیا بدلی ہوئی ہے کچھ یاد نہیں آتا کہ ہم کون ہیں اور کہاں ہیں

مسجد نبوی میں پہلی نماز

آخر بیٹھے بیٹھے ظہر کی اذان ہوگئی۔ چاروں طرف سے لاؤڈ اسپیکر پر موذنوں کی صدائیں آنے لگیں۔ دل جوش مسرت سے اچھلنے لگے۔ مسجد نبوی دیکھتے ہی دیکھتے شمع رسالت کے پروانوں سے بھر گئی۔ مسلمان کی نماز مسجد نبوی میں بلاشبہ خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ ۲ بجے ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے۔ اور اپنے میزبان سیٹھ حاجی یوسف عبداللہ کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور صلوٰۃ وسلام کی سعادت حاصل کرنے کے بعد باب النساء سے باہر نکل کر اپنی قیام گاہ پر آئے۔ تھوڑی دیر آرام کیا اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد شریف میں ادا کیں۔ رات کو جلدی سو گئے۔ تاکہ صبح کو تہجد کی اذان کے وقت دربار رسالت میں حاضری کی سعادت حاصل کی جا سکے۔

مدینہ طیبہ میں پہلی صبح

صبح نمودار ہو رہی ہے۔ پہلی اذان پر ہم باب مجیدی سے مسجد شریف میں داخل ہو رہے ہیں۔ بڑا عجیب وقت ہے۔ مسجد نبوی کے در و دیوار خدا کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔ ہر طرف سے صلوٰۃ و سلام کی آوازیں آ رہی ہیں۔ اس وقت ۹ بجے ہیں اور فجر کی اذان میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ بڑے ادب و احترام سے محراب تہجد میں نماز ادا کی۔ اور پھر جنت کی کیاری میں محراب و منبر کو بوسہ دیتے ہوئے مواجہ شریف میں آئے اور سلام و صلوٰۃ عرض کیا۔

سرکار دو عالم کے دربار میں حاضری کے لئے یہ بہت عمدہ اور پیارا

Marfat.com

وقت ہے۔ خود سرکار کو بھی رات کا یہ آخری حصہ بہت پسند تھا۔ اور تمام زندگی آپ رات کے اس حصہ میں جاگتے رہے۔ اور عبادت الٰہی میں مصروف رہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی تعریف فرمائی اور اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اس وقت خدا کی رحمتیں اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ اور خدا کسی بندے کو محروم نہیں رکھتا ہے۔

افسوس ہے کہ عام طور پر مسلمان صبح کی برکتوں سے غافل ہیں اور صبح کو دیر میں سو کر اٹھتے ہیں۔

۵ بجے فجر کی اذان کی آوازیں آنے لگیں۔ اور تمام مسجد ذکر الٰہی سے گونج اٹھی۔ اذان ختم ہوئی۔ لوگوں نے سنتیں پڑھیں اور جماعت کھڑی ہو گئی۔ تمام مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی اور ہر شخص عالم بے خودی میں نماز ادا کر رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر ہر طرف سے مسلمان دیوانہ وار حضور کے سامنے سلام کے لئے بڑھے۔ ہزاروں مسلمانوں کا ہجوم۔ صلوٰۃ وسلام کی گونج اور ادب واحترام کا منظر دیکھ کر یہ معلوم ہوتا تھا کہ سرکار دو عالم اپنے شیدائیوں کے ہجوم میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور ہر مسلمان قدم بوسی کے لئے بے چین ہو رہا ہے معلم کے آدمی اور خود معلم ہر نماز کے بعد موجود ہوتے ہیں اور اپنے حاجیوں کو سلام پڑھواتے ہیں۔

آج کے دن کا زیادہ حصہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے گذر گیا۔

مسجد نبوی کے حالات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاریخی و اخلاقی

Marfat.com

حالات اور مسجد نبوی کی تعمیر کے پچھلے حالات اور موجودہ کیفیت کو کتاب کے آخر میں ملاحظہ کیجئے۔

جنت البقیع شریف آج محرم کے مہینہ کی پہلی تاریخ اور جمعرات کا دن ہے ۱۳۷۲ھ کا پہلا آفتاب طلوع ہو رہا ہے فجر کی نماز اور صلوٰۃ و سلام سے فارغ ہو کر باب النساء کے سامنے والی گلیوں سے گذرتے ہوئے ہم بقیع شریف کی طرف جا رہے ہیں۔ ۵ منٹ سے کم کا راستہ طے کر کے شہر پناہ کی دیوار کے پھاٹک سے باہر نکلے۔ سامنے بقیع شریف کا دروازہ ہے۔ کواڑ کھلے ہوئے تھے اور اندر دور تک کا منظر نظر آ رہا تھا۔ دروازہ پر نظر ڈالی۔ لکھا تھا کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔ طبیعت پر رقت طاری ہو گئی۔ بڑی عاجزی اور خاکساری کے ساتھ اندر قدم رکھا اور ذرا بلند آواز سے کہا۔ السلام علیکم یا اہل بیت رسول اللہ و اصحاب رسول اللہ وجمیع المومنین والمومنات رحمکم اللہ تعالےٰ۔ تمام معلم اپنے حاجیوں کو لیکر حضرت عثمان غنی کے مزار پر چلے گئے۔ مگر میں نے اپنے معلم سے کہا کہ میں تو پہلے اہل بیت پر فاتحہ پڑھوں گا۔ معلم نے میری بات قبول کر لی۔ اب ہم دروازہ کے قریب ہی ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر ایک مزار کے سامنے کھڑے ہیں۔ چند اور بھی مسلمان کھڑے ہیں۔ اور بے اختیار آنسو جاری ہیں کچھ لوگ چلا چلا کر رو رہے ہیں میرے ساتھی تو سید عبدالحق دھوراجی والے اس قدر رو رہے ہیں کہ ہچکیاں بندھ گئی ہیں۔

مزار فاطمہ رضؓ دوستو یہ مزار سیدالکونین تاجدار دو عالم کی صاحبزادی

Marfat.com

جناب فاطمہ الزہرا کلسنہ۔ کانپتے ہوئے دل اور لرزتی ہوئی زبان کے ساتھ ان الفاظ میں سلام عرض کیا۔

السلام علیک یا سیدۃ یا فاطمۃ الزہراء یا بنت رسول اللہ۔ یا سیدۃ النساء فی العالمین یا خاتون جنت سلام اللہ علیھا الی یوم القیامۃ۔ جناب فاطمہ کے بالکل برابر ۵ مزار اور بھی ہیں۔ ذرا ہٹ کر ان پر نام بنام سلام عرض کیا پہلا مزار امام حسن علیہ السلام کا ہے۔ دوسرا امام زین العابدین علیہ السلام کا ہے۔ تیسرا امام محمد باقر علیہ السلام کا ہے۔ چوتھا امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہے۔ ان مزارات کے سرہانے پانچواں مزار حضور اکرم کے چچا حضرت عباس ابن عبدالمطلب کا ہے۔ یہاں سے چل کر حضور کی بیویوں کے مزارات پر آئے۔ یہ نو مزار ہیں اور برابر برابر ہیں۔ پہلے جناب عائشہ صدیقہ پر فاتحہ پڑھی پھر دوسری بیویوں پر پڑھی۔ یہ سب بیویاں امہات المومنین ہیں یعنی سب مسلمانوں کی ماں ہیں۔ ان سب ماؤں کے نام یہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ جناب سودہ رض بنت زمعہ جناب حفصہ رض بنت عمر فاروق۔ حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ۔ جناب ام حبیبہ۔ زینب رض بنت جحش۔ جناب زینب رض بنت خزیمہ۔ حضرت جویریہ رض خزاعیہ جناب صفیہ اسرائیلیہ۔ اب یہاں سے اور آگے بڑھے اور حضور کی ۳ صاحبزادیوں کے مزار پر سلام پڑھا۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت زینب رض۔ حضرت ام کلثوم رض۔ حضرت رقیہ رض سلام اللہ علیہما۔ اور آگے بڑھے حضرت جعفر طیار رض اور عقیل ابن ابی طالب رض پر سلام عرض کیا۔

Marfat.com

پھر حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی اب یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر قبرستان کی آخری دیوار کے نیچے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار پر آئے اور فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد لٹے ہاتھ کو بائیں دیوار کے نیچے جناب حلیمہ سعدیہ کے مزار پر ہدیہ سلام عرض کیا۔ اب پیچھے لوٹے اور امام مالک اور ان کے استاد شیخ نافع کے مزار پر حاضر ہوئے آخر میں دروازہ پر کھڑے ہو کر مجموعی طور پر سب پر فاتحہ پڑھی۔ ۲۰ بجے واپسی ہوئی تمام نمازیں مسجد نبوی میں پڑھیں اور سلام وصلوٰۃ عرض کیا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس قبرستان کی فضیلت اور صاحب مزارات کے کچھ حالات بھی عرض کروں تاکہ آپ جنت البقیع کی عظمت سے پوری طرح واقف ہو سکیں۔

جنت البقیع کی فضیلت

بہت متبرک قبرستان ہے۔ اندر جانے کے لئے پہلے کئی دروازہ تھے۔ مگر اب سب بند کر دئے ہیں صرف ایک کھلا ہے۔ چھوٹا قبرستان ہے۔ لہذا ایک ایک قبر میں سینکڑوں مسلمان دفن ہو چکے ہیں۔ مٹی میں ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آتی ہیں

آنحضرت اس قبرستان میں اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ اور ایک خاص جگہ بیٹھکر دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ جس جگہ آپ بیٹھتے تھے اس جگہ ایک محراب نما دیوار بنی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل تمام مشہور مزارات پر مقبرے بنے ہوئے تھے۔ سعودی حکومت نے اپنے عقیدے کے مطابق سب کو گرادیا اب صرف نشان قبر باقی ہے۔ کتبہ وغیرہ سب ہٹا دئیے۔ جب تک معلم نہ بتائے

Marfat.com

کوئی آدمی یہ نہیں سمجھ سکتا ہے کہ ہم کس کی قبر پر کھڑے ہیں۔

اس قبرستان کے متعلق آنحضرت نے فرمایا۔ یہی وہ قبرستان ہے جس کے مسلمان بلاحساب کتاب جنت میں جائینگے۔ اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضور والا نے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان مدینہ میں انتقال کرے اور بقیع میں دفن ہو۔ میں حشر کے دن اس کا گواہ رہوں گا۔

ایک حدیث میں فرمایا۔ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھوں گا اور پھر بقیع کے مسلمان اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ اور پھر ہم یہاں سے مکہ جائیں گے۔ اور وہاں کے قبرستانوں سے مسلمانوں کو ساتھ لیکر میدان محشر میں پہونچیں گے۔

دنیا میں یہی وہ قبرستان ہے جس میں اہل بیت رسول اللہ کے علاوہ دس ہزار صحابی اور لاکھوں اولیاء اللہ آرام فرما رہے ہیں۔ ہم نے جس نمبر سے فاتحہ پڑھی اب اس نمبر سے آپ ان کے مختصر اور معتبر حالات پڑھئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے۔

جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

آنحضرت کی صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی ہیں۔ مگر مرتبہ میں سب سے بلند ہیں۔ نبوت کے تیسرے سال ۲۰ جما الآخر کو جمعہ کے دن مکہ میں پیدا ہوئیں۔ کافروں کی طرف سے آنحضرت کو جو تکلیف پہونچتی آپ اس کو دیکھکر بہت رویا کرتیں۔ آنحضرت بہت تسلی دیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے مدینہ میں آکر ۲۱ ربیع الاول کو بدھ کے دن زید بن حارثہ اور ابو رافع کو ۵۰۰ درہم اور

Marfat.com

دو اونٹ دیکر بکر بھیجا اور فرمایا جاؤ فاطمہ اور دوسرے بچوں کو لے آؤ حضرت زینب کو ان کے شوہر ابو العاص نے نہیں آنے دیا۔ رقیہ اپنے شوہر حضرت عثمان کے ساتھ حبش میں تھیں۔ لہذا ام کلثوم۔ حضرت فاطمہ اور حضرت سودہ زوجہ رسول اکرم۔ ام ایمن زوجہ زید اور اسامہ بن زید ان کے ہمراہ مدینہ آ گئے۔ ان کے ہمراہ عبداللہ بن ابو بکر۔ حضرت عائشہ۔ ان کی ماں ام رومان۔ اور اسمار بنت ابو بکر بھی آ گئے۔ آنحضرت نے ان سب کو چند روز حارثہ بن نعمان کا مہمان بنایا۔ ذالحجہ ۲ھ میں آنحضرت نے آپ کی شادی حضرت علی سے کر دی۔ حضرت فاطمہ کے ۶ بچے پیدا ہوئے۔ مگر اولاد کا سلسلہ امام حسن اور امام حسین سے چلا۔ آنحضرت کے انتقال سے آپ کو بہت بڑا رنج ہوا۔ اور بیمار رہنے لگیں۔ آخر ۳ رمضان کو منگل کے دن ۱۱ھ میں انتقال فرما گئیں۔ حضرت عباس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عشا کے بعد دفن کی گئیں۔ جناب علی جناب عباس۔ اور فضل ابن عباس نے قبر میں اتارا۔ امام حسن حسین قبر کے کنارے کھڑے ہوئے آنسو بہا رہے تھے۔ آنحضرت کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ اکثر فرمایا کرتے فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے ان کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا۔ حضرت فاطمہ بڑی صابر، شاکر اور عبادت گذار تھیں اخلاق و محبت میں کوئی ثانی نہیں تھا۔ شوہر کی اطاعت۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم کے سلسلہ میں آپ کی زندگی بہترین مثال ہے۔

امام حسن علیہ السلام

آنحضرت کے نواسہ اور جناب فاطمہ کے پہلے بیٹے ہیں۔ ۱۵ رمضان ۳ھ میں منگل کے دن

Marfat.com

مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آنحضرت نے حسن نام رکھا۔ ام ایمن۔ اسماء بنت عمیس اور آنحضرت کی گودیوں میں پلے۔ آنحضرت آپ کو بہت چاہتے تھے اور فرماتے تھے یہ میرے پھول ہیں۔ اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۲۱ رمضان ۴۰ھ میں اپنے والد حضرت علی کی شہادت کے بعد کوفہ میں خلیفہ ہوئے۔ مگر امیر معاویہ کی مخالفت سے پریشان ہو کر ۵ جمادی الاول ۴۱ھ کو خلافت سے علحدہ ہو گئے امیر معاویہ نے اس کے بعد حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ امام نے کوفہ کو چھوڑ کر مدینہ کی مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اور پھر ۵ ربیع الاول ۴۹ھ میں یزید کی سازش سے زہر دے کر شہید کئے گئے۔ عمر ۴۷ سال کی ہوئی۔ اپنے والد کے بعد ۱۱ برس امامت فرمائی۔

امام زین العابدین علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے بیٹے ہیں ۵ شعبان ۳۸ھ میں جمعرات کے دن مدینہ میں پیدا ہوئے۔ کربلا میں ۲۳ برس کے تھے مگر سخت بیمار تھے۔ امام حسین کی شہادت کے بعد بڑی مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے مدینہ آئے تمام زندگی دشمنوں نے چین نہیں لینے دیا۔ ۳۵ سال امامت فرمائی۔ ۵۷ سال کی عمر میں ۱۸ محرم ۹۵ھ کو انتقال فرمایا۔ بڑے عابد ساجد۔ اور سخی تھے خوف الہی سے اکثر رویا کرتے اور پریشان حال انسانوں سے بہت ہمدردی فرماتے تھے۔

امام محمد باقر علیہ السلام امام زین العابدین کے بیٹے اور مسلمانوں کے پانچویں امام ہیں۔ یکم رجب ۵۷ھ کو

Marfat.com

یعنی ۵ اکتوبر ۶۷۶ء کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت کی پیشگوئی آنحضرت نے عبداللہ ابن جابر سے فرمائی تھی۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری ملاقات ہو تو میرا اسلام کہہ دینا۔ کربلا میں اپنے والد کے ساتھ موجود تھے۔ عمر ۳ سال کی تھی۔ بنی امیہ کے دس بادشاہوں کا زمانہ آپ نے دیکھا اور سب کے ظلم و ستم صبر و سکون سے برداشت کئے۔ تمام عمر مدینہ میں رہے اور وعظ و تبلیغ فرماتے رہے ہمیشہ سر جھکا کر چلتے اور لوگوں سے فرماتے جب کوئی نعمت ملے الحمدللہ کہو۔ جب مصیبت آئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ اور جب رزق کی کمی ہو تو استغفراللہ کہو۔ انتقال کے وقت فرمایا۔ کفن کے ساتھ سر پر عمامہ بھی باندھ دینا ۵۷ برس کی عمر میں ہشام ابن عبدالملک نے زہر دلوا کر شہید کیا آپ کی والدہ امام حسن علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ تاریخ وفات ذالحجہ ۱۱۴ھ ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام

آپ امام محمد باقر کے بیٹے ہیں۔ اور چھٹے امام ہیں ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت بڑے روحانی اور مذہبی پیشوا ہیں۔ مسلمانوں کے دونوں فرقوں یعنی شیعہ و سنی کو آپ سے گہری عقیدت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ تعلیم پر کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔ اور صرف نام سے محبت کرنے کو کافی سمجھ لیا ہے۔ مدینہ میں آپ کا بہت بڑا مدرسہ تھا۔ تمام اسلامی دنیا سے مسلمان آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ امام ابوحنیفہ اور حسن بصری آپ ہی کے شاگرد تھے آپ کے ارشادات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ بہت با اخلاق۔ رحم دل اور متواضع مزاج پایا تھا۔ ۶۸ برس کی عمر میں ۲۲ رجب ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

Marfat.com

حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلبؓ

آپ آنحضرت کے حقیقی چچا ہیں مکہ میں اگرچہ اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا مگر آنحضرت کی اکثر حمایت فرماتے تھے۔ جب حضور ہجرت کر کے مدینہ آئے اور پھر ۲ھ میں جنگ بدر ہوئی تو حضرت عباس بھی قریش کے مجبور کرنے سے لڑنے آئے تھے۔ مگر مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔ اور مدینہ میں قید کر دیا۔ ہاتھ اتنے سخت باندھے تھے کہ رات کو کراہنے کی آواز آنحضرت نے سنی اور فرمایا بند ڈھیلے کر دو۔ ۲ دن کے بعد آنحضرت کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضور نے فرمایا فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کر سکتے ہو۔ کہنے لگے۔ میں غریب ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ تم کس طرح غریب ہو جبکہ آتے وقت بیوی کو اتنا سونا دے کر آئے تھے اور کہا تھا کہ شاید میں مارا جاؤں تو تم اس کو اپنے کام میں لانا۔ عباس یہ سن کر چونک پڑے اور کہا آپ کو یہ میری خفیہ بات کیسے معلوم ہوگئی۔ فرمایا اللہ نے بتا دی۔ حضرت عباس نے گھر سے سونا منگوا کر فدیہ ادا کیا اور مکہ واپس گئے۔ اور پھر تھوڑے عرصہ کے بعد بیوی بچوں کو لیکر مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ نے ۸۸ سال کی عمر میں انتقال کیا جسم اب بھی بہت مضبوط تھا۔ آپ نے ۳ لڑکے چھوڑے ایک فضل۔ دوسرے قثم۔ تیسرے عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

آنحضرت کی سب سے بڑی لڑکی ہیں۔ حضور کو نبوت ملنے سے ۱۰ برس پہلے مکہ میں پیدا ہوئیں۔ ماں کا نام حضرت خدیجہ تھا جب جوان ہوئیں تو خالہ کے بیٹے ابوالعاص سے شادی ہوئی۔ شادی کے کچھ دن بعد آنحضرت کو نبوت ملی اور

Marfat.com

حضرت زینب اپنی ماں حضرت خدیجہ کے ساتھ مسلمان ہوگئیں۔ مگر شوہر مسلمان نہیں ہوئے خدا کی طرف سے علحدہ ہو جانے کا ابھی کوئی حکم نہیں آیا تھا۔ اس لئے یہ اپنے شوہر ابو العاص کے ساتھ رہتی رہیں۔ جب حکم آیا تو شوہر نے طلاق دینے سے انکار کر دیا مسلمان ابھی اتنے طاقتور نہیں تھے جو زبردستی لے آتے۔ آخر خاموش رہے۔ دن گذرتے گئے اور آنحضرت ہجرت کر کے مدینہ آگئے۔ دو برس بعد جنگ بدر ہوئی۔ ابو العاص مکہ والوں کے ساتھ بدر میں آئے اور گرفتار ہوگئے۔ بہت سے لوگ فدیہ دے کر چھوٹ گئے۔ مگر ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ آخر مکہ آدمی بھیجا۔ حضرت زینب نے شوہر کی محبت میں اپنے گلے سے چاندی کا ہار جس میں کچھ سونا بھی تھا اتار کر مدینہ بھیج دیا۔ یہ حضرت خدیجہ نے بیٹی کو جہیز میں دیا تھا۔ آنحضرت نے جب اس ہار کو دیکھا تو آنسو نکل آئے۔ اور حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہوگئی مسلمانوں نے اس ہار کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم ابو العاص کو بغیر فدیہ لئے چھوڑتے ہیں مگر یہ وعدہ لے لیا کہ مکہ جاتے ہی حضرت زینب کو مدینہ روانہ کر دینا۔ ابو العاص مکہ گئے اور وعدہ کے مطابق حضرت زینب کو مدینہ روانہ کر دیا۔ ۵ برس کے بعد محرم ۷ھ میں ابو العاص خود مدینہ آئے اور مسلمان ہوگئے۔ آنحضرت نے حضرت زینب کو ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیدیا۔ لیکن اس کے بعد حضرت زینب صرف ایک سال زندہ رہیں اور ۸ھ میں انتقال ہوگیا۔ ام ایمن۔ ام سلمہ۔ حضرت سودہ نے غسل دیا اور آنحضرت اور ابو العاص نے قبر میں اتارا

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت کی بیٹی ہیں۔ اور حضرت زینب سے چھوٹی ہیں نبوت سے ۱۰ برس قبل مکہ میں پیدا

Marfat.com

ہوئیں ۱۵ برس کی عمر میں حضرت عثمان ابن عفان سے شادی ہوئی۔ اس کے تھوڑے دن بعد آپ اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کرکے مکہ سے حبش چلی گئیں۔ مگر ۳ ماہ بعد شوال میں یہ خبر سنکر کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے ہیں واپس آگئیں۔ مگر خبر غلط تھی۔ لہذا تھوڑے دن کے بعد پھر حضرت عثمان کے ہمراہ دوبارہ حبش چلی گئیں۔ اور پھر کئی برس وہیں قیام کیا۔ آنحضرت جب ہجرت کرکے مدینہ آئے تو آپ بھی حضرت عثمان کے ہمراہ مدینہ آگئیں۔ ۱۰ ماہ کے بعد آپ بیمار ہوگئیں اور کئی ماہ بیمار رہیں۔ رمضان ۲ھ میں جب آنحضرت مسلمانوں کے ساتھ بدر میں کافروں سے جنگ کر رہے تھے۔ اس وقت ۲۲ رمضان کو آپ کا انتقال ہوا آنحضرت نے فتح کی خبر سنانے میدان جنگ سے زید ابن حارثہ کو بھیجا۔ جب یہ مدینہ آئے تو حضرت عثمان اور دوسرے چند مسلمان حضرت رقیہ کو دفن کرکے واپس آرہے تھے۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت رقیہ کی حقیقی بہن ہیں ہجرت سے ۴ برس قبل مکہ میں پیدا ہوئیں آنحضرت کے مدینہ پہنچنے کے ۱۵ دن کے بعد یہ بھی اپنی بہن فاطمہ کے ساتھ مدینہ آگئیں۔ حضرت رقیہ کی وفات کے بعد ان کی شادی حضرت عثمان غنی سے کی گئی شادی کے بعد ۶ برس زندگی باقی رہی ۹ھ میں انتقال ہوگیا حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں اتارا۔

بیویاں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

آپ مکہ کی رہنے والی ہیں زمعہ کی بیٹی ہیں خاندان قریش سے ہیں۔ پہلی

Marfat.com

شادی چچا زاد بھائی سکران سے ہوئی تھی۔ دوسری شادی آنحضرت سے اسوقت ہوئی جب حضرت خدیجہ نے وفات پائی۔ حضرت سودہ آنحضرت کی بڑی اطاعت گذار اور فرمانبردار بیوی تھیں۔ حضرت فاطمہ اور ام کلثوم کو بڑی محبت سے پالا۔ بہت دن زندہ رہیں۔ اور ۲۳ھ میں حضرت عمر کی خلافت کے آخر زمانہ میں انتقال کیا۔ خلیفہ وقت نے نماز پڑھائی۔

حضرت عائشہ رضؓ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی بیٹی ہیں۔ نبوت کے تیسرے سال مکہ میں پیدا ہوئیں۔ ۷ برس کی عمر تھی کہ حضرت ابو بکر نے آپ کا نکاح آنحضرت سے کردیا۔ باقاعدہ رخصت ہجرت کے ایک سال بعد شوال کے مہینہ میں مدینہ میں کی گئی۔ عمر اس وقت ۱۲ برس کی تھی۔ آنحضرت نے جب انتقال فرمایا تو عمر ۲۲ برس کے قریب تھی۔ آنحضرت کو آپ سے بہت محبت تھی۔ آپ بھی نہایت قابل اور اطاعت گذار خاتون تھیں۔ قرآن وحدیث کے علم میں بڑی مہارت تھی۔ تمام مسلمان آپ سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ ۳۶ھ میں امیر معاویہ کے غلط مشورہ سے متاثر ہوکر حضرت علی کے خلاف میدان جنگ میں گئیں۔ اس لڑائی کا نام جنگ جمل ہے۔ بہت سے مسلمان شہید ہوئے امیر معاویہ کو شکست ہوئی۔ حضرت عائشہ کو جب اصل حالات معلوم ہوئے تو تمام عمر رنج وافسوس کرتی رہیں۔ حضرت علی نے جب امیر معاویہ کو شکست دی تو جناب عائشہ میدان جنگ میں ایک اونٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت علی نے ایک فوجی دستہ کے ہمراہ مدینہ پہونچوا دیا۔ ۶۶ برس کی عمر میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ ابو ہریرہ گورنر مدینہ نے نماز پڑھائی۔

Marfat.com

حضرت حفصہؓ ۳ے

حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں۔ ۵ برس قبل نبوت مکہ میں پیدا ہوئیں۔ اور ۳ برس قبل ہجرت حضرت عمر نے ان کی شادی حضرت خنیس سے کردی۔ آنحضرت جب مدینہ آ گئے۔ تو یہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ مدینہ آگئیں۔ جنگ بدر میں ان کے شوہر بہت زخمی ہوئے۔ اور پھر چند دن کے بعد انتقال کر گئے۔ حضرت عمر کو آپ کے دوسرے نکاح کی فکر ہوئی۔ آخر ۳ھ میں شعبان کے مہینہ میں رسول مقبول کے ساتھ ان کا نکاح ہو گیا۔ بہت نیک اور عبادت گذار بیوی تھیں۔ امیر معاویہ کی حکومت کے زمانہ میں شعبان ۴۵ھ میں وفات ہوئی۔ مروان نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت ابوہریرہ نے قبر تک پہنچایا۔

حضرت امّ سلمہؓ ۴ے

مکہ کی رہنے والی تھیں۔ باپ کا نام حذیفہ تھا۔ چچا زاد بھائی عبداللہ کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ میاں بیوی دونوں مکہ سے ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے۔ کچھ دن بعد پھر مکہ آئے اور دوبارہ مدینہ کو ہجرت کی۔ آپ کے شوہر بڑے بہادر تھے۔ بدر میں بڑے کارنامے کئے۔ احد میں سخت زخمی ہوئے اور انہی زخموں سے جمادی الاخر ۴ھ میں انتقال کر گئے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے شادی کرنا چاہی مگر انکار کر دیا۔ آنحضرت نے جب اپنا پیغام دیا تو قبول کر لیا۔ عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی بہت عقلمند بی بی تھیں۔ بہت سی لڑائیوں میں آنحضرت کے ساتھ گئیں۔ صلح حدیبیہ کے وقت بھی موجود تھیں۔ امام حسن و امام حسین سے بہت محبت کرتی تھیں۔ آنحضرت نے امام حسین کی شہادت کے حال سے آگاہ کر دیا تھا

Marfat.com

تمام بیویوں کے بعد تک آپ زندہ رہیں۔ حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر سنکر آپ کو بہت غم ہوا۔ اور پھر اسی غم میں ۲ برس بیمار رہ کر ۶۳ھ میں یزید کے زمانہ حکومت میں انتقال کر گئیں۔ عمر ۸۴ برس کی تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت ام حبیبہؓ

مکہ کی رہنے والی تھیں۔ اپنے شوہر عبید اللہ کے ساتھ مسلمان ہوئیں۔ اور مکہ سے ہجرت کر کے حبش چلی گئیں شوہر حبش میں جاکر عیسائی ہو گئے۔ اور کچھ دن بعد مر گئے۔ یہ اکیلی رہ گئیں آنحضرت نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو لکھا کہ ام حبیبہ کو مدینہ بھیج دو۔ میں ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ نجاشی نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور ام حبیبہ کو شرجیل کے ساتھ مدینہ بھیج دیا۔ یہاں آکر آنحضرت نے ان سے نکاح کر لیا۔ حضرت کے بعد ۳۲ برس زندہ رہیں اور ۴۴ھ میں وفات پائی۔ کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت عثمان غنی کی لڑکی تھیں۔ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ آنحضرت اپنی دو بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیں اور ان کی بیٹی سے خود نکاح کر لیں۔ اسلام میں اس قسم کا رواج نہیں پایا جاتا۔

حضرت زینب بنت جحشؓ

آنحضرت کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ زید ابن حارثہ کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ مگر زیادہ دن نبھاؤ نہ ہو سکا۔ اور زید نے طلاق دے دی۔ آنحضرت نے ۵ھ میں آپ سے شادی کر لی۔ عمر ۳۵ سال تھی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جناب زینب بہت پارسا متقی اور دل کی فیاض تھیں۔ سچ بولنے۔ سخاوت

Marfat.com

کرنے ۔ اور خدا سے ڈرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں ۔ حضرت عمر نے آپ کا سالانہ وظیفہ ۱۲ ہزار مقرر کر دیا تھا ۔ سب خیرات کر دیا کرتی تھیں ۔ اور بڑی عسرت سے گذر کیا کرتی تھیں ۔ اپنا کفن پہلے سے تیار کر کے رکھ لیا تھا ۔ وفات کے وقت فرمایا ۔ ایک کفن حضرت عمر بھی بھیجیں گے لہذا دونوں میں سے ایک کو خیرات کر دینا ۔ ۲۰ھ میں پچاس برس سے کم عمر میں انتقال فرمایا ۔ حضرت عمر رضہ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔

حضرت زینب بنت خزیمہ

مکہ کی رہنے والی تھیں ۔ پہلی شادی حضرت عبداللہ ابن جحش کے ساتھ ہوئی تھی ۔ وہ ۳ھ میں جنگ احد میں شہید ہو گئے ۔ تو اس کے چند ماہ کے بعد آنحضرت کے ساتھ نکاح ہوا ۔ صرف ۳ ماہ زندہ رہیں اور ۴ھ میں انتقال ہو گیا حضرت خدیجہ کے بعد یہ دوسری بیوی ہیں جنہوں نے آنحضرت کے سامنے انتقال کیا حضور نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں اتارا ۔ بہت نیک اور مسکینوں سے بے حد محبت کرتی تھیں مسلمان آپ کو ام المساکین کہا کرتے تھے ۔

حضرت جویریہ خزاعیہ

مدینہ کے قریب کی رہنے والی تھیں ۔ قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی تھیں پہلی شادی مسافع ابن صفوان کے ساتھ ہوئی تھی ۵ھ میں مسلمانوں نے اس قبیلہ پر چڑھائی کر دی ۔ بہت سے لوگ مارے گئے ۔ اور بہت سے مرد اور عورت غلام بنا کر مدینہ لائے گئے ۔ تمام عورتوں اور مردوں کو آنحضرت

Marfat.com

مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ حضرت جویریہ ایک انصاری ثابت ابن قیس کے حصہ میں آئیں۔ مگر یہ ان انصاری سے خوش نہیں تھیں۔ لہذا حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک سردار کی بیٹی ہوں۔ ثابت سے میرا نبھاؤ نہیں ہوگا آنحضرت نے ثابت کو بلایا اور ۵ تولہ سونا دے کر خرید لیا۔ پھر آزاد کردیا اور اس کے بعد خود نکاح کرلیا۔ جب مسلمانوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت جویریہ کے قبیلہ کے تمام لونڈی غلاموں کو آزاد کردیا۔ اور کہنے لگے ہم ایسے قبیلہ کے کسی آدمی کو غلام نہیں رکھ سکتے کہ جس قبیلہ کی ایک خاتون آنحضرت کی بیوی اور مسلمانوں کی ماں بن چکی ہوں۔ دوستو مسلمانوں کا یہ ادب واحترام ہمیشہ تاریخ میں یاد رہے گا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جویریہ بہت بابرکت بی بی ہیں کہ ان کی وجہ سے قبیلہ کے تمام غلاموں کو آزادی مل گئی۔ آپ نے ۶۵ برس کی عمر میں ۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت صفیہؓ

ایک یہودی سردار حیی ابن اخطب کی بیٹی تھیں پہلی شادی سلام یہودی کے ساتھ ہوئی۔ دوسری کنانہ رئیس خیبر سے ہوئی ۷ھ میں جب خیبر حضرت علی نے فتح کیا تو حضرت صفیہ کے باپ بھائی اور شوہر سب مارے گئے۔ بہت سے لوگ قیدی بنا لیے گئے۔ حضرت صفیہ کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ جب خیبر سے چل کر مدینہ کے قریب مقام صہبا میں سب لوگ پہونچے۔ تو حضور نے قیدیوں کو مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ حضرت صفیہ وحیہ کلبی کے حصے میں آئیں۔ ایک صحابی نے فوراً عرض کیا کہ صفیہ ایک بڑے سردار کی بیٹی ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ وحیہ کلبی کو دوسری لونڈی

Marfat.com

دیدی جائے۔ اور صفیہ سے خود حضور والا نکاح کرلیں۔ آنحضرت نے اس رائے سے اتفاق کیا اور صفیہ کو آزاد کرکے خود شادی کرلی۔ اور پھر اسی مقام پہنچ کو تمام مسلمانوں کو ولیمہ کا کھانا کھلایا حضرت صفیہ فرمایا کرتی تھیں کہ میں خیبر کے قلعہ میں ایک تخت پر بیٹھی تھی حضرت علی نے جب حملہ کیا اور در خیبر کو اکھاڑا تو میں ہیبت کے مارے تخت کے نیچے گر پڑی تھی۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زلزلہ آگیا ہے آپ نے ۶۰ برس کی عمر میں ۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ معاویہ کی حکومت تھی۔

حضرت جعفر طیارؓ

جناب ابو طالب کے بیٹے اور حضرت علی کے بڑے بھائی ہیں۔ آنحضرت کو ان سے بڑی محبت تھی۔ اکثر ان کے گھر جاکر دوپہر کو آرام فرمایا کرتے۔ حضرت جعفر کی بیوی آنحضرت کا سر دھلاتی اور بے حد محبت کیا کرتی تھیں۔ جعفر بڑے بہادر اور جانباز مجاہد تھے نبوت کے چھٹے سال آپ مکہ سے ہجرت کرکے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ حبش چلے گئے تھے اور پھر ۷ھ میں فتح خیبر کے وقت مدینہ میں آئے۔ آنحضرت نے آپ کو دیکھکر فرمایا۔ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی۔ ۸ھ میں آنحضرت نے آپ کو ۳ ہزار مسلمانوں کے ساتھ موتہ میں کافروں سے لڑنے روانہ فرمایا۔ جس کا واقعہ یہ ہے کہ حضور نے پیغام اسلام کا ایک خط حارث ابن عمیر کے ہاتھ بُصریٰ کے پاس بھیجا۔ یہ قاصد جب موتہ میں پہنچے تو شرحبیل غسانی نے جو شاہ روم کی طرف سے شام کا گورنر تھا حارث کو قتل کردیا۔ آنحضرت کو جب علم ہوا تو آپ کو بہت رنج ہوا۔ اور آپ نے بدلہ لینے کے لیے ۳ ہزار مسلمانوں کے لشکر پر ۳ آدمیوں کو افسر مقرر کرکے

Marfat.com

روانہ فرمایا اور فرمایا جب زید ابن حارثہ شہید ہو جائیں۔ تو جھنڈا حضرت جعفر لیں۔ اور جب یہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ ابن رواحہ سردار ہوں اور جھنڈا لیں۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کو اختیار ہے جسے چاہیں سردار بنائیں۔ آنحضرت اس لشکر کو تھوڑی دور پہونچانے گئے۔ اور فرمایا خاص موتہ میں جانا پہلے دعوت اسلام دینا۔ اگر نہ مانیں تو جنگ کرنا۔ جب یہ قافلہ موتہ میں پہونچا تو ایک لاکھ عیسائی مقابلہ کو کھڑے تھے۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ حضور کو خبر کی جائے کہ دشمن بڑی تعداد میں ہیں۔ حضرت جعفر نے فرمایا فتح یا شہادت ایک چیز ضرور ملے گی۔ تمام مسلمان بڑی بہادری سے لڑے آخر حضرت زید۔ ان کے بعد حضرت جعفر۔ پھر عبداللہ ابن رواحہ تینوں شہید ہو گئے۔ اور پھر خالد بن ولید سردار ہوئے۔ اور لڑائی کو ختم کر کے مدینہ واپس آ گئے۔ ۱۲ مسلمان شہید ہوئے۔ باقی مدینہ آ گئے۔ جناب جعفر کی لاش کو مسلمان لیکر مدینہ آئے تو جسم پر ۹۰ زخم تھے۔

آنحضرت اس لڑائی کا حال مدینہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ صحابہ سے فرماتے رہے تھے۔ زید شہید ہو گئے۔ جعفر بھی شہید ہو گئے اور جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے لیا۔ اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ حال بیان کر کے آپ حضرت جعفر کے گھر تشریف لے گئے۔ اور ان کی بیوی سے فرمایا۔ بچوں کو نہلا کر اچھے کپڑے پہناؤ۔ جب بچے نہا چکے تو آپ نے سب کو پیار کیا اور آنکھوں سے آنسو بہائے۔ جناب جعفر کی بیوی سمجھ گئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے جعفر شہید ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ابھی جبریل آئے تھے اور کہہ گئے

Marfat.com

ہیں کہ جعفر تو شہید ہوگئے ہیں۔ آپ ان کے بچوں کا خیال رکھیں۔ سارا مدینہ اپنی لاش کو دیکھ کر ماتم کدہ بن گیا۔ آنحضرت نے اس شہید اعظم کو اپنے ہاتھوں سے دفن فرمایا۔ اور مسلمانوں سے ارشاد ہوا کہ میں جعفر کو اپنی آنکھوں سے جنت میں اڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ عربی میں اڑنے والی چیز کو طیار کہتے ہیں۔ لہذا اسی دن سے مسلمان حضرت جعفر کو طیار کہنے لگے۔ حضرت جعفر کے بڑے لڑکے کا نام عبداللہ تھا۔ یہ حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ بہت بڑے عالم اور سخی تھے۔ آپ کو لوگ سخاوت کا دریا کہا کرتے تھے۔ ۹۰ برس کی عمر میں ۸۰ھ میں انتقال ہوا۔ آپ بھی بقیع میں دفن ہوئے تھے مگر آج قبر کا نشان موجود نہیں ہے۔

حضرت عقیل ابن ابوطالب

جعفر طیار کے بڑے بھائی ہیں۔ آنحضرت سے ایک ماہ بعد مکہ سے مدینہ آگئے تھے۔ اور پھر تمام زندگی مدینہ میں رہے۔ امام مسلم جن کو ابن زیاد نے کوفہ میں شہید کیا آپ ہی کے بیٹے تھے۔ حضرت عقیل بڑے عابد۔ خاموش طبیعت اور با اخلاق صحابی تھے۔ آنحضرت آپ کا بہت احترام فرماتے اور آپ کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ آپ نے مدینہ میں انتقال فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

آپ آنحضرت کے صاحبزادے ہیں۔ ۸ھ میں مدینہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر مقام عالیہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا اس میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ماں کا نام حضرت ماریہ قبطیہ ہے۔ ان کا مزار بھی اسی گاؤں میں ہے۔ مگر اب کوئی نشان موجود نہیں ہے۔

جب آپ پیدا ہوئے تو ایک شخص ابو رافع نے آکر مدینہ میں آنحضرت کو

Marfat.com

اطلاع کری آپ بہت خوش ہوئے۔ اور ایک اونٹ اور ایک غلام انعام میں عطا کیا۔ آنحضرت نے ساتویں دن عقیقہ کیا۔ اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ آپ ۱۸ ماہ زندہ رہے۔ بیماری میں آنحضرت جب دیکھنے گئے۔ تو نزع کی حالت تھی۔ آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ سب مسلمان رونے لگے۔ انتقال کے بعد آپ کی میت کو چھوٹی چارپائی پر بقیع میں لایا گیا۔ حضور نے نماز پڑھائی۔ اور جناب فضل ابن عباس اور حضرت اسامہ نے قبر میں رکھا

حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطی تھیں۔ ۷ھ میں آنحضرت نے جب مقوقس شاہ مصر کو دعوت اسلام کا خط لکھا اور حضرت حاطب کو دیا۔ وہ لے کر گئے۔ شاہ مصر نے حضور کے خط کا بڑا احترام کیا۔ قاصد کو عزت سے ٹھہرایا اور پھر اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے آنحضرت کو ایک خط لکھا۔ ساتھ ہی کچھ قیمتی تحائف اور اپنے ملک کی دو بہت عمدہ کنیزیں آنحضرت کی خدمت میں ارسال کیں۔ یہ تحفہ جب آپ کے پاس آیا۔ تو آپ نے دونوں کے سامنے اسلام پیش کیا۔ حضرت ماریہ تو فوراً مسلمان ہو گئیں مگر سیرین ذرا دیر کے بعد مسلمان ہوئیں۔ رسول اکرم نے حضرت ماریہ سے خود شادی کر لی اور سیرین کو حضرت حسان رضؓ کو دیدیا۔

حضرت عثمان غنی رضؓ

آپ رسول مقبول سے ۶ برس چھوٹے تھے حضرت ابو بکر کے بہت گہرے دوست تھے۔ اور انہیں کے کہنے سے مسلمان ہوئے تھے۔ تجارت کرتے تھے اور کافی مالدار تھے۔ سخاوت کی وجہ سے غنی لقب ملا۔ آنحضرت کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں۔

Marfat.com

ایک حضرت رقیہؓ۔ دوسری ام کلثومؓ۔ مکہ سے ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے اور پھر وہاں سے مدینہ آ گئے۔ تمام جہادوں میں سوائے بدر کے شریک رہے حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد یکم محرم ۲۴ھ کو آپ خلیفہ چنے گئے۔ ۱۰ برس خلیفہ رہے۔ ۱۸ ذالحجہ ۳۵ھ کو جمعے کے دن اپنے گھر میں تلاوت کر رہے تھے کہ دشمنوں نے شہید کر دیا۔ خون قرآن کی اس آیت پر گرا۔ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم (رب) آپ نے اپنی حکومت کے زمانہ میں بہت سے کارنامے کیے۔ چنانچہ ۲۶ھ میں قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کیا۔ اور اسی سال مسجد الحرام کو بڑھایا ۲۹ھ میں مسجد نبوی کو وسیع کیا۔ ۳۰ھ میں خراساں اور نیشاپور کو فتح کیا۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا۔ خدا کے پاس میری دس امانتیں جمع ہیں۔ پوچھا گیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ چوتھا مسلمان ہوں۔ حضور کی دو صاحبزادیوں سے شادی کرنے کی عزت حاصل ہے۔ کبھی گانا نہیں سنا۔ کبھی غیبت نہیں کی۔ آنحضرت سے بیعت کے بعد کبھی اس ہاتھ کو شرمگاہ سے نہیں لگایا۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا۔ کبھی زنا نہیں کیا۔ کبھی تجارت میں دھوکہ نہیں دیا۔ قرآن کو جمع کر دیا۔ آپ جمعہ کے دن شہید ہوئے۔ اور سنیچر کے دن حضرت علیؓ نے نماز پڑھا کر قبر میں رکھا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی ہیں۔ حضور اکرمؐ نے ایک ماہ کی عمر سے ۲ برس تک ان کا دودھ پیا۔ جب حضور نبی ہوئے تو یہ اکثر اپنے گاؤں سے مکہ آیا کرتی تھیں۔ حضور بہت محبت سے چادر بچھا کر بٹھایا کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد اپنے گاؤں سے مدینہ آ گئیں۔ آنحضرتؐ نے

Marfat.com

ہر قسم کے آرام کا انتظام فرما دیا۔ بہت دن زندہ رہنے کے بعد حضور کے سامنے ہی ۳۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آنحضرت آپ کی قبر پر فاتحہ کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ پورے قبرستان میں صرف آپ کی قبر ایسی ہے جس پر ایک فٹ اونچی ہری گھاس کھڑی ہوئی ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ حلیمہ نے جس سینہ سے آنحضرت کو دودھ پلایا خدا نے بعد وفات بھی اس سینہ کو سرسبز و شاداب رکھا۔

امام مالک رح ۹۳ھ میں پیدا ہوئے تمام اسلامی ممالک میں گھوم پھر کر علم حاصل کیا۔ عراق سے مدینہ آئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آنحضرت سے آپ کو بڑا عشق تھا۔ تمام عمر مدینہ میں نہ جوتا پہنکر چلے اور نہ سواری پر بیٹھے۔ پیشاب پاخانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کئی میل دور جایا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے ۱۳۰ھ میں علم حاصل کرنے کے بعد جب قرآن و حدیث سے مسائل نکالکر مذہب حنفی جاری کر کے مسلمانوں کے لئے بڑی سہولت پیدا کر دی۔ تو امام مالک کو بھی خیال پیدا ہوا اور پھر آپ نے بھی مالکی مذہب کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح اور بھی دو حضرات پیدا ہوئے ایک امام شافعی۔ دوسرے امام احمد حنبل۔ ان دونوں حضرات نے بھی شافعی اور حنبلی مذاہب کی بنیادیں ڈالیں مسلمانوں میں ایک بڑی تعداد نے ان مذاہب کو قبول کر لیا۔ یہ چاروں مذاہب صحیح ہیں اور مسلمان ان میں سے کسی ایک کی پیروی کر سکتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی آپ کے طریقہ پر چلنے والے مسلمان ۱۲ کروڑ ہیں۔ امام مالک رح نے

Marfat.com

۱۷۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کے پیرو مسلمان ۲ کروڑ ہیں۔ امام شافعی ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ آپ کے پیرو مسلمان ۷ کروڑ ہیں۔ امام احمد حنبل ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۴۱ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ حنبلی مسلمانوں کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔

حنفی مذہب والے، ہندوستان پاکستان، افغانستان، چین، روس، ترکستان، ترکی، شام، عراق وغیرہ میں آباد ہیں۔ شافعی مذہب والے انڈونیشیا، مالابار، مصر فلسطین، مغربی و جنوبی عرب، اور مشرقی افریقہ میں آباد ہیں۔ مالکی مذہب والے افریقہ کے اسلامی ممالک طرابلس الجیریا، طیونس، اور مراکش میں آباد ہیں۔ حنبلی صرف وسط عرب میں آباد ہیں۔

شیخ نافعؒ

آپ کا مزار امام مالک کے برابر ہے۔ آپ بہت بڑے عالم قاری اور حافظ تھے۔ امام مالک نے تمام علوم آپ ہی سے حاصل کئے۔ آپ نے اپنے شاگرد کی حیات میں انتقال فرمایا۔

مدینہ طیبہ میں پہلا جمعہ

آج محرم کی دوسری تاریخ ہے۔ اور ہمارا مدینہ میں پہلا جمعہ ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین کے پیارے شہر میں جمعہ کی نماز پڑھنا خدا کی بڑی عنایت ہے۔ یہ نعمت بھی سرکار دو عالم کی نظر عنایت کا صدقہ ہے۔ آج فجر کی نماز اور صلوٰۃ و سلام کے بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر محمد رستم صاحب حجام سے حجامت بنوائی۔ محمد رستم لکھنؤ کے رہنے والے ہیں ۴۵ سال سے مدینہ میں رہتے ہیں۔ ۹۰ کے قریب عمر ہے مگر صحت اچھی ہے۔ بہت مہذب اور وضع دار ہیں۔ لباس بہت

۲

Marfat.com

صاف اور خوبصورت پہنتے ہیں۔

ہم ۳ بجے مسجد شریف میں پہونچ گئے۔ اور جنت کی کیاری میں آنحضرت کے سرہانے جگہ حاصل کرلی۔ نماز میں ۳ گھنٹے باقی ہیں۔ مگر مسجد بھری ہوئی معلوم ہورہی ہے۔ ۶ بجے اذان کی آوازیں آنے لگیں۔ اور پھر ۵ منٹ میں سب سنتوں سے فارغ ہوگئے۔ امام صاحب منبر پر تشریف لائے اور لاؤڈ اسپیکر پر تمام حاضرین سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اور بیٹھ گئے موذن صاحب نے سامنے کھڑے ہوکر خطبہ کی اذان پڑھی۔ امام صاحب نے اپنے خطبہ میں حج سے فارغ ہوکر مدینہ کی حاضری پر سبکو مبارکباد دی۔ اور پھر نئے اسلامی سال کے شروع ہونے کا ذکر کیا۔ محرم کی فضیلت بیان کی۔ زیارت اور صلوۃ وسلام کے آداب بیان کئے۔ امام صاحب حنبلی عقیدہ رکھتے ہیں اور ہاتھ باندھ کر سلام پڑھنے کو بدعت سمجھتے ہیں۔ دوسرے خطبہ میں توحید و رسالت کے بعد درود شریف پڑھی اور خلفاء راشدین کے نام لئے نماز لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی اور قرأت مختصر پڑھی۔ ۷ بجے نماز ختم ہوئی۔ اور مسلمان دربار رسالت میں سلام کے لئے بڑھنے لگے۔ ہر طرف سے پروانوں کا ہجوم شمع رسالت پر قربان ہورہا ہے۔ صلوۃ وسلام کے نعرہ بلند ہورہے ہیں۔ اور انوار محمدی کے جلووں کی بارش ہورہی ہے۔

مفتی اعظم فلسطین

سلام پڑھنے والوں میں سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین بھی موجود ہیں۔ اور جالی کے قریب ہاتھ باندھے۔ سر جھکائے کھڑے ہیں۔ آپ کے پیچھے آپ کا باڈی گاڈ بھی ادب واحترام

سے کھڑا سلام عرض کر رہا ہے۔

چند مقدّس مقامات

۳ محرم بروز ہفتہ ۱۳۸۳ھ فجر کی نماز صلوٰۃ وسلام اور بقیع شریف کی زیارت کے بعد آج حسب ذیل مقامات کی زیارت کی

مقامِ ناقہ

یہ وہ جگہ ہے کہ جب حضور اکرم مدینہ میں آئے تو اس جگہ آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تھی۔ اور پھر آپ نے فرمایا تھا یہی وہ جگہ ہے جہاں میرا قیام ہوگا۔ آج اس جگہ مکان بنا ہوا ہے۔ اور اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ کمرہ کی دیوار میں محراب بنا دی گئی ہے۔ پورے کمرہ میں فرش بچھا رہتا ہے۔ اور زیارت کرنے والوں کا ہجوم کسی وقت کم نہیں ہوتا ہے۔ لوگ برکت حاصل کرنے کے لئے نفل پڑھتے ہیں۔

مکان حضرت ابوایوبؓ انصاری

یہ بہت متبرک مکان ہے حضور اکرم نے اس مکان میں ۷ ماہ قیام فرمایا تھا۔ سینکڑوں مرتبہ اس جگہ حضرت جبریل آئے۔ اور بہت سے لوگ اس جگہ مسلمان ہوئے۔ مشہور یہودی عالم عبداللہ ابن سلام اسی مکان میں مسلمان ہوئے تھے۔ آئے تھے بحث کرنے مگر آنحضرت کو دیکھ کر کہنے لگے لَیسَ بِوَجھِہٖ کَذَّاب یہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ مکان دو منزلہ تھا۔ حضور اکرم نیچے کی منزل میں ٹھہرے تھے۔ مگر کچھ دن کے بعد آنحضرت سے عرض کیا کہ یہ بہت بے ادبی کی بات ہے کہ ہم اوپر رہیں اور آپ نیچے۔ لہٰذا حضور اگر اوپر قیام فرمائیں تو مناسب ہوگا۔ آنحضرت نے آپ کی

Marfat.com

درخواست قبول کرلی اور اندر تشریف لے گئے۔ اس مکان کے ایک کونہ میں پانی کا کنواں ہے۔ اور اسی زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ آنحضرت نے اس کنوئیں کا پانی بہت استعمال فرمایا ہے۔ مسلمان کنوئیں سے پانی بھر کر پیتے ہیں اور اس کو بڑی سعادت تصور کرتے ہیں۔ یہ مکان مقام ناقہ سے ملا ہوا ہے بلکہ اسی جگہ کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری بڑے عاشق رسول تھے۔ تمام جہادوں میں شریک رہے۔ حضرت علی کے بہت گہرے دوست تھے۔ اور جنگ جمل میں حضرت علی کی حمایت میں امیر معاویہ سے سخت جنگ کی ۵۱ھ میں اگرچہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ مگر ایک فوج کے ساتھ قسطنطنیہ گئے۔ اور میدان جنگ میں شہید ہو گئے۔ وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ میدان جنگ میں رکھدینا اور پھر وہیں دفن کرنا۔ آپ کا مزار قسطنطنیہ میں قلعہ کی دیوار کے سایہ میں ہے۔

مکان حضرت عثمان غنیؓ

ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے قریب ہے۔ بہت بڑا مکان ہے۔ بہت سے حجاج قیام کرتے ہیں۔ اس مکان میں ایک کمرہ ہے جس کے دروازہ کو سعودی حکومت نے بند کرادیا ہے۔ یہی وہ کمرہ ہے جس میں آپ شہید ہوئے تھے مورخین کا بیان ہے کہ آپ نے بنی امیہ کو بہت فروغ دیا جس کی وجہ سے مصر کے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ اور مصریوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ آگئی اور بلوہ کرکے حضرت عثمان کو شہید کردیا۔

مکان امام حسن و امام حسین علیہ السلام

حضرت ابو ایوب انصاری کے

Marfat.com

مکان کے سامنے ہے۔ بہت بڑا خوبصورت اور دو منزلہ سیاہ پتھر سے بنا ہوا ہے جو
آج کل لائبریری کے نام سے مشہور ہے۔ نیچے کے بڑے ہال میں لائبریری ہے اور اوپر
مصری حجاج قیام کرتے ہیں۔ مجھے اس مکان میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا ہے
ہمارے اکثر احباب اسی مکان میں ٹھہرے تھے۔

امام حسن اور امام حسین اسی مکان میں رہا کرتے تھے امام حسین کا مکان خانہ
بھی اسی مکان میں تھا۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی تمام عمر کی اسی مکان
میں گزاری۔

دیار عشرہ مبشرہ

امام حسین علیہ السلام کے مکان کے قریب ایک کمرہ ہے جو
کچھ بلندی پر بنا ہوا ہے۔ بہت ہی سادہ بنا ہوا
ہے۔ اس کمرہ کے سامنے والے رخ پر ایک پتھر لگا ہے جس پر لکھا ہے "دیار عشرہ
مبشرہ" یہ وہ مقام ہے جہاں آنحضرت تشریف رکھتے تھے اور حضرت جبرئیل
نے آکر دس صحابیوں کے لئے جنت کی بشارت سنائی تھی۔ اس بشارت
کے بعد ان صحابیوں کو عشرہ مبشرہ کہنے لگے۔ ان سب حضرات کے نام یہ
ہیں حضرت ابوبکر صدیق رض۔ حضرت عمر فاروق رض۔ حضرت عثمان غنی رض۔
حضرت مولی علی علیہ السلام۔ حضرت عبدالرحمن ابن عوف رض۔ حضرت زبیر ابن العوام رض
حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رض حضرت طلحہ انصاری رض۔ حضرت سعد بن وقاص
حضرت سعید بن زید رض۔

رباط عشرہ مبشرہ

دیار عشرہ مبشرہ کے پیچھے گلی میں ایک مکان ہے
اس مکان کو عشرہ مبشرہ کی رباط کہتے ہیں۔ اس میں

Marfat.com

یہ سب حضرات بیٹھا کرتے تھے اور آپس میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ آج کل اس مکان میں بہت سے غرباء و مساکین رہتے ہیں۔ حاجیوں کی امداد پر ان کی گذر رہوتی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرات عشرہ مبشرہ کے کچھ مختصر حالات بھی تحریر کر دیے جائیں تاکہ ناظرین کی تاریخی معلومات میں اضافہ ہو۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت کی ولادت سے ۲ برس بعد مکہ میں پیدا ہوئے۔ باپ کا نام حذافہ تھا سلسلہ نسب ۷ ویں پشت میں آنحضرت سے ملتا ہے۔ حضرت علی کے بعد مسلمان ہوئے آنحضرت کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ تمام جہادوں میں شریک رہے آنحضرت کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ ہوئے۔ ۲ برس ۴ ماہ خلافت کی۔ ۲۲ جمادالاخر ۱۳ھ میں منگل کے دن انتقال فرمایا۔ اور آنحضرت کے برابر دفن کیے گئے۔

حضرت عمرؓ آنحضرت سے عمر میں ۱۳ برس چھوٹے ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ تمام جہادوں میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکر کے انتقال کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے۔ تقریباً ۱۰ برس حکومت کی۔ بہت سے ملک فتح کیے چنانچہ ۱۴ھ میں دمشق، حمص، بعلبک فتح کیے۔ ۱۵ھ میں شرق اردن طبریہ، یرموک اور قادسیہ فتح کیے۔ ۱۶ھ میں رہواز۔ مدائن۔ جلولہ بیت المقدس حلب۔ انطاکیہ اور قرقیس فتح کیے۔ حضرت علیؓ کے مشورہ سے سن ہجری کا رواج شروع کیا۔ ۱۷ھ میں مسجد نبوی کو بڑھایا۔ امیر معاویہ کو شام کا گورنر

Marfat.com

بنایا۔ قیصاریہ اور تستر فتح کئے یہود کو خیبر سے نکالا۔ ۲۱ھ میں اسکندریہ اور نہاوند فتح کئے۔ ۲۲ھ میں طرابلس اور آذربائیجان ۲۳ھ میں سجستان کرمان، مکران اور اصفہان فتح کئے۔ ۲۶ ذالحجہ ۲۳ھ کو صبح کی فجر کی نماز میں مغیرہ کے غلام ابو لولو مجوسی نے شہید کیا۔ حضرت ابو بکر کے برابر دفن ہوئے۔

حضرت عثمان غنی رض آپ کے حالات بقیہ کے سلسلہ میں دیکھئے۔

حضرت علی علیہ السلام آنحضرت کی ولادت کے ۳۰ برس بعد خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ماں کا نام فاطمہ بنت اسد تھا ابو طالب کے بیٹے اور حضور اکرم کے چچا زاد بھائی تھے۔ ۶ برس کی عمر سے آنحضرت نے اپنی پرورش میں لے لیا تھا۔ نبوت کے دوسرے دن حضرت خدیجہ کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ عمر ۹ برس کی تھی۔ میدان جہاد کے شہسوار تھے آنحضرت کے ساتھ ہر میدان میں ثابت قدم تھے۔ ۱۸ ذالحجہ ۳۵ھ میں عثمان غنی کے بعد خلیفہ ہوئے۔ امیر معاویہ نے سخت مخالفت کی اس وجہ سے ان سے دو مرتبہ جنگ کرنا پڑی۔ پہلی جنگ جمل تھی جو ۳۶ھ جمادی الاولی کے مہینہ میں بصرے کے قریب ہوئی۔ دوسری جنگ صفین تھی جو ماہ صفر ۳۷ھ میں فرات کے کنارے پر ہوئی۔

ایک جنگ آپ کو خارجیوں سے بھی لڑنا پڑی جو صفر ۳۸ھ میں ہوئی تھی۔ ۱۹ رمضان ۴۰ھ میں منگل کے دن ایک خارجی عبدالرحمن ابن ملجم نے کوفہ کی جامع مسجد میں جبکہ آپ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے شہید کر دیا۔ آپ کا مزار

Marfat.com

نجف اشرف میں ہے۔

عبدالرحمٰن ابن عوفؓ مکہ میں پیدا ہوئے قریشی ہیں۔ آنحضرت سے ۱۰ برس چھوٹے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کے بعد مسلمان ہوئے۔ پہلے حبشہ کو ہجرت کی پھر مدینہ آئے۔ ہر جہاد میں حصہ لیا جنگ احد میں ۲۰ زخم آئے تھے۔ اس لئے لنگڑا کر چلتے تھے۔ جنگ تبوک میں ایک مرتبہ آنحضرت نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ ۳۲ھ میں وفات پائی حضرت عثمان غنی نے نماز پڑھائی بقیع میں دفن ہوئے۔ عمر ۷۲ سال ہوئی۔

زبیرؓ ابن عوامؓ آنحضرت کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ ماں کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا ماں کے ساتھ مسلمان ہوئے تھے بوقت اسلام عمر ۱۶ سال کی تھی۔ تمام جہادوں میں شریک ہوئے۔ اسلامی لڑائیوں میں سب سے پہلے تلوار کا استعمال انہیں نے کیا تھا۔ باپ بنی امیہ سے تھے ۳۶ھ میں بمقام سفوان ایک شخص عمر بن جرموز نے قتل کیا۔ بصرہ میں دفن کئے گئے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ ابن زبیر نے اپنی سیاسی سوجھ بوجھ کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کی۔ ماں کا نام اسماء بنت ابو بکر تھا۔ آپ نے یزید کے بعد خلافت کا دعویٰ کیا۔ ۶۴ھ میں حجاز، یمن، عراق کے بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہو گئے۔ ۷۳ھ میں ۱۷ جماد الثانی کو مکہ میں حجاج بن یوسف سے زبردست مقابلہ ہوا۔ اور اسی دن حجاج نے گرفتار کرا کر شارع عام پر سولی پر لٹکا دیا۔

ابو عبیدہ بن جراحؓ قریشی ہیں۔ ۱۲ ویں مسلمان ہیں مکہ سے حبشہ ہجرت کی

Marfat.com

پھر مدینہ آ گئے۔ ہر میدان میں آنحضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ آنحضرت نے امین الامت کا لقب دیا تھا باپ کی طرف سے سلسلہ نسب فہر بن مالک پر جا کر آنحضرت سے مل جاتا ہے۔ حضرت عمر کے زمانہ میں بہت سے معرکوں میں شریک ہوئے۔ بڑے بہادر سپہ سالار تھے۔ ۱۸ھ میں عمواس میں طاعون پھیلا اس میں انتقال ہوا۔ عمر ۵۸ برس کی ہوئی۔ مزار میسان میں ہے۔ یہ شرق اردن کے پاس ہے۔ نماز جنازہ معاذ بن جبل نے پڑھائی۔

طلحہ بن عبید اللہ رض

قریشی ہیں۔ شروع میں مسلمان ہو گئے تھے۔ مدینہ آئے اور تمام جہادوں میں شریک ہوئے جنگ بدر میں ۲۴ زخم آئے مگر مقابلہ پر ثابت قدم رہے۔ حضرت علی کے طرفدار تھے۔ جنگ جمل میں ۲۰ جمادی الثانی ۳۶ھ کو جمعرات کے دن شہید ہوئے عمر ۶۴ برس کی ہوئی۔ مزار بصرہ میں ہے۔

سعد ابن وقاص رض

قریشی ہیں۔ ۱۷ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ مدینہ میں آئے اور تمام معرکوں میں آنحضرت کے ساتھ رہے۔ بڑے تیر انداز تھے۔ دعا جلد مقبول ہوتی تھی۔ لوگ ان سے بہت ڈرتے تھے۔ اور ہمیشہ دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے۔ جنگ احد میں آنحضرت انکو تیر دیتے جاتے تھے اور یہ پھینک رہے تھے۔ چھوٹا قد۔ گٹھا ہوا جسم اور بہت بالوں والے تھے۔ حضرت عمر نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ۵۵ھ میں ۷۲ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ بقیع میں دفن ہوئے۔ مروان بن الحکم گورنر مدینہ نے نماز پڑھائی۔

Marfat.com

عمر سعد جس نے کربلا میں امام حسین کا مقابلہ کیا اور بے پناہ ظلم و ستم ڈھائے۔ آپ ہی کا بیٹا تھا۔

سعیدؓ بن زیدؓ

قریشی ہیں۔ ۲۵ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے حضرت عمر کی بہن فاطمہ سے شادی ہوئی تھی۔ تمام جہادوں میں ثابت قدم رہے۔ بڑے جانباز مجاہد تھے ۵۱ھ میں امیر معاویہ کی حکومت کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ بقیع میں دفن ہوئے۔

مزار حضرت عبداللہ ابن ابوبکرؓ

محرم کی ۴ تاریخ ہے۔ نماز فجر اور صلوٰۃ وسلام کے بعد باب جبریل کے سامنے پانی کی سبیل کے برابر ایک مقبرہ پر فاتحہ پڑھی۔ یہ مقبرہ حضرت ابوبکر کے بیٹے حضرت عبداللہ کا ہے۔ مقبرہ تو باقی ہے۔ مگر دروازہ کو حکومت نے بند کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ حضرت فاطمہ کے ساتھ مدینہ میں آئے تھے ان کے ایک بھائی عبدالرحمٰن تھے جو صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ جنگ بدر میں مسلمانوں سے لڑنے آئے تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد آپ نے اپنے والد ابوبکر سے کہا۔ بدر کے میدان میں آپ میری تلوار کے سامنے آگئے تھے مگر میں نے باپ سمجھ کر ہاتھ روک لیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے تم کو نہیں دیکھا ورنہ کبھی نہیں چھوڑتا۔

۵ محرم سے ۲۶ محرم تک قیام مدینہ

دوستو۔ ۴ محرم تک کے واقعات تاریخ وار آپ کو سنائے گئے۔ ہم نے ۲۶ محرم تک مدینہ میں قیام کیا۔ اس درمیان میں ہر روز

Marfat.com

نئے نئے مقامات کی زیارت کرتے رہے جن کی تعداد ۵۰ سے زائد ہے۔ اس لئے اب ہم ان تمام مقامات کے نام اور ان کی تاریخی عظمت نمبروار تحریر کر رہے ہیں۔ تاکہ مدینہ طیبہ کی سرزمین کا پورا پورا نقشہ آپ کے سامنے آجائے۔ اور آپ یہ معلوم کرسکیں کہ آنحضرت کے قدم مبارک کی برکت سے اس زمین کا چپہ چپہ کتنا بلند اور باعظمت ہوگیا۔

مزار فاطمہ بنت اسد رضی

آپ حضرت علی کی والدہ ہیں۔ آپ کا مزار جنت البقیع کے باہر باغیچہ میں ہے۔ مکہ میں مسلمان ہوئی تھیں۔ آنحضرت آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ مدینہ آکر پانچ برس زندہ رہیں۔ انتقال کے بعد آنحضرت نے کفن کے ساتھ اپنا ایک کرتہ بھی شامل کردیا تھا۔ خود نماز پڑھائی اور قبر میں رکھا۔ صحابہ کو یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ فاطمہ بنت اسد کے میرے اوپر بہت احسانات ہیں۔ ابوطالب کے بعد انہوں نے میرا بہت خیال رکھا۔ لہذا یہ کرتہ ان احسانوں کا بدلہ ہے۔ آپ کے مزار کا نشان باقی رکھا گیا ہے۔

مزار حضرت ابو سعید خدری رض

فاطمہ بنت اسد کے برابر آپ کا مزار ہے۔ اور نشان بھی باقی ہے بہت بڑے صحابی تھے۔ ہجرت سے ۱۰ برس قبل مدینہ میں پیدا ہوئے تھے کہ اسلام کی آواز جب مدینہ میں آئی تو ان کے ماں باپ مسلمان ہوگئے لہذا انہوں نے مسلمان باپ اور ماں کی گود میں پرورش پائی۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ آنحضرت کے ساتھ پتھر اٹھاتے تھے۔ بدر اور احد میں کم عمر

Marfat.com

ہونے کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ آپ کے والد مالک بن سنان بدر اور احد میں شریک تھے۔ احد میں جو خون آنحضرت کے چہرے سے نکل رہا تھا۔ آپ نے اپنی ڈھال میں جمع کرکے پی لیا۔ اور پھر اسی میدان میں شہید ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا اگر کوئی ایسا آدمی دیکھنا چاہتا ہو جس کا خون میرے خون سے ملا ہو ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ ابو سعید کے والد کو دیکھے۔

حضرت ابو سعید جنگ خندق میں اور دوسری بڑی لڑائیوں میں آنحضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ تمام زندگی مدینہ میں رہے۔ اور کافی لمبی عمر پائی۔ ۶۰ھ میں جب امیر معاویہ کا انتقال ہوا۔ اور یزید تخت پر بیٹھا۔ اور ولید گورنر مدینہ کو لکھا کہ امام حسین سے میری بیعت لے لو۔ امام حسین نے ولید سے ملاقات کی اور بیعت سے انکار کردیا۔ اس کے بعد امام مدینہ سے مکہ جانے لگے۔ تو حضرت ابو سعید خدری نے جانے سے بہت منع کیا۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا حضرت ابو سعید اہلبیت سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ نہروان میں شریک ہوئے اور خارجیوں سے جہاد کیا۔ یہ جنگ ۳۸ھ میں ہوئی تھی۔ یزید نے آپ کو بہت پریشان کیا اور زبردستی بیعت کرنا پڑی۔ امام حسین ۳ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۱۰ محرم کو جمعہ کے دن ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت ابو سعید کی عمر ۸۴ برس کی ہوئی اور ۷۴ھ میں جمعہ کے دن انتقال فرمایا جسم میں رعشہ پڑ گیا تھا۔ ہر پیر کو مسجد قبا کی زیارت کو جاتے تھے یتیموں کی پرورش کا بہت شوق تھا۔ اور ہمیشہ دسترخوان پر کسی یتیم کو ساتھ بٹھایا

Marfat.com

کرتے تھے۔ ۱۷۰ احادیثیں آپ نے بیان کی ہیں۔ جو بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہیں۔

مدینہ شریف کی مساجد مدینہ طیبہ میں بہت سی مسجدیں ہیں۔ اور تقریباً تمام مسجدوں سے آنحضرت کا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور پایا جاتا ہے۔ چند مساجد کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

مسجد قبا اسلام میں یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ جو آنحضرت کے ہاتھوں سے بنائی گئی۔ قرآن کریم نے اس مسجد کے لئے ارشاد فرمایا۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ وہ مسجد جو پہلے دن پرہیز گاری کے ساتھ بنائی گئی۔ اس سبب آپ اس میں نماز کے لئے کھڑے ہوں آنحضرت ہر ہفتہ کو اس مسجد میں جایا کرتے اور نماز ادا فرماتے۔ آپ نے حدیث میں فرمایا۔ مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ حضرت عمرؓ جب اس مسجد میں جاتے تو اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے۔ اور نماز پڑھتے۔ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ مسجد قبا ہم سے قریب ہے۔ ورنہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہوتی تو ہم کو وہاں بھی جانا پڑتا۔ حضرت سعد ابن وقاص فرماتے ہیں۔ میں اس مسجد کی زیارت کو بیت المقدس سے افضل جانتا ہوں۔

آنحضرت مکہ سے چل کر ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن اس جگہ تشریف لائے مدینہ کے مسلمانوں نے شاندار استقبال کیا۔ آنحضرت نے ۴ دن اور ۶ گھنٹے اس جگہ قیام فرمایا۔ اور یہ مسجد تعمیر فرمائی۔ حضرت جبریل سمت قبلہ بتا رہے تھے

Marfat.com

تمام مسلمان اور خود آنحضرت اینٹ پتھر اٹھا اٹھا کر تعمیر کر رہے تھے۔ اس مسجد کے پڑوس میں ایک مکان ہے، جو پہلے سعد ابن خشیمہ کا تھا۔ حضور اس مکان میں ۱۴ دن تک رہے تھے۔ عمرابن عوف کے قبیلہ کے چند گھر بھی موجود تھے قبا، تمام مدینہ میں سب سے زیادہ سرسبز و شاداب جگہ ہے۔ مسجد کے ارد گرد بہت سے باغیچے ہیں۔ جہاں انار۔ انگور۔ اور سبزی وغیرہ کثرت سے ہوتی ہے۔ اس وقت اس جگہ تقریباً ۲۵ گھروں کی آبادی ہے۔ ایک ہوٹل اور چند دوکانیں ہیں۔ ہر قسم کی کھجوریں بھی لوگ بیٹھے ہوئے فروخت کرتے ہیں مدینہ سے قبا، تک سڑک موجود ہے جو پختہ تعمیر کی جا رہی ہے۔

مسجد جمعہ یہ مسجد مدینہ کی آبادی سے ملی ہوئی محلہ بنی عوف میں ہے۔ آنحضرت جب ۱۲ ربیع الاول کو جمعہ کے دن قبا، سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس جگہ آئے تو حکم نازل ہوا کہ جمعہ فرض کیا جاتا ہے۔ لہذا حضور اکرم اسی جگہ ٹھہر گئے اور نماز جمعہ ادا فرمائی۔ یہ اسلام میں پہلا جمعہ ہے جو آج پڑھا گیا۔ بعد میں اس مقام پر مسجد بنا دی گئی۔

مسجد شمس یہ مسجد مسجد قبا، کے مشرقی جانب ہے اور صرف احاطہ ہے۔ اس جگہ ایک مرتبہ آنحضرت نے ۶ دن قیام فرمایا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ ۴ھ میں اس جگہ ایک قبیلہ بنی نضیر آباد تھا۔ آنحضرت اور اس قبیلہ کے درمیان دوستانہ معاہدہ تھا۔ چنانچہ ایک شخص عمرو بن اُمیہ ضمری اسلام کے خلاف اکثر سازشیں کیا کرتا تھا۔ آنحضرت نے اس قبیلہ سے جا کر فرمایا کہ تم کو معاہدہ کے مطابق ہماری مدد کرنی چاہئے۔ ان لوگوں نے

آپ کو ایک مکان کی دیوار کے نیچے بٹھایا۔ اور خود اندر مکان میں مشورہ کرنے لگے۔ اور مشورہ کیا کہ مکان کی چھت پر سے ایک بڑا پتھر آنحضرت پر گرا دیا جائے تاکہ ان کا خاتمہ ہو جائے۔ وہ تیاری کر رہے تھے کہ حضرت جبریل نے آپ کو خبر دی۔ اور آپ فوراً اپنے ساتھیوں کو لیکر دیوار کے نیچے سے ہٹ گئے۔ اور اس کے بعد فوراً پوری تیاری کے ساتھ اس قبیلہ پر حملہ کر دیا۔ بنی نضیر بھاگ کر خیبر چلے گئے۔ اس جگہ بنی قریظہ کا بھی ایک قبیلہ آباد تھا۔ اس نے آپ سے امن کی درخواست کی جسے آپ نے منظور فرما لیا۔ جس جگہ آنحضرت کا خیمہ لگا تھا اور نماز پڑھی جاتی تھی وہاں بعد میں مسجد بنا دی گئی۔

مسجد بنی قریظہ

مسجد شمس سے بالکل قریب ہے۔ بنی قریظہ نے امن مانگی تھی۔ مگر بعد میں عہد شکنی کری۔ لہذا سرکار نے ان کو گھیر لیا۔ اور یہ سب بھی خیبر بھاگ گئے۔ یہ مسجد بھی اسی واقعہ کی یادگار ہے یہ واقعہ ۵ھ کا ہے اسی سال میں دشمنوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ جنگ خندق بھی اسی سال میں ہوئی۔

مسجد ابراہیم رض

مدینہ کے باہر کھجوروں کے ایک باغیچہ میں ایک حاطہ بنا ہوا ہے۔ اسی کو مسجد ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ وہی باغیچہ ہے جس میں حضور کی بیوی ماریہ قبطیہ رض رہا کرتی تھیں۔ اور حضرت ابراہیم اسی باغیچہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آنحضرت اکثر اس جگہ تشریف لاتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔ جناب ماریہ قبطیہ کا مزار اسی جگہ ہے مگر نشان موجود نہیں ہے۔

Marfat.com

مسجد بنی ظفر یہ مسجد بقیع سے پورب کی طرف سامنے نظر آتی ہے پہلے اس جگہ ایک قبیلہ بنی ظفر آباد تھا۔ ایک مرتبہ حضور اس جگہ تشریف لائے اور ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گئے۔ اور ایک صحابی کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا۔ جب قاری اس آیت پر پہونچے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید۔ تو آنحضرت رونے لگے۔ صحابہ کو بھی رونا آگیا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ پھر اس وقت کیا ہوگا جب ہر امت کے سامنے اس کا گواہی دینے والا کھڑا ہوگا۔ بعد میں اس مقام پر مسجد تعمیر کی گئی۔

مسجد اجابہ یہ مسجد بھی بقیع سے شمال کی طرف ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت اس جگہ دیر تک ٹھہرے۔ اور نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی نماز پڑھی۔ آنحضرت دیر تک دعا مانگتے رہے۔ پھر فرمایا میں نے ۳ دعائیں مانگی اول یہ کہ اے خدا تو میری امت کو قحط سے مت مارنا۔ دوسرے میری امت کو پانی میں غرق کر کے مت مارنا۔ تیسرے یہ کہ میری امت آپس میں قتل و خون ریزی نہ کرے۔ لہذا خدا نے دو دعائیں تو قبول کرلیں اور تیسری کے جواب میں فرمایا۔ آپ کی امت آپس کی خون ریزی سے ہلاکت میں پڑے گی اس جگہ چونکہ دعا قبول کی گئی اس لئے مسجد بنا دی گئی۔ یہاں کثرت سے مسلمان آتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔

مسجد ابوذر غفاری رضؓ یہ مسجد سیدنا حمزہ کو جاتے ہوئے راستہ میں آتی ہے اس مسجد کے متعلق حدیث میں حضرت عبد الرحمن ابن عوف فرماتے ہیں کہ میں ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھا تھا۔ آنحضرت

Marfat.com

تشریف لائے اور پھر فوراً باہر چلے گئے میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ کافی دور گئے اور ایک باغیچہ میں جا کر وضو کیا پھر نفل پڑھے اور دیر تک سجدہ میں رہے جب سر اٹھایا تو رونے لگے میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا جبریل آئے تھے اور یہ پیغام لائے تھے کہ خدا فرماتا ہے جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ لہذا یہ دعا قبول ہونے کی خوشی میں سجدہ شکر ادا کیا ہے اس جگہ بعد میں حضرت ابوذر نے مسجد تعمیر کی جو آج کل مسجد ابوذر کے نام سے مشہور ہے حضرت ابوذر مکہ میں مسلمان ہو کر سنہ ۲ھ میں مدینہ آئے اور مقام ربذہ میں سنہ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

مسجد عیدگاہ

یہ مدینہ کی عیدگاہ ہے یہ جگہ شہر کے باہر مغربی دروازہ کے قریب ہے عید کی نماز اسی جگہ پڑھی جاتی تھی نماز غائبانہ آنحضرت نے اس جگہ ادا فرمائی تھی

مسجد فتح

اس مسجد کو مسجد احزاب بھی کہتے ہیں جنگ خندق کے موقع پر آنحضرت اسی جگہ تین روز دعا مانگتے رہے۔ اسی جگہ پیر سے بدھ یعنی پیر منگل، بدھ کو کافروں کی شکست کے لئے دعا مانگی تھی جو بدھ کے دن جمعرات کو قبول ہوئی۔ سخت طوفان آیا۔ کافر بھاگ گئے اور کامیابی نصیب ہاتھ آیا۔ یہ جنگ سنہ ۵ھ میں ذیقعدہ کے مہینہ میں ہوئی تھی۔ کافر ۲۴ ہزار اور مسلمان ۳ ہزار۔ آنحضرت نے اپنے اور کافروں کے درمیان ایک خندق تیار کی تھی۔ تاکہ دشمن شہر میں داخل نہ ہو سکیں کئی دن کے بعد ایک کافر

تلوار لیکر خندق میں کود پڑا۔ اور مقابلہ کے لئے پکارا۔ حضرت علی آگے بڑھے اور ایک ہی ہاتھ میں کام تمام کر دیا۔ اس لڑائی میں یہود او رمکہ والے دونوں شامل تھے۔ ابوسفیان قریش کا سپہ سالار تھا۔ قرآن کریم کی سورہ احزاب میں اس لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے۔

مسجد قبلتین مسجد فتح سے پچھم کی طرف بیر رومہ کے قریب ہے۔ یہ مسجد بہت بڑی تاریخی یادگار ہے۔ آنحضرت مکہ میں کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب مدینہ آئے تو حکم خدا سے بیت المقدس کو قبلہ بنالیا چنانچہ ۱۶ مہینہ اسی طرح پڑھتے رہے۔ یہودی مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ تم لوگ ہمارے قبلہ کو نماز بھی پڑھتے ہو اور پھر ہم کو برا بھی کہتے ہو۔ آنحضرت کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اور آپ کا دل چاہا کہ ہمارا قبلہ پھر کعبہ کی طرف ہو جائے ایک دن ۵ شعبان ۲ھ کو منگل کے دن آپ اس مسجد میں نماز ظہر ادا فرما رہے تھے۔ اور تیسری رکعت کے رکوع میں تھے کہ حضرت جبریل نے عرض کیا آپ اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لیجئے۔ آنحضرت نے اسی حالت میں اپنا رخ بدل دیا مسلمان بھی آپ کے ساتھ گھوم گئے۔ یہ واقعہ دوسرے سپارے میں موجود ہے۔ اس مسجد کا نام اسی دن سے قبلتین ہو گیا۔ ابھی تک اس مسجد میں دو محرابوں کے نشان موجود ہیں۔

مسجد فسیح جبل احد کے نیچے ہے۔ جنگ احد کے دن آنحضرت نے اس جگہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت اس مسجد میں موجود تھے۔ حضرت جبریل آئے اور یہ آیت لائے۔ یا ایھا الذین امنو

Marfat.com

ان قیل لکم تفسحوا فی المجالس۔ یعنی اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو ایسا ہی کیا کرو۔ اسی آیت کی نسبت سے اس کو فسح کہنے لگے

مسجد غمامہ یہ مسجد اناج بازار کے سامنے روڈ پر ہے۔ غمامہ عربی میں ابر کو کہتے ہیں۔ اس مسجد کا نام غمامہ اس لئے ہوا کہ ایک مرتبہ آنحضرت کسی جہاد پر جا رہے تھے۔ دھوپ بہت تیز تھی۔ آپ نے اس جگہ خدا سے دعا کی کہ دھوپ کی تیزی ختم فرما دے۔ لہذا فوراً ابر آگیا اور دھوپ ختم ہوگئی۔ مسلمان بھلا کب بھلا سکتے تھے انہوں نے واقعہ کی یادگار میں مسجد تعمیر کر دی۔ اس مسجد میں حاجیوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ بہت خوبصورت [illegible] بڑے بڑے مینار ہیں۔

مسجد ابو بکرؓ، مسجد عمرؓ، مسجد علیؓ یہ تینوں مسجدیں مدینہ شریف کی آبادی میں بڑے روڈ پر [illegible] کے زمانہ میں مسجد تعمیر ہوئی اور پھر انہیں کے نام سے منسوب ہوگئی [illegible] کئی مرتبہ مجھے جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امام شافعی [illegible] بزرگ ہیں۔ اب آپ مدینہ شریف کے چند متبرک کنوؤں کا ذکر پڑھئے [illegible] صرف کنوؤں کا پتہ چلتا ہے۔ جن پر حاجی اکثر غسل و وضو [illegible] ان سب پر جاتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں۔

بیر اریس یہ کنواں مسجد قبا کے قریب ہے۔ آنحضرت [illegible] پر آیا کرتے اور بیٹھا کرتے تھے۔ پہلے اس کا پانی کھاری تھا

آنحضرت نے ایک دن اپنا پیا ہوا پانی اس میں ڈالدیا۔ اسی دن سے میٹھا ہوگیا۔ مورخین کا بیان ہے کہ حضرت عثمان غنی کے پاس آنحضرت کی ایک انگھوٹھی تھی۔ وہ اس کو پہنے ہوئے اس کنوئیں پر بیٹھے تھے کہ وہ پانی میں گر گئی۔ بہت تلاش کیا مگر نہیں ملی۔ چنانچہ اسی دن سے ان کی خلافت میں فساد شروع ہوا۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تک یہ انگوٹھی رہے گی۔ خلافت ٹھیک چلتی رہے گی۔

بیر غرس

مسجد قبا سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ آنحضرت نے ایک مرتبہ شہد کا شربت نوش فرمایا۔ اور تھوڑا اس کنوئیں میں ڈالدیا۔ وصال کے وقت آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا جائے۔ حضرت علی نے اس وصیت کو پورا کیا۔

بیر رومہ

مسجد قبلتین کے قریب ہے۔ بہت میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوتا ہے یہ وہی کنواں ہے جس کو حضرت عثمان غنی نے ۳۵ ہزار درہم میں خرید کیا تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ حضور اکرم جب مدینہ میں تشریف لائے۔ تو مسلمانوں کے پاس کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا۔ مسلمانوں نے آنحضرت سے عرض کیا۔ کہ یہ کنواں یہودی کا ہے۔ اور ہم پانی خرید کر پیتے ہیں۔ آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا اس کو خرید و۔ حضرت عثمان غنی فوراً تیار ہو گئے۔ اور یہودی کی منہ مانگی قیمت ادا کر کے کنواں خرید کر وقف کر دیا۔ تاکہ سب لوگ استعمال کریں۔

بیر بضاعہ

شہر پناہ کی دیوار کے باب شامی سے قریب ہے۔ اور ایک باغ میں ہے۔ آنحضرت نے بارہا اس کنوئیں سے

پانی پیا اور اپنا بچا ہوا پانی اس کنوئیں میں ڈالا۔ بہت برکت والا ہو [illegible]

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضہ فرماتی ہیں کہ [illegible]

ہم اس کنوئیں کے پانی سے غسل دیتے تھے۔ [illegible]

یہ کام ۳ دن برابر کرتے تھے۔

بیر حاء

مدینہ میں قلعہ کی دیوار کے نیچے ہے۔ آنحضرت [illegible]

ایک بہت بڑا باغیچہ تھا۔ اور اس میں یہ کنواں [illegible]

کے اندر حضرت ابوطلحہ انصاری تھے۔ ایک دن جب قرآن [illegible]

نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی [illegible]

پیاری چیز اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اگر تم [illegible]

ابوطلحہ نے جب یہ آیت سنی تو فوراً خدمت اقدس میں [illegible]

یا رسول اللہ میں اپنا باغیچہ اور کنواں اللہ کے نام پر [illegible]

نے ان کو مبارکباد دی اور پھر اکثر اس باغیچہ میں تشریف [illegible]

وضو کرتے حضرت ابوطلحہ انصاری۔ مدینہ کے رہنے والے تھے

سر قبیلہ باپ تھے بڑے تیر انداز تھے کہ جا کر مسلمان [illegible]

عمر میں ۳۴ھ میں سمندر میں انتقال ہوا [illegible]

انس نے ۹۳ھ میں انتقال کیا۔ مزار بصرہ میں ہے۔

بیر بضاعہ

جنت البقیع کے قریب ہے حضرت ابوسعید [illegible]

کہ ایک دن حضور اکرم جمعہ کے دن اس [illegible]

نہائے اور پانی پیا۔

Marfat.com

بیر عہن مدینہ شریف کی آبادی کے باہر ایک باغیچہ میں ہے۔ آنحضرت نے بہت کثرت سے اس کنوئیں کا پانی استعمال کیا ہے۔ آج کل اس کنوئیں پر مسلمانوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ لوگ نہاتے اور کپڑے وغیرہ دھوتے ہیں۔

مزار حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب یہ حضور اکرم کے والد کا مزار ہے باب السلام کے سامنے بازار کے اندر ایک گلی میں ہے۔ بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے۔ دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ دروازہ پر فارسی زبان میں لکھا ہے۔

"این مزار والد پیغمبر است"

یہ مقبرہ ۱۲۴۵ھ میں دوبارہ تعمیر کیا گیا جو ترکی والوں نے بنایا تھا۔ حضرت عبداللہ کا انتقال آنحضرت کی ولادت سے ۲ ماہ قبل ہوا تھا۔ آپ مکہ سے مدینہ میں کسی تجارتی کام سے آئے تھے۔ اور بیمار ہو کر انتقال کر گئے۔ آپ اپنے ایک دوست جن کا نام تابعہ تھا۔ اور وہ رئیس مدینہ تھے ان کے مکان پر ٹھہرے تھے۔ دوست نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ اور آپ کو عام قبرستان کے بجائے اپنے مکان کے سامنے دفن کیا۔ یہ محلہ دار تابعہ کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت بھی کبھی اپنے والد کے مزار پر جاتے تھے۔ خدا کی قدرت ہے کہ اس نے اپنے حبیب کے ماں باپ کو بھی مدینہ میں فوت کیا۔ حضرت عبداللہ کی عمر انتقال کے وقت ۲۵ برس کی تھی۔ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور بہادر تھے۔ آنحضرت کی والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔ آپ نے

Marfat.com

اس وقت انتقال کیا جب حضور کی عمر ۶ برس کی تھی۔ آپ اپنی ماں کے گھر مدینہ
آئی تھیں۔ آنحضرت ساتھ ہی تھے۔ خدمت کے لئے ام ایمن کو ساتھ لائی تھیں
جب واپس مکہ جانے لگیں تو مدینہ سے ۲۳ میل دور چل کر مقام ابواء میں ان کا
انتقال ہو گیا۔ آنحضرت ام ایمن کے ساتھ مکہ واپس آ گئے اور دادا کی آغوش
میں پرورش پانے لگے۔ آنحضرت اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے تھے

محراب سجدہ آنحضرت مکہ سے ۳ میل کے فاصلے پر جبل ابو قبیس
کے پیچھے ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک محراب بنی ہوئی ہے
پہلے یہ جگہ چھوٹی تھی۔ مگر حکومت ترکی نے پہاڑ کو کھود کر محراب بنا دی ہے
بہت کم لوگوں کو اس جگہ کا علم ہے۔ معلم بھی ملکوں سے آئے ہوئے حاجیوں کو
اس جگہ کی زیارت نہیں کراتے ہیں۔ اس محراب کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن جبرئیل نے
آنحضرت سے کہا کہ آپ کی امت سے کچھ لوگ بھی دوزخ میں جائیں گے۔ آنحضرت
کو جب یہ بات سنکر بہت غم ہوا اور آپ گھبرا کر گھر سے نکل کر پہاڑوں کی طرف چلے گئے
دو دن تک گھر نہیں آئے مسلمان سخت پریشان تھے اور آپ کو ہر جگہ تلاش
کر رہے تھے۔ تیسرے دن حضرت فاطمۃ الزہرا، جناب علی، حسن، حسین اور حضرت
ابوبکر صدیق سب اس پہاڑ کے قریب آئے۔ اور ایک چرواہے سے پوچھا
کہ تم نے رسول مقبول کو کہیں دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں آپ کو اس
طرح تو نہیں جانتا ہوں مگر اتنا معلوم ہے کہ اس پہاڑی پر ایک شخص سر کو
سجدہ میں رکھے ہوئے دو روز سے ہے۔ اس بات کو سنتے ہی سب لوگ پہاڑی پر
چڑھے اور دیکھا کہ حضور اکرم ایک غار میں سر کو سجدہ میں رکھے ہوئے دعا مانگ

Marfat.com

رہے ہیں۔

حضرت فاطمہؓ فوراً حضور کو لپٹ گئیں۔ اور کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ سر کو سجدہ سے اٹھائیے۔ ہم لوگوں کی پریشانی کو دور کیجیے۔ آپ بھوکے اور پیاسے ہیں اور اتنی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے جب بیٹی کو اور مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ بھی بیقرار ہیں تو فرمایا۔ میں اپنے سر کو اس وقت تک سجدہ سے نہیں اٹھاؤں گا۔ جب تک خدا مجھ سے یہ وعدہ نہیں کرے گا کہ امت محمدؐ دوزخ میں نہیں جائیگی۔ اس بات کو سنتے ہی سب نے اپنے اپنے سروں کو سجدہ میں رکھ دیا۔ حضرت فاطمہ نے روتے ہوئے سجدہ میں کہا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ تیرے حبیب دو دن سے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اور امت کے غم میں تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اے اللہ میں بھی اپنے سر کو سجدہ سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤنگی جب تک تو امت کی بخشش کا وعدہ نہیں کریگا بس یہ عرض کر کے خاموش ہوئی تھیں کہ حضرت جبریل آ گئے اور فرمایا۔ اے اللہ کے رسول اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اپنے سر کو سجدہ سے اٹھائیے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ جس کی سفارش کرینگے میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ آنحضرت اس پیغام کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور سب کے ساتھ گھر تشریف لائے۔ یہ واقعہ مشہور کا ہے۔

تیر کمان

مدینہ شریف میں آنحضرتؐ کے تبرکات میں ایک تیر ایک کمان اور ایک پیالہ ہے۔ یہ سب سامان ایک سید صاحب کے مکان میں رکھا ہوا ہے۔ بہت کثرت سے مسلمان زیارت کرنے جاتے ہیں

Marfat.com

ان کو بڑے اخلاق اور محبت سے بٹھاتے اور زیارت کراتے ہیں۔ سید صاحب مالدار آدمی ہیں اور کسی سے کوئی نذرانہ وغیرہ نہیں لیتے ہیں مگر لوگ پھر بھی اصرار کرکے نذر پیش کرتے ہیں۔ یہ کمان جنگ بدر میں آنحضرت کے ہاتھ میں تھی۔ اس کمان پر حضور اکرم کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

جنگ بدر سنہ ۲ھ میں ۱۷ رمضان کو ہوئی تھی۔ ۱۰۰۰ کافروں کے مقابلہ پر ۳ سو ۱۳ مسلمان مجاہد تھے۔

نشانِ اسپ

عین جبل پر آنحضرت کے گھوڑے کے پیروں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ یہ جگہ آج غیر معروف سی ہوگئی ہے۔ ایک سید صاحب نے مفتی ظفر علی صاحب نے مجھے اس مقام کی زیارت کرائی تھی۔ یہ ایک پتھر کی بڑی چٹان ہے جس پر گھوڑے کے پیروں کے نشان صاف نظر آتے ہیں۔ زیارت کرنے والے کثرت سے آتے ہیں۔ مورخین اسلام کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت مسجد نبوی میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ کسی منافق نے آکر کہا کہ دشمن اس طرف سے مدینہ پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ آنحضرت فوراً اٹھے اور حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر بیٹھ کر اس جگہ تک آئے اور کچھ دیر ٹھہر کر ہر طرف دشمن کو دیکھا۔ پھر واپس تشریف لائے۔ مسلمانوں کو اطمینان دلایا۔ بعد کو دیکھا گیا کہ نشان بن گئے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا اڑیل تھا اور کمزور تھا مگر نہایت تندرست ہو گیا۔

جبل احمر

یہ پہاڑ مدینہ شریف سے تقریباً ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے جو طائف آتے جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔ الخیر میں اگر دیکھے تو سامنے نظر آتا ہے۔ بہت لمبا چوڑا اور اونچا پہاڑ ہے۔ آنحضرت کو اس پہاڑ سے

Marfat.com

بہت محبت تھی۔ آپ اکثر اس جگہ آتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ اور ارشاد فرماتے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ وہی پہاڑ ہے جس کی گھاٹیوں میں ۳ھ میں مکہ کے کافروں اور مسلمانوں سے زبردست لڑائی ہوئی تھی۔ قریش مکہ کو جنگ بدر کی شکست نے بہت چراغ پا کر دیا تھا۔ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک بدلہ نہیں لے لینگے آرام نہیں کرینگے۔

سعد ابن وقاص فرماتے ہیں کہ لڑائی والے دن میں نے دیکھا کہ آنحضرت کے داہنے بائیں دو آدمی سفید لباس پہنے کھڑے ہیں۔ اور دشمنوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ حضور اکرم سے میں نے ذکر کیا۔ تو فرمایا وہ جبریل اور میکائیل تھے۔ یہ لڑائی ۱۵ شوال ۳ھ میں ہفتہ کے دن ہوئی تھی۔ ۳ ہزار کافر اور ۷ سو مسلمان تھے۔ آنحضرت کا ایک دانت اس لڑائی میں شہید ہوا۔ اس لڑائی میں خالد ابن ولید کے حملہ کے وقت مسلمانوں کی حالت بہت بگڑ چکی تھی۔ خالد ابن ولید اور ابو سفیان کے تیروں نے مسلمانوں کے قدم ہلا دئے تھے۔ اللہ کے حبیب بہادری اور دلیری سے مقابلہ کر رہے تھے صحابہ کرام پروانوں کی طرح قربان ہو رہے تھے۔ سعد ابن وقاص آنحضرت کے ہاتھ سے تیر لے کر پھینک رہے تھے۔ حضرت طلحہ کافروں کی طرف سے آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھوں اور سینہ پر روک رہے تھے۔ جناب علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے اس جنگ میں وہ کارنامہ دکھائے جو ہمیشہ یادگار رہینگے۔ مکہ والوں میں سے عبد العزیٰ بڑی بہادری سے تلوار ہلاتا ہوا میدان میں آیا۔ اور مقابلہ کیلئے پکارا جناب امیر حمزہؓ آگے بڑھے اور ایک ہی وار میں خاتمہ کر دیا۔ واپس

Marfat.com

ہونا چاہتے تھے کہ وحشی نے پیچھے سے آکر حملہ کر دیا۔ حضرت علی مدد کے لیے دوڑے مگر امیر حمزہ رضؓ اپنی جان قربان کر چکے تھے۔ ابو سفیان کی بیوی ہندہ جس نے وحشی کو انعام کا لالچ دیا تھا فوراً قریب آئی اور خنجر سے سینہ چاک کر کے دل نکال کر دانتوں سے چبا کر تھوک دیا۔ کئی گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافر میدان سے بھاگ گئے۔ ابو سفیان نے بھاگتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال پھر مقابلہ ہوگا۔

اس لڑائی میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ کافر جب بھاگنے لگے تو مسلمان مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ پچاس مسلمانوں کو آنحضرت نے ایک خاص مورچہ پر لگا دیا تھا۔ اور فرما دیا تھا۔ تم اپنی جگہ کو مت چھوڑنا اور ہر حالت میں اسی جگہ کھڑے رہنا۔ مگر پہلی مرتبہ کی فتح کے بعد یہ مسلمان بھی مال کے لوٹنے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ عبداللہ ابن جبیر جو ان کے افسر تھے بہت سمجھاتے رہے مگر کسی نے پرواہ نہیں کی۔ صرف دس مسلمان ان کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ خالد ابن ولید و عکرمہ بن ابوجہل نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور پلٹ کر اسی راستہ سے حملہ کر دیا۔ عبداللہ ابن جبیر اور ان کے ساتھیوں نے بڑی جواں مردی سے مقابلہ کیا۔ مگر کب تک آخر سب اسی جگہ شہید ہو گئے کافر پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسلمانوں کی صفوں کو درہم و برہم کر دیا۔ کافروں نے تمام قوت اس مورچہ پر لگا دی جہاں اللہ کے حبیب اپنے چند جان نثاروں کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ اسی درمیان میں کسی دشمن نے یہ خبر اڑا دی کہ آنحضرت شہید ہو گئے۔ مسلمان اس خبر کو سنکر سراسیمہ ہو گئے

Marfat.com

اور بڑے بڑے بہادر بدحواس نظر آنے لگے۔ کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ کی طرف پہونچ گئے۔ کچھ جہاں تھے وہیں پر جنگ کرتے رہے۔ تیسرا گروہ جس میں ۱۲ یا ۱۴ حضرات تھے آخر وقت تک آنحضرت کے ساتھ بہادری سے ثابت قدم رہا۔ آنحضرت کی شہادت کی خبر نے ابن نضر اور ثابت ابن دحداح کو اتنا متاثر کیا کہ وہ چند ساتھیوں کے ساتھ خالد ابن ولید کی فوج پر ٹوٹ پڑے۔ اور یہ کہتے ہوئے شہید ہو گئے کہ جب رسول اللہ شہید ہو گئے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔

کعب بن مالک انصاری نے دور سے آنحضرت کو دیکھا۔ اور چلا کر کہا مسلمانوں تم کو بشارت ہو کہ رسول اکرم زندہ ہیں۔ اس آواز سے جان آ گئی اور منتشر مسلمان آنحضرت کے گرد جمع ہونے لگے۔ اس وقت شدید جنگ ہو رہی تھی مسلمان پروانہ وار جانیں دے رہے تھے عتبہ بن ابی وقاص نے ایک پتھر پوری قوت سے پھینکا جس کے صدمہ سے آنحضرت کے آگے کے دو دانت شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ابن قمئہ نے تلوار سے حملہ کیا۔ اور آنحضرت کے چہرہ مبارک کو زخمی کر دیا۔ لوہے کے خود کی دو کڑیاں آپ کے رخسارے میں گھس گئیں۔ آپ پیچھے ہٹتے ہوئے ایک گڑھے میں گر پڑے۔ اور زبان مبارک سے فرما رہے تھے وہ قوم کیا فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔ حضرت علی رض اور طلحہ بن عبد اللہ رض نے سہارا دیکر آپ کو کھڑا کیا حضرت ابو عبیدہ بن جراح رض نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر خود کی کڑیوں کو رخسارے سے نکالا۔ کافروں کے تیر برس رہے تھے حضرت ابودجانہ رض سعد ابن وقاص رض حضرت شماس رض طلحہ بن عبید اللہ رض سب ہی ان تیروں کو روک رہے تھے۔ حضرت قتادہ بن نعمان نے آنحضرت کی طرف آتے ہوئے

Marfat.com

ایک تیر کو دیکھا، اور اپنا چہرہ آنحضرتؐ کے چہرے کے سامنے کر دیا۔ تیر ان کی آنکھ پر لگا۔ اور آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا۔ آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور وہ صحت یاب ہو گئے۔

مسلمانوں کے دشمنوں یعنی کافروں کے لیڈر ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے کافروں کی عورتوں نے میدان جنگ میں گھوم پھر کر مسلمان شہداء کے ناک کان کاٹے اور ہندہ نے امیر حمزہؓ کے ناک کان وغیرہ کا ہار بنا کر گلے میں ڈالا۔ اور تمام زیور اتار کر وحشی کو دے دیئے۔ آنحضرتؐ نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر دعا کی اور فرمایا یا اللہ کافر ہم پر غالب نہ آئیں۔ اب کافر دوبارہ میدان سے بھاگ رہے تھے۔ قرآن کریم میں اس لڑائی کا ذکر سورہ آل عمران میں کیا گیا ہے۔

جب کافر بھاگ گئے تو آنحضرتؐ نے جناب علیؓ سے فرمایا دیکھو، دشمن مدینہ کی طرف تو نہیں جا رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے تھوڑی دور دیکھا اور عرض کیا وہ سب مکہ کی طرف جا رہے ہیں۔

میدان جنگ میں ستر مسلمان شہداء کی لاشیں پڑی تھیں۔ آنحضرتؐ نے سب کو اپنی موجودگی میں دفن کرایا۔ اور فرمایا: اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ میں قیامت کے دن ان کی گواہی دوں گا۔

خواتین اسلام نے اس جنگ میں بہت نمایاں خدمات انجام دیں جناب عائشہؓ، ام سلیمؓ، ام سلیطؓ بڑی مستعدی سے پانی بھر بھر کر لا رہی تھیں۔ ام ایمنؓ اور حمنہ بنت جحشؓ لوگوں کو پانی پلا رہی تھیں اور مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ حضرت صفیہؓ ہاتھ میں نیزہ لئے میدان جنگ میں گھوم رہی تھیں

اپنے بھائی امیر حمزہ کی لاش پر آئیں تو بڑے صبر و استقلال سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضرت فاطمہؓ بھی موجود تھیں۔ جب آنحضرت کو سلامت دیکھا تو گلے سے لپٹ گئیں۔

میدان جنگ سے جب مدینہ میں سب واپس آئے۔ تو عورتیں راستہ میں کھڑی ہوئی اپنے اپنے رشتہ داروں کی خیریت دریافت کر رہی تھیں۔ ایک عورت کو جب یہ بتایا گیا کہ تمہارے شوہر بھائی اور باپ سب شہید ہو گئے تو اس نے کوئی پرواہ نہیں کی اور کہا یہ بتاؤ رسول خدا کیسے ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا۔ اچھے ہیں۔ کہا نہیں مجھے دکھاؤ تاکہ اطمینان ہو جائے۔ جب دکھا یا گیا تو کہنے لگی۔ کل مصیبۃ بعدک جلل آپ سلامت ہیں تو ہر مصیبت ہیچ ہے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا۔ شہدائے احد کے لیے نازل ہوئی۔ اس میدان میں جن حضرات نے شہادت حاصل کی اور اپنی جانبازی کا بے مثال کارنامہ پیش کیا۔ دل تو چاہتا ہے کہ سب کے حالات لکھے جائیں مگر اس مختصر میں اس کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ اس لئے چند مشہور حضرات کے حالات تحریر کرتا ہوں۔

حضرت امیر حمزہ رضؓ آپ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت کے چچا ہیں۔ عمر میں آنحضرت سے ۴ سال بڑے تھے آپ نے ثوبیہ جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ پیا ہے۔ اس لئے حضور کے دودھ شریک بھی ہیں مگر نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ اور عتبہ اور شیبہ کو قتل کیا

آنحضرت کو آپ سے بہت محبت تھی۔ آپ کی لاش کو دیکھکر بہت روئے اور کئی مرتبہ چچا کہکر پکارا۔ مدینہ میں عورتیں اپنے رشتہ داروں پر رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ افسوس میرے چچا پر کوئی رونے والا نہیں ہے۔ سعد ابن معاذ نے عورتوں سے جاکر کہا۔ وہ سب آئیں اور آنحضرت کے دروازہ پر امیر حمزہ کا ماتم کیا۔ اور صبح تک برابر روتی رہیں۔ صبح کو حضور نے دعا دیکر رخصت کردیا۔ آپ کے قاتل کا نام وحشی ہے۔ وہ ۸ھ میں مسلمان ہوا۔ آنحضرت نے مسلمان کرنے کے بعد فرمایا میرے سامنے کم آیا کرو۔ کیونکہ مجھے اپنے چچا یاد آجاتے ہیں۔ حضرت امیر حمزہؓ ۱۵ شعبان ۳ھ میں سنیچر کے دن ظہر سے قبل شہید ہوئے۔ مزار جبل احد کے پاس ہے۔

حضرت حنظلہؓ

مدینہ کے رہنے والے تھے۔ باپ کا نام ابوعامر تھا۔ خود مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر باپ کافر تھا۔ جو مدینہ سے مکہ چلا گیا۔ حضرت حنظلہ نے عرض کیا حضور میرا باپ بغیر ایمان کے بھاگا جارہا ہے اگر حکم ہو تو قتل کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ جنگ احد سے ۳ سال قبل ان کی شادی ہوئی تھی۔ آنحضرت نے جب رات کے آخری حصہ میں احد جانے کا اعلان کیا۔ تو غسل کرنے جارہے تھے۔ اعلان کی آواز سنکر غسل بند کر دیا۔ اور تلوار لیکر ساتھ ہو لئے۔ میدان جنگ میں ابوسفیان سے مقابلہ کر رہے تھے کہ شداد ابن اسود نے پیچھے سے آکر شہید کر دیا۔ آنحضرت نے مدینہ میں آکر صحابہ سے فرمایا ذرا حنظلہ کی بیوی سے دریافت کرو کہ فرشتے حنظلہ کو غسل کیوں دے رہے تھے۔ کیونکہ شہید کو تو غسل نہیں دیا جاتا ہے۔ بیوی نے کہا ان کو غسل کی حاجت

Marfat.com

تھی۔ مگر اعلانِ جنگ سنکر میدان کو روانہ ہو گئے۔ آنحضرت کے انتقال کے وقت حنظلہ کے بیٹے عبداللہ کی عمر ۷ برس کی تھی۔ یہ بھی بڑے بہادر مجاہد تھے امام حسینؓ اور اہل بیت سے بہت محبت کرتے تھے۔ ۶۳ھ میں بنی امیہ کی فوج سے لڑتے ہوئے مدینہ میں شہید ہوئے۔

عمرو ابن جموح رض مدینہ کے رئیس اور اپنے خاندانی بت خانہ کے متولی تھے۔ ایک بت اپنے گھر میں رکھتے تھے، جو دیوان میں لگا رہتا تھا۔ عمر ابن جموح اس بت کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اس وقت مکہ میں اسلام پھیل رہا تھا۔ ان کا جوان لڑکا معاذ مکہ گیا۔ وہاں اس کی ملاقات آنحضرت سے ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ معاذ نے مدینہ آکر اسلام کو پھیلانا شروع کیا اور کئی نوجوان مسلمان ہو گئے۔ ایک دن سب نے طے کیا کہ عمر ابن جموح کو بھی مسلمان بنانا چاہیئے۔ آخر معاذ نے باپ کے سامنے اسلام پیش کیا۔ باپ بہت خفا ہوا اور اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ کچھ دن بیٹا خاموش رہا مگر گھر کے اندر بت کی پوجا برداشت نہ کر سکا۔ اور ایک دن رات کو اپنے دوستوں سے مشورہ کر کے بت کو اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ باپ صبح کو اٹھا بت کے پاس گیا۔ مگر دیکھا کہ وہ غائب ہے۔ تلاش کیا تو باہر پڑا ہوا ملا۔ اٹھا کر لائے۔ غسل دیا اور پھر وہیں رکھ دیا۔ معاذ نے پھر دوسرے دن اٹھا کر پھینک دیا۔ کئی مرتبہ یہی ہوا کہ باپ اٹھا کر رکھتا تھا اور بیٹا پھینک دیا کرتا تھا۔ ایک دن باپ نے بت کے گلے میں تلوار لٹکا دی۔ اور کہا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تم خالی ہاتھ ہو۔ اور تمہارا دشمن تمہیں اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ لہذا آج جب کوئی قریب آئے

Marfat.com

تو تلوار سے دشمن کا خاتمہ کر دینا۔ دو دن تلوار گلے میں پڑی رہی اور تیسرے دن معاذ نے مع تلوار کے اٹھا کر پھینک دیا۔

صبح کو باپ بت اور تلوار دونوں اٹھا کر لائے اور مکان کے صحن میں بیٹھکر سوچنے لگے کہ آخر اس آفت کا کس طرح مقابلہ کیا جائے۔ معاذ نے باپ کو جب زیادہ پریشان دیکھا تو قریب آکر کہا۔ ابا جان آج آپ بہت پریشان نظر آرہے ہیں کیا بات ہے؟ باپ نے کہا کہ کئی دن سے یہ صورت پیش آرہی ہے۔ اور کوئی ایسا دشمن ہو لے کہ میرے بت کو اٹھا اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ بیٹے نے موقعہ کو مناسب خیال کرتے ہوئے بڑی محبت اور ہمدردی سے کہا۔ ابا جان آپ نے بھی تو ایسی چیز کو اپنا خدا بنایا ہے جو دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور ایسی ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے بھلا وہ آپ کی کیا مدد کر سکے گی وقت کی بات کہ بیٹے کی یہ بات باپ کے دماغ میں بیٹھ گئی۔ اور اسی وقت اپنے بیٹے کے سامنے کلمہ پڑھکر باپ مسلمان ہو گئے۔

اسلام لانے کے بعد عمرو ابن جموح کو آنحضرت سے ملنے کا شوق ہوا اور مکہ جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ آنحضرت خود ہی ہجرت کر کے مدینہ آگئے عمرو خدمت رسول میں حاضر ہوئے اور ہاتھوں پر بیعت کی۔ ہجرت کے تیسرے سال جنگ احد ہوئی اور عمرو ابن جموح جو ۷۵ برس کی عمر رکھتے تھے۔ اور ایک پیر سے لنگڑا کر چلتے تھے آنحضرت کی خدمت میں کھڑے ہوئے میدان جہاد میں جانے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ تم بوڑھے ہو لنگڑے ہو۔ تم پر جہاد فرض نہیں ہے۔ مگر یہ نہیں ماننے اور

Marfat.com

جنگ احد میں شریک ہوئے۔ میدان جنگ میں اپنی تلوار اور لنگڑے پیر کے ساتھ کافروں کے مقابلہ پر گئے۔ اور پھر لوٹ کر نہ آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آنحضرت نے مسلمانوں سے فرمایا۔ عمرو ابن جموح شہید ہو گئے۔ میں ان کو جنت میں لنگڑا کر چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد مدینہ میں خبر پہونچی۔ تو ان کی بیوی ایک اونٹ لیکر آئیں۔ اور ان کی لاش کو مدینہ میں لائیں۔ تمام شہر میں اس عاشق رسول کا جلوس نکالا گیا۔ اور پھر واپس لاکر جبل احد کے پاس شہداء کے ساتھ دفن کیا گیا۔

سعد ابن ربیع رضؓ

مدینہ کے رہنے والے تھے۔ مکہ جاکر مسلمان ہوئے تھے مدینہ میں آنحضرت نے عبدالرحمٰن ابن عوف کو ان کا اسلامی بھائی بنایا تھا۔ دل کے بہت غنی تھے۔ اگرچہ غریب تھے۔ اپنی آدھی جائداد اور ایک بیوی اپنے مہاجر بھائی کو دینے لگے۔ مگر عبدالرحمٰن نے شکریہ ادا کیا اور کہا مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ صرف مدینہ کے بازار سے واقف کرادیجئے۔ میں انشاءاللہ بہت کچھ پیدا کرلوں گا۔

حضرت سعد بدر میں بیمار تھے۔ احد میں شریک ہوئے اور بڑی بہادری سے لڑے اور اسلام پر جان قربان کردی۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد آنحضرت نے فرمایا۔ کوئی مسلمان میدان جنگ میں جاکر سعد کی خبر لائے۔ حضرت ابی ابن کعب گئے تلاش کیا۔ مگر نظر نہیں آئے حضرت ابی نے آواز دی۔ مگر شہر خاموشاں میں کون جواب دیتا۔ حضرت ابی نے دوبارہ آواز دی۔ اور کہا مجھ کو رسول اکرم

Marfat.com

بھیجا ہے۔ اے سعد اگر زندہ ہو تو آواز دو۔ ایک طرف سے کمزور سی آواز آئی بدر میں مرنے والوں میں پڑا ہوں" حضرت ابی فوراً قریب گئے۔ اور دیکھا کہ سعد دم توڑ رہے ہیں۔ حضرت ابی پاس بیٹھ گئے۔ حضرت سعد نے کہا۔ رسول خدا سے میرا سلام کہدینا اور مسلمانوں کو یہ پیغام سنا دینا کہ اگر رسول خدا کو کوئی نقصان پہونچگیا تو ہم خدا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اس کے بعد آخری ہچکی آئی اور روح پرواز کرگئی۔ حضرت ابی نے واپس آکر آنحضرت کو تمام واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا سعد پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اس نے زندگی اور موت دونوں میں اللہ اور اس کے رسول کو نہیں چھوڑا۔ آنحضرت نے حضرت سعد کی لاش اور ان کے چچا خارجہ ابن زید کے ساتھ ایک قبر میں دفن کردیا۔ حضرت سعد کی بیٹی ام سعید جب حضرت ابوبکر کے پاس زمانہ خلافت میں آتی تھیں تو حضرت ابوبکر بڑے احترام سے چادر بچھا کر بٹھاتے تھے۔ حضرت عمر نے پوچھا یہ کون ہیں۔ فرمایا اس مسلمان کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور تم سے افضل تھا۔ حضرت سعد بہت اچھا لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ

مکہ کے رہنے والے اور قریشی ہیں۔ دار ارقم میں مسلمان ہوئے تھے۔ بیعت عقبہ کے بعد آنحضرت نے آپ کو تبلیغ اسلام کے لئے مدینہ روانہ فرمایا۔ کچھ دن بعد ستر آدمیوں کے ساتھ مدینہ سے مکہ آئے۔ یہ سب لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ پھر ان کے ساتھ مدینہ واپس چلے گئے جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ پھر احد میں شریک ہوئے۔ اور میدان جنگ میں مسلمانوں کے علمبردار تھے۔ بڑی بہادری

Marfat.com

لڑے۔ جب داہنا ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈے کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ جب یہ بھی زخمی ہوا تو جھنڈے کو سینہ کے سہارے روکے رہے۔ اور بلند آواز سے وما محمد الا رسول پڑھتے ہوئے شہید ہوگئے۔ حضرت علی نے بڑھکر اسلامی جھنڈا اٹھالیا۔

مسجد نبوی

قبل اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور آپ کی آرام گاہ کے حالات تحریر کیے جائیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے کچھ تاریخی حالات بیان کردں۔ تاکہ آپ بہت بڑی حد تک اسلامی تاریخ سے واقف ہوسکیں۔

ذات اقدس کی مبارک زندگی

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۲ر اپریل ۵۷۱ء کو پیر کے دن یعنی ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو صبح صادق کے وقت جبکہ کعبہ پر اصحاب فیل کے حملہ کو ۵۵ دن گذر چکے تھے پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت عبدالمطلب کے گھر میں اس کمرہ میں ہوئی جو داخل ہونے والے کے بائیں جانب ہوتا تھا۔ یہ مکان شعب ابوطالب میں واقع تھا۔

آسمان پر ستارے اس مبارک ولادت کی خوشی میں چمک چمک کر اپنی رخصت کے ساتھ آفتاب رسالت کی آمد کا اعلان کر رہے تھے۔

ولادت کی خبر عبدالمطلب کو کی گئی۔ وہ کعبہ سے گھر میں آئے۔ اور پوتے کو

Marfat.com

ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر کعبہ میں لے گئے۔ اور اس نعمت عظمیٰ کے ملنے کا شکریہ
ادا کیا۔ چند روز آپ کی والدہ نے دودھ پلایا۔ کچھ دن ثوبیہ نے دودھ پلایا
جو ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ اپنے
ہمراہ اپنے گاؤں لے گئیں اور ۴ برس تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ ۶ برس کی
عمر میں اپنی والدہ کے ساتھ آپ مدینہ آئے۔ ۸ برس کی عمر تھی جب آپ کے دادا
عبدالمطلب نے انتقال کیا۔ اور ابوطالب آنحضرتؐ کے کفیل بنے۔ ۱۲ برس
کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا۔ دوسری مرتبہ
۲۵ برس کی عمر میں ملک شام گئے۔ اور تنہا گئے۔ واپسی پر حضرت خدیجہ سے
نکاح ہوا۔ ۳۵ برس کی عمر تھی جب قریش نے کعبہ کو دوبارہ بنانا چاہا۔ سنگ
اسود لگانے پر جھگڑا ہوا۔ آنحضرت نے بڑی دانائی سے فیصلہ فرمایا

عمر شریف جب ۴۰ سال کی ہوئی۔ تو ایک دن ۱۲ فروری ۶۱۰ء کو جب
آپ غار حرا میں عبادت کر رہے تھے۔ حضرت جبرائیل نے خداوند کی نبوت
کا پیغام سنایا۔ اس کے بعد آپ نے خفیہ تبلیغ شروع کر دی۔ ۵ سنہ نبوت
میں کافروں کے مظالم زیادہ بڑھ گئے۔ تو آپ نے ۱۱ مرد ۴ عورتوں کو
ملک حبش ہجرت کی اجازت دی۔ ۶ سنہ نبوت میں آنحضرتؐ کے چچا امیر حمزہ
مسلمان ہوئے۔ ان سے ۳ دن بعد حضرت عمر مسلمان ہو گئے۔ اسی سال آپ نے
تقریباً ۱۰۰ مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دی اور وہ سب حبشہ چلے گئے۔ ۷ سنہ
نبوت میں قریش نے آپ کے قتل کا اعلان کیا۔ ابوطالب نے آپ کو حفاظت میں لیا
اور بنی ہاشم نے پوری نگرانی کے فرائض انجام دئے۔ ۳ سال تک یہ سلسلہ جاری رہا

Marfat.com

سنہ ۱۰ نبوت میں ، رمضان کو ابو طالب نے وفات پائی۔ اس کے ۳ دن بعد حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا۔

سنہ ۱۱ نبوت میں آنحضرت عرب کے چند مشہور میلوں میں تشریف لے گئے۔ اسی سال رجب کے مہینہ میں مدینہ کے ۶ آدمیوں کو جو مکہ میں طواف کو آئے تھے آنحضرت نے اسلام کی دعوت دی۔ وہ سب مسلمان ہو گئے۔

سنہ ۱۲ نبوت میں ۱۲ آدمی اور مکہ آئے۔ اور مسلمان ہوئے۔ اسی سال رجب کے مہینہ کی ۲۷ ویں رات کو حضور والا معراج کو تشریف لے گئے اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔

سنہ ۱۳ نبوت میں مدینہ سے ۷۳ مرد اور دو عورتیں مکہ آئیں اور اسلام قبول کیا۔ اسی سال ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو صبح صادق سے پہلے آپ حضرت ابو بکر کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ گئے۔ یہ جمعرات کا دن تھا۔ ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن قبا میں پہنچے۔ ۴ دن قیام کیا۔ پھر مدینہ آئے۔ اور ایک زمین خرید کر مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی۔ مسجد کے ساتھ چند کمرہ بھی بنائے۔ جن کو آپ کی قیام گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

سنہ ۱ھ میں آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ اصحاب صفہ کے بیٹھنے کے لئے مسجد کے باہر چبوترہ بنایا۔ اسی سال تمیم داری نے مسجد نبوی میں چراغ روشن کیا۔ مسجد نبوی میں اذان کا طریقہ جاری کیا۔ جو ایک صحابی کو خواب میں بتایا گیا تھا۔ حضرت بلال پہلے موذن مقرر ہوئے اور آنحضرت کی حیات تک برابر یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ حضرت بلال نے

Marfat.com

۲۰ھ میں دمشق میں انتقال کیا۔ اسی سال آپ نے یہود مدینہ سے ایک معاہدہ
کیا جو یہ تھا۔ دونوں فریق کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی۔ دونوں آپس
میں ایک دوسرے کے خیرخواہ رہیں گے۔ اور دشمن کے مقابلہ پر ایک دوسرے
کا ساتھ دینگے۔ اختلاف کا فیصلہ اللہ اور رسول پر رہے گا۔ کوئی فریق قریش
کو امان نہیں دے گا۔ اور ایک کی صلح میں دوسرا شریک سمجھا جائے گا۔ مگر
مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ ہوگی۔

۲ھ۔ اس سال تبدیل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال رمضان
کے روزہ اور جہاد فرض کیا گیا۔ اسی سال جنگ بدر ہوئی۔ اسی سال صدقہ
فطر۔ نماز عید۔ اور زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا۔

۳ھ اس سال میں کئی چھوٹے چھوٹے معرکہ ہوئے جنگ احد سب سے
بڑی لڑائی ہے۔

۴ھ اس سال میں غزوہ بنی نضیر واقع ہوا۔ اسی سال بنی قریظہ
کو امن دی گئی۔ آنحضرت نے اسی سال میں صلوٰۃ الخوف کے نام سے دو رکعت
نماز پڑھی۔

۵ھ۔ اسی سال میں جنگ خندق واقع ہوئی۔ اسی سال بنو قریظہ
کے عہد شکنی کرنے کی وجہ سے آپ نے حملہ کیا۔ اور مردوں کو قتل کرکے عورتوں
اور بچوں کو غلام بنالیا۔ اسی سال میں منافقوں نے حضرت عائشہ پر تہمت
لگائی۔ اور قرآن میں اسکی مذمت کی گئی۔

۶ھ۔ اس سال ماہ ذیقعدہ میں بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کا

Marfat.com

واقعہ ظہور میں آیا۔

سنہ ۷ھ۔ اس سال آنحضرت نے بہت سے بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط لکھے۔

پہلا خط ہرقل شاہ روم کو لکھا جسے دحیہ کلبی لیکر گئے

دوسرا خط شاہ ایران خسرو پرویز جو نوشیرواں کا پوتہ تھا اسکو لکھا۔ اس خط کو حضرت عبداللہ بن حذافہ لیکر گئے

تیسرا خط آنحضرت نے اصحمہ نجاشی شاہ حبش کو لکھا جس کو عمر بن امیہ ضمری لیکر گئے۔ نجاشی نے سنہ ۹ھ میں انتقال کیا۔ آنحضرت نے اس کی نماز غائبانہ پڑھی۔

چوتھا خط مقوقس شاہ مصر کو لکھا گیا۔ اور حضرت حاطب لیکر گئے۔

پانچواں خط ہوذہ شاہ یمامہ کو لکھا۔ اور حضرت سلیط لیکر گئے۔

چھٹا خط آنحضرت نے حارث بن ابی شمر غسانی کو لکھا۔ حضرت شجاع بن وہب اس خط کو لیکر گئے۔

یہ تمام خطوط عربی زبان میں لکھے گئے۔ جن میں آنحضرت نے لکھا تھا کہ اللہ کو ایک مانو۔ اور محمد کو اس کا رسول جانو۔ اور اپنے اسلام کا اعلان کر دو۔ اگر ایسا کر لیا تو سلامت رہو گے۔ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

ہر خط اللہ کے نام سے شروع کیا گیا تھا۔ آخر میں آنحضرت کے دستخط اور مہر تھی حضور کی مہر میں ۳ لفظ تھے۔ محمد۔ رسول۔ اللہ۔

اس سال میں جنگ خیبر واقع ہوئی۔ یہ لڑائی صفر کے مہینہ میں ہوئی

Marfat.com

تھی اور مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار ۴ سو تھی۔

اسی سال آنحضرت کو ایک یہودی عورت نے جس کا نام زینب تھا جو سلام کی بیوی تھی گوشت میں زہر ملا کر دیا۔ آنحضرت نے منہ میں کھایا۔ ایک صحابی ابن براء نے کھایا۔ اور انتقال کر گئے۔ آپ نے قصاص میں عورت کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

اسی سال خالد بن ولید اور عمرو بن العاص مکہ سے مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے۔

۸ھ یہ سال آنحضرت کی حیات شریف میں فتوحات اسلامی کا آخری سال ہو گیا ہے۔ اس سال کے دو واقعہ فتح مکہ اور جنگ موتہ بہت مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے لئے رمضان کو آنحضرت ۱۰ ہزار مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اہل مکہ نے ہتھیار ڈال دئے۔ آنحضرت نے سب کو معاف کر دیا۔ اور پھر تمام مکہ والے مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد جنگ حنین، جنگ اوطاس اور طائف کا محاصرہ ہوا۔ ان تمام مرحلوں سے فارغ ہو کر مقام جعرانہ میں واپس آگئے۔ اور مال غنیمت کو ملاحظہ فرمایا ۶ ہزار قیدیوں کے علاوہ ۲۴ ہزار اونٹ۔ ۴۰ ہزار بکریاں۔ ۴۰ ہزار تولہ چاندی موجود تھی۔ آپ نے تمام مال غنیمت مجاہدین پر تقسیم کر دیا۔ قیدی سب قبیلہ ہوازن سے تعلق رکھتے تھے۔ اور حضرت حلیمہ کے رشتہ دار تھے۔ آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ وہ سب مسلمان ہو گئے۔ جنگ موتہ جمادی الاول کے مہینہ میں ہوئی جس میں حضرت جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے

Marfat.com

سنہ ۹ھ۔ اس سال آپ ۳۰ ہزار مسلمانوں کے ساتھ تبوک کی طرف روانہ ہوئے کسی نے یہ غلط خبر دی تھی کہ عیسائیوں کی ایک بڑی جماعت تبوک سے مدینہ پر حملہ کرنے آرہی ہے۔ وہاں پہونچے تو اہل تبوک نے پر امن رہنے کا وعدہ کیا۔ اور جزیہ دینے کا یقین دلایا۔

اسی سال چند منافقوں نے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنائی۔ اور آنحضرت کو نماز پڑھنے کی دعوت دی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ وحی خبر دی کہ یہ مسجد منافقوں نے بنائی ہے۔ اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے۔ آنحضرت نے صحابہ کو بھیجکر مسجد کو گروادیا۔ سورہ توبہ میں یہ واقعہ موجود ہے۔ اسی سال حج فرض ہوا۔ اسی سال یمن کا ایک بڑا قبیلہ جو "طے" کے نام سے مشہور تھا مدینہ میں حاضر ہوکر اسلام لایا۔ اس قبیلہ کے لیڈر حضرت عدی ابن حاتم طائی تھے۔ اسی سال مدینہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر عیسائیوں سے آنحضرت نے مباہلہ فرمایا۔

سنہ ۱۰ھ۔ اس سال بہت سے لوگ یمن اور حمیر سے آکر مسلمان ہوئے۔ اسی سال آنحضرت نے آخری حج ادا فرمایا۔ ۲۶ ذیقعدہ کو ہفتہ کے دن ظہر کے بعد مدینہ سے روانہ ہوئے۔ اور ۴ ذالحجہ کو اتوار کے دن مکہ میں داخل ہوئے ۸ ذالحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا۔ اور ۹ ذالحجہ کو جمعہ کے دن عرفات کے میدان میں قیام فرمایا۔ اور مقام نمرہ میں کمبل کے خیمہ کے اندر دن بھر قیام کیا ظہر کے وقت اونٹ پہ سوار ہوکر میدان میں ایک تقریر فرمائی۔ اور فرمایا دیکھو کسی پر کسی کو فضیلت نہیں ہے۔ سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم

Marfat.com

مٹی سے بنے تھے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک
کرو جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ عورتوں
کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ آج سے پہلے کے تمام خون اور سود کے دعوے
باطل کرتا ہوں۔ اے لوگو میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر اس کو مضبوط
پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز قرآن شریف ہے۔ اسی جگہ دوران
تقریر میں یہ آیت نازل ہوئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ تقریر کے بعد حضرت
بلال نے اذان کہی اور ظہر و عصر کی نماز آپ نے ایک ساتھ ادا فرمائی۔
غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں رات بھر
قیام فرمایا۔ صبح کی نماز فجر کے بعد منیٰ میں تشریف لائے۔ اور بڑے شیطان
کو کنکر مارے اور اس کے بعد مسلمانوں کے عظیم الشان مجمع پر نظر ڈالی
اور فرائض نبوت کے ۲۳ سالہ کامیاب نتائج کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔
حضرت بلال رضی اللہ عنہ اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھے۔ اور حضرت اسامہ
کپڑے سے سر پر سایہ کئے ہوئے تھے بہت سی نصیحت فرمانے کے بعد قربان
گاہ پر تشریف لائے چند جانور خود ذبح کئے باقی حضرت علی سے کرائے
معمر بن عبداللہ سے بال اتروائے جن کو حضرت ابو طلحہ انصاری نے بڑی
حفاظت سے رکھ لیا۔ اس کے بعد مکہ تشریف لائے کعبہ کا طواف کیا۔ چاہ
زمزم پر آئے حضرت عباس نے پانی لا کر پیش کیا۔ آپ نے قبلہ رخ
کھڑے ہو کر ۳ سانسوں میں پیا۔ باقی کنوئیں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد

Marfat.com

پھر واپس منیٰ تشریف لے گئے ۔ اور ۱۲ ذالحجہ تک وہیں قیام فرمایا ۔ اور زوال کے بعد شیطانوں کے کنکر مارے ۔ ۱۳ ذالحجہ کو منگل کے دن ظہر کے بعد روانہ ہو کر وادی محصّب میں رات کو قیام فرمایا ۔ صبح کو مکہ آئے ۔ آخری طواف کیا مسلمانوں کے قافلوں کو رخصت کیا ۔ اور خود بھی مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ۔ راستہ میں غدیر خم پر قیام فرمایا ۔ اور تمام مسلمانوں کے سامنے تقریر فرمائی ۔ ارشاد فرمایا " لوگو میں بشر ہوں ممکن ہے خدا کا فرشتہ جلدی آجائے اور مجھے اس کا پیغام قبول کرنا پڑے ۔ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑتا ہوں ایک خدا کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے ۔ اس کو مضبوط پکڑ لو دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں جنکے معاملہ میں میں تم کو خدا کو یاد دلاتا ہوں پھر ۳ مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے ۔ "

" من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ " یعنی جو مجھے دوست رکھتا ہے ۔ اسے چاہیے کہ علی کو بھی دوست رکھے اے اللہ جو علی سے محبت رکھتا ہے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے ۔ اس سے تو بھی عداوت رکھ ۔

یہ جمعہ کا دن تھا ۔ اور ذالحجہ کی ۱۶ یا ۱۸ تاریخ تھی ۔

اس کے بعد کئی جگہ قیام کرتے ہوئے مدینہ میں آئے سنیچر کا دن اور ذالحجہ کی ۲۴ تاریخ ۱۰ھ تھی اس سال کے ۲ ماہ محرم اور صفر آپ نے عبادت اور وعظ و نصیحت میں گذارے ۔ صفر کے آخر میں سورہ فتح نازل ہوئی ۔

۲۸ صفر کو منگل کے دن آنحضرت آخری مرتبہ بقیع شریف میں تشریف

Marfat.com

لے گئے۔ دیر تک ٹھہرے اور دعا فرمائی۔ جب واپس تشریف لائے تو سر میں درد
ہو رہا تھا اور بخار موجود تھا۔ پیر کے دن پانچ ربیع الاول کو آپ کے بخار نے
زیادہ شدت اختیار کر لی۔ اور کمزوری بڑھ گئی۔ حضرت عائشہ کے حجرہ میں
مستقل آرام کرنے لگے۔ اور بڑی دقت سے مسجد میں تشریف لے جاتے۔
۸ ربیع الاول جمعرات کے دن آپ نے سب سے آخری نماز پڑھائی۔ عشاء میں
جانا چاہتے تھے کہ غش آ گیا۔ افاقہ ہوا۔ جانا چاہتے تھے مگر نہیں جا سکے حکم دیدیا
کہ نماز حضرت ابوبکرؓ پڑھا دیں۔

دوسرے دن مزاج اقدس کچھ سکون سے ہوا تو جناب علیؓ اور حضرت
عباسؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے۔ اور بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ بعد
نماز مختصر سی تقریر فرمائی اور تمام پچھلی نصیحتوں کو یاد دلایا۔

اس تقریر سے فارغ ہو کر آپ حجرہ میں تشریف لائے۔ اور پھر دوبارہ
نہیں جا سکے۔ اس کے بعد آپ نے حجرہ کے دروازہ پر مسلمانوں کو نصیحت
فرمائی اور فرمایا حیاکم اللہ بعدی بالسلام۔ خدا تم کو میرے بعد سلامت
رکھے۔ حضرت علیؓ سے فرمایا مجھے بہت احتیاط سے غسل دینا۔ کوئی میرے
جسم کو برہنہ نہ دیکھے۔ سفید کپڑوں میں کفن دے کر میرے جنازہ کو حجرہ
میں رکھ کر چلے جانا۔ میں اپنے خدا کے سامنے ہوں گا۔ اور فرشتے میری نماز جنازہ
پڑھیں گے۔ پھر سب سے پہلے اہل بیت نماز پڑھیں۔ پھر مہاجرین و انصار نماز
پڑھیں۔ قبر میں صرف اہل بیت اتاریں۔ پھر فرمایا قلم دوات لاؤ میں تمہارے
لئے ایک تحریر لکھوں۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو روک دیا اور کہا مرض کی شدت

آپ کو لکھنے میں تکلیف ہوگی۔ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ اور وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ حاضرین میں اس بات پر اختلاف ہونے لگا۔ اور کچھ لوگ آپ سے دوبارہ دریافت کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو۔ میں جس مقام میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ مرض کی شدت بڑھتی جارہی تھی۔ جناب علیؓ اور حضرت فاطمہؓ داہنے بائیں بیٹھے تھے۔ جناب فاطمہؓ بے چین ہوکر کہہ رہی تھیں۔ ہائے میرے باپ کو بہت تکلیف ہے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور حضور والا تسکین دے رہے تھے۔

پانی کا پیالہ حضور اکرم کے پاس رکھا تھا۔ اس میں ہاتھ ڈالتے اور منہ پر پھیر لیتے تھے۔ زبان مبارک سے کبھی فرماتے۔ مع الذین انعم اللہ علیہم کبھی فرماتے۔ اللھم با الرفیق الاعلیٰ۔ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ ہے پیر کا دن ہے۔ ظہر کی نماز ہوچکی ہے۔ زبان مبارک پر یارب امتی یا رب امتی ہے اس کے بعد انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بل الرفیق الاعلیٰ۔ یعنی اب خدا کے سوا کوئی دوست نہیں ہے۔ تیسری مرتبہ اس جملہ کو زبان مبارک سے ادا کیا۔ اور روح پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ خبر آناً فاناً سارے شہر میں پھیل گئی۔ اور پورا مدینہ ماتم کدہ بن گیا حضرت بلال دیوانہ وار مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے اور لوگوں سے کہتے تھے۔ اے اللہ کے بندو کہیں میرے آقا کو دیکھا ہو تو بتا دو۔

پیر کا دن اور منگل کی رات گذرنے کے بعد صبح کو غسل دیا گیا جسم اطہر سے کپڑے نہیں اتارے گئے جناب علیؓ اور حضرت عباسؓ کے ساتھ ان کے

Marfat.com

دونوں صاحبزادے غسل دینے اور کروٹیں بدلوانے میں مدد دے رہے تھے حضرت اسامہؓ اور جناب شقرانؓ پانی لانے پر متعین تھے۔ حضرت علیؓ قمیص کے اوپر سے جسم اطہر کو ملتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا جسم کس قدر خوشبودار ہے غسل کے بعد آہستہ سے کپڑوں کو نچوڑ دیا گیا۔ اور یمن کی ۳ سفید چادروں میں آپ کو کفنا دیا گیا منگل کا دن نماز پڑھتے گذر گیا۔ آدھی رات تک یہ سلسلہ جاری رہا حضرت ابوطلحہؓ نے حجرہ شریف میں قبر کھودی۔ حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹوں نے مل کر قبر میں اتارا حضرت علیؓ نے قبر سے باہر آتے وقت کفن ہٹا کر چہرہ مبارک کو دیکھا۔ تو حلقہ چشم میں پانی بھرا ہوا تھا۔ آپ نے فوراً اپنی زبان سے چوس لیا اور لحد شریف کو کچی اینٹوں سے چھپا دیا گیا۔ تمام مسلمانوں نے مٹی ڈالی۔ اور قبر مبارک کو اونٹ کی پشت کے مانند بنا دیا گیا حضرت بلالؓ نے قبر پر پانی چھڑک دیا تاکہ مٹی بیٹھ جائے۔

اخلاق و عادات

صداقت اور سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جو تعلیم انسان دوسروں کو دے۔ وہ تمام تر خود اس کی اپنی زندگی میں پائی جائے۔ اگر کسی کی زندگی اس معیار پر پوری نہیں اترتی ہے تو یقیناً وہ زندگی ناقص ہے۔ اور اسے انسانیت کی رہنمائی کیلئے نمونہ قرار نہیں دیا جا سکتا قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت کی زندگی تمام دنیا کے انسانوں کے لئے نمونہ ہے۔ کیونکہ قول و فعل کے اعتبار سے ذرہ برابر کوئی فرق نہیں پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

آنحضرت اخلاق و اعمال کا پیکر مجسم بنکر تشریف لائے اور آپ کی زندگی ہمہ تن آئینہ عمل تھی۔ آپ کا ایک ایک اشارہ دنیا کے لئے آخری اور قطعی فیصلہ ثابت ہوا۔ آپ نے اپنے اخلاق و اعمال سے لوگوں کو اس درجہ مسخر کر لیا کہ اگر آپ مشرق کی طرف نظر اٹھاتے تو سب مشرق کی طرف دیکھنے لگتے اور اگر مغرب کی طرف اشارہ فرماتے تو سب مغرب کی طرف جھک پڑتے تاریخ شاہد ہے کہ عرب میں تمام مشہور مذاہب موجود تھے۔ یہودیت نصرانیت اور کفر الحاد سب ہی کے ماننے والے موجود تھے۔ انسانی دماغ توحید کے تصور سے خالی تھے۔ تمام برائیوں کے ساتھ ظلم و ستم اور بد اخلاقی کا ہر طرف دور دورہ تھا۔ بتوں پر آدمیوں کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ ماں باپ سے بد ترین سلوک کیا جاتا تھا۔ قمار و شراب کا عام رواج تھا۔ آنحضرت ایسے گندہ ماحول میں پیدا ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے دنیا کے بڑے حصہ کو متاثر کر دیا۔ تہذیب و اخلاق سے نا آشنا قوم کے اندر اسلامی حرکت و عمل کی ایسی اسپرٹ پیدا کر دی جس نے وحشی انسانوں کو انسانیت و محبت کا خزانہ بنا دیا۔

چنانچہ زندگی کو اچھے طریقہ پر گذارنے کے سلسلہ میں آنحضرت نے والدین سے اچھا برتاؤ کرنے۔ بھائیوں اور بہنوں سے نرمی کا سلوک کرنے۔ اور تمام رشتہ داروں سے محبت کرنے کی ترغیب دی۔ عام لوگوں کے ساتھ نازیبا سلوک اور خلاف انسانیت حرکات سے روکا ہے۔ شیریں کلامی۔ بھائیوں کی خوبیاں اور ان کے محاسن کا تذکرہ۔ بات چیت میں لطف

Marfat.com

ومحبت۔ ادنیٰ گستاخیوں سے چشم پوشی۔ اور اس بات کا لحاظ کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جو قطع تعلق کا موجب ہو۔

صداقت۔ امانت۔ راست بازی۔ شجاعت۔ عدل وانصاف عہد و پیماں میں وفا کا لحاظ۔ بڑوں کا ادب۔ چھوٹوں سے محبت کمزوروں اور مظلوموں کی امداد۔ یتیموں کی پرورش۔ برائیوں کا ازالہ۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک۔ غرض ہر وہ خوبی جو دینی اور دنیاوی فلاح کے لئے ضروری ہے۔ لوگوں کے اندر پیدا کرکے ان کو نیکی اور بھلائی کا خزانہ بنا دیا۔

اسلام کے پھیلانے کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ جو خوبیاں آپ دوسروں کے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے۔ وہ کامل طور پر آپ کی زندگی میں موجود تھیں جس زندگی کو یہ کمال حاصل نہ ہو۔ وہ دوسروں کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتی۔

مسجد نبوی بیت اللہ کے بعد تمام دنیا کی مسجدوں میں سب سے افضل مسجد ہے۔ اور اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ آقائے دو عالم نے بنائی۔ اور پھر نماز پڑھی۔ اور پھر قیامت تک کے لئے وہیں آرام فرمایا آنحضرت نے اس مسجد کے بہت فضائل حدیث میں بیان فرمائے ہیں، جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ مسجد نبوی کا سنگ بنیاد ربیع الاول سلہ میں آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے رکھا۔ اور پوری مسجد اپنے ہاتھوں سے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر بنائی۔ جو ۷۰ ہاتھ لمبی اور ۶۰ ہاتھ چوڑی تھی۔ پھر دوبارہ آپ نے

Marfat.com

سنہ ھ میں فتح خیبر کے بعد بنایا۔ اور ۱۰۰ ہاتھ لمبا چوڑا کر دیا۔ پھر حضور کی حیات تک اتنی ہی رہی۔ اس جگہ میں حسب ذیل مقامات بہت متبرک ہیں محراب النبی استن حنانہ منبر شریف مصلی شریف ستون عائشہ۔ ستون ابی لبابہ ستون سریر ستون حرس۔ ستون وفود۔ روضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ نے سنہ ۱۷ھ میں مسجد کو بڑھایا۔ اور ۱۴۰ گز لمبا اور ۱۲۰ گز چوڑا کر دیا۔ اس کے بعد سنہ ۲۹ھ میں حضرت عثمان غنیؓ نے بڑھایا اور ۱۶۰ گز لمبا اور ۱۵۰ گز چوڑا کر دیا۔ اس کے بعد ولید ابن عبدالملک نے اس کو بنایا۔ اور ۲۰۰ گز لمبا اور ۱۶۲ گز چوڑا کر دیا۔ ولید نے اس کام کو سنہ ۸۸ھ میں شروع کیا اور ۹۱ھ میں ختم کیا اس کے بعد مہدی ابن منصور نے بنایا اور لمبائی ۳۰۰ گز اور چوڑائی ۱۸۰ گز کر دی۔ مہدی نے یہ کام سنہ ۱۶۱ھ میں شروع کیا اور سنہ ۱۶۵ھ میں ختم کیا

اس کے بعد سنہ ۶۵۵ھ میں خلیفہ معتصم باللہ نے بنایا۔ پھر سنہ ۷۲۹ھ میں سلطان ملک ناصر نے صحن مسجد کے ادھر ادھر دونوں دالان بنائے۔ پھر سنہ ۸۳۱ھ میں ملک اشرف برسبائی نے ان دونوں دالانوں کو توڑ کر دوبارہ بہت خوبصورت بنایا۔

اس کے بعد سنہ ۸۵۳ھ میں شاہ ظاہر جقمق نے مسجد کی چھت اور روضہ کی چھت کو دوبارہ بنایا۔ پھر ملک قاتیبائی نے مسجد کی مرمت اور کچھ جدید تعمیر سنہ ۸۷۹ھ میں کی۔ اس کے بعد سنہ ۹۲۳ھ میں ملک ناصر غازی سلیمان نے مسجد کی دیواروں کو پھر سے بنایا اور مضبوط کیا۔ پھر سنہ ۹۹۹ھ میں سلطان مراد خان نے

Marfat.com

قبلہ کی دیوار کو پیچھے ہٹا کر لمبائی میں اضافہ کیا۔

آخری تعمیر ترکی کے مشہور بادشاہ سلطان عبدالحمید خاں نے ۱۲۵۳ھ میں اس مسجد کی تمام عمارت کو گرا کر پھر سے بنایا۔ اور لمبائی چوڑائی میں بھی اضافہ کیا۔ ۱۲ برس تک برابر کام ہوتا رہا۔ جو ۱۲۶۶ھ میں ختم ہوا۔

آج جو مسجد موجود ہے وہ سلطان عبدالحمید خان کی بنائی ہوئی ہے جو ان کے عشق و محبت کا ثبوت دے رہی ہے۔ اس موجودہ عمارت کی تعمیر پر ۷۔۱ لاکھ عثمانی گنی خرچ ہوئیں۔ جو آج کل کے حساب سے ۵ کرورروپیہ ہوتے ہیں۔ ۱۳۳۶ھ میں فخری پاشاہ نے محراب النبی کی مرمت کرائی۔ اور پھر ۱۳۵۳ھ میں ابن سعود نے دالانوں میں سنگ مرمر کا فرش بچھایا۔

یہ تھی مسجد نبوی کی تاریخ جو آپ نے پڑھی۔ اب سنئے حضور والا اس مسجد کے لئے کیا فرماتے ہیں۔

مسجد نبوی کے فضائل فرمایا حضور اکرم نے اگر میری مسجد کو مسلمان بڑھا بڑھا کر مکہ تک بھی پہونچا دیں جب بھی یہ میری مسجد رہے گی۔

فرمایا۔ میری مسجد میں ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد بھی آخری مسجد ہے۔

فرمایا جو مسلمان میری مسجد میں ۴۰ نمازیں پڑھے گا۔ اس کے لئے دوزخ کی آگ اور آخرت کے عذاب سے نجات لکھدی جاتی ہے۔

فرمایا۔ جو مسلمان وضو کرکے میری مسجد میں آئے۔ اور نماز پڑھے

Marfat.com

اس کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے۔

فرمایا۔ میرے گھر اور میرے مکان کے درمیان جنت کا ایک باغیچہ ہے جو کہ قیامت کے دن بھی فنا نہیں ہوگا۔

فرمایا۔ میرا یہی منبر حوض کوثر کے کنارے پر ہوگا۔ اور اور میں اسی منبر پر بیٹھکر مسلمانوں کو پانی پلاؤں گا۔

فرمایا۔ مدینہ میں۔ میں ہجرت کر کے آیا ہوں۔ اور یہیں آرام کرونگا اور قیامت کے دن اسی جگہ سے اٹھوں گا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ میرے پڑوس میں رہنے والوں کا ادب کریں۔ فرمایا۔ جو مدینہ والوں سے برا سلوک کرے اس پر اللہ کی۔ رسول کی۔ اور تمام فرشتوں کی لعنت ہو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور کے ساتھ جنگل کی طرف گیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور دعا یہ مانگی۔ اے اللہ ابراہیم تیرے دوست اور بندے تھے۔ انہوں نے مکہ والوں کے لئے دعا مانگی۔ اور میں تیرا آخری نبی ہوں۔ میں مدینہ والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں۔ کہ تو مکہ والوں سے دگنی برکت مدینہ والوں کو عطا فرمانا۔

فضائل روضہ مبارک

مسجد نبوی کی طرح روضہ مبارک کی زیارت کے بھی حضور والا نے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

آپ نے فرمایا جس مسلمان نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ فرمایا جو حج کے لئے مکہ آیا۔ اور پھر مدینہ آکر

Marfat.com

میرے روضہ کی زیارت کی اس کو دو حج مقبول کا ثواب ملے گا۔ فرمایا جسنے حج کیا۔ اور مدینہ آکر میری قبر کی زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ فرمایا جو مسلمان میرے روضہ پر آکر سلام کرتا ہے۔ میں اس کو پہچانتا ہوں۔ اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں حضرت علی رض فرماتے ہیں میرے سامنے ایک شخص آیا اور اس نے روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر سلام عرض کیا۔ اور کہا یا رسول اللہ میرے گناہ بہت ہیں۔ خدا سے معاف کرا دیجئے۔ قبر سے آواز آئی۔ قَدْ غُفِرَ لَکَ۔ جاؤ تمہارے گناہ بخشدیئے گئے۔ قاضی عیاض شفاء میں لکھتے ہیں کہ خلیفہ ابو جعفر مسجد نبوی میں آیا۔ اور بلند آواز سے بولا۔ امام مالک نے کہا۔ اے خلیفہ مسجد میں آواز بلند مت کرو۔ حضور کے ادب کے خلاف ہے۔ خلیفہ نے معافی مانگی اور پھر کہا اچھا یہ بتائیے کہ میں قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگوں۔ یا حضور کے روضہ کی طرف۔ امام مالک نے جواب دیا۔ تم اپنا منہ اس ذات کی طرف کرو جو کل قیامت کے دن تمہارے لئے اور تمہارے باپ حضرت آدم کے لئے وسیلہ ہونگے

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے میری قبر کو دیکھا اس نے گویا مجھے زندگی میں دیکھا۔

موجودہ مسجد نبوی کے مفصّل حالات

یہ مسجد لال پتھر کی بنائی گئی ہے۔ اس کی عمارت تقریباً ۲۰۰ ستونوں پر کھڑی ہے۔ ہر ستون کی جڑ پر پیتل کی چادر چڑھائی گئی۔ اور ہر روز پالش لگاکر ان کو چمکایا جاتا ہے۔ تمام مسجد میں قرآن کریم کی آیات لکھی گئی ہیں۔ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پورا قرآن لکھا گیا ہے۔ بہت

Marfat.com

سی آیات اور پھول پتی سونے کے پانی سے لکھی گئی ہیں۔ جس پر ہزاروں تولے سونا خرچ کیا گیا ہے۔ اگر گنبد خضراء کے سونے کو بھی شامل کر لیا جائے تو تقریباً ایک لاکھ تولے وزن ہو جائے گا۔ دنیا میں اتنی شان دار اور قیمتی مسجد آج کوئی نہیں ہے۔ محراب النبی سے الٹے ہاتھ کو مسجد کے اندر ہی حضور کا روضہ ہے نماز کے وقت روضہ کے چاروں طرف نمازی ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی روضہ پاک کو بیچ میں لیکر نماز ادا کی جاتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مکہ میں سب کا منہ کعبہ کی طرف ہوتا ہے اور سب لوگ ایک گول دائرہ کی شکل میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور یہاں صرف ایک طرف یعنی سمت قبلہ کو منہ کیا جاتا ہے آنحضرت کے مواجہ شریف کے سامنے جو صفیں ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ وہاں نہیں کھڑے ہوتے ہیں اس خیال سے کہ حضور اکرم کی طرف پیٹھ ہوگی۔ مسجد نبوی کے پانچ دروازہ ہیں۔ باب النساء۔ باب جبرئیل۔ باب مجیدی۔ باب رحمت باب السلام۔ ہر دروازہ پر قرآن کی آیت لکھی ہے چنانچہ باب النساء پر یہ آیت لکھی ہے۔ وَلِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ۔ باب جبرئیل پر لکھا ہے۔ قل من کان عدوا لجبرئیل فانہ نزلہ علی قلبک۔ باب مجیدی پر لکھا ہے۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔ باب رحمت پر یہ آیت لکھی ہے۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ واللہ غفور الرحیم۔ باب السلام پر لکھا ہے۔ واللہ یدعوا الی دار السلام۔ ایک دروازہ اور بھی تھا مگر اسے توڑ دیا گیا ہے

Marfat.com

مسجد نبوی کے ۵ مینار ہیں ۔ منارہ باب السلام ۔ منارہ رئیسہ ۔ منارہ رحمت منارہ سلیمانیہ ۔ منارہ مجیدیہ ۔ آج کل دو مینار توڑ دئے گئے ہیں ایک منارہ رحمت ۔ دوسرا منارہ مجیدیہ ۔ مسجد کے دروازوں کے کواڑوں پر یامفتح الابواب افتح لنا ابواب رحمتک ۔ قفل پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ ۔ محمد الرسول اللہ ۔ محراب النبی پر لکھا ہے ۔ قد نری تقلب وجھک فی السما ۔ فلنولینک قبلۃ ترضھا ۔ اس کے نیچے لکھا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ۔ یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما ۔ اس کے بعد لکھا ہے ۔ ھذہ مصلی رسول اللہ علیہ وسلم ۔ پھر لکھا ہے ۔ الصلوۃ عماد الدین ۔ محراب النبی کے سیدھی طرف استن حنانہ کا نشان بنا ہے ۔ یہاں پہلے ایک درخت تھا جس کا سہارا لگا کر آنحضرت خطبہ پڑھا کرتے تھے ۔ مولانا روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت نے منبر بنایا ۔ اور اس درخت سے سہارا لگانا چھوڑ دیا ۔ تو اس میں سے رونے کی آواز آئی ۔ حضور نے اس کو آغوش میں لیا ۔ تو رونے کی آواز موقوف ہو گئی ۔ اس نشان کے متصل منبر بنا ہوا ہے ۔ بہت خوبصورت اور بلند ہے ۔ اور یہ حدیث لکھی ہوئی ہے ۔ بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ پھر لکھا ہے منبری علی حوضی ۔ آنحضرت کے زمانہ کی مسجد کو ریاض الجنۃ کہتے ہیں اور جنت کی کیاری بھی کہتے ہیں ۔ اس کیاری میں چند تاریخی ستون ہیں جن پر وجہ تسمیہ لکھی ہوئی ہے ۔ چنانچہ ستون عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رض اس مقام پر نماز پڑھا کرتی تھیں ۔ اسی طرح ستون سریر اور ستون ابی لبابہ کا

Marfat.com

واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں صحابی کسی ایسی غلطی کے مرتکب ہو گئے تھے کہ جو اللہ کے رسول کو ناپسند تھی۔ ان دونوں حضرات نے اپنے آپ کو ان ستونوں سے باندھ دیا تھا۔ اور عہد کیا تھا کہ جب تک ہماری خطا معاف ہونے کے لئے اللہ کی طرف سے حضور اکرم کے پاس وحی نہیں آئے گی۔ ہم خود کو اسی تکلیف میں رکھیں گے۔ آخر وحی آئی اور آنحضرت نے ان کو اپنے ہاتھ سے کھولا۔ ستون حرس بھی ایک صحابی کی طرف منسوب ہے جو اس مقام پر کھڑے ہو کر حضور اکرم کا دیدار کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالے نے ان کی تعریف میں وحی نازل فرمائی۔ ستون وفود کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت اس مقام پر بیٹھ کر باہر سے آنے والے لوگوں سے ملاقات فرمایا کرتے تھے

مقام اصحابِ صفہ جنت کی کیاری کے قریب باب النساء کے برابر مسجد کے اندر ایک چبوترہ بنا ہے۔ اس پر آنحضرت کے زمانہ میں بہت سے غریب مسلمان بیٹھے رہتے تھے۔ جن کے تمام اخراجات آنحضرت اور صحابہ کرام برداشت کرتے تھے۔ اصحاب صفہ سب ولی صفت صحابی تھے۔ صبر وشکر اور عبادت ان کی زندگی کا مقصد اولین تھا۔ حضرت ابوہریرہ اصحاب صفہ میں بہت بڑے مرتبہ کے بزرگ تھے۔ بہت کثرت سے حدیثیں بیان کی ہیں آنحضرت نے آپ کو حافظہ تیز ہونے کی دعا دی تھی۔ ایک بلی ہر وقت ساتھ رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے آنحضرت نے آپ کا نام ابوہریرہ رکھ دیا تھا۔ ۷ھ میں مسلمان ہوئے تھے۔ اور ۵۹ھ میں وفات ہوئی۔ بقیع میں دفن ہوئے۔

مقام اصحاب صفہ پر ۳ کتبے بہت قدیمی لگے ہوئے ہیں۔ ایک پر لکھا ہوا ہے۔ قُلِ الخَیرَ وَاِلّا اُسکُت۔ یعنی اچھی بات کہو ورنہ چپ رہو۔ دوسرے

Marfat.com

پر لکھا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنی نیکیاں برائیوں کو کھا جاتی ہیں مواجہ شریف کے سامنے مسجد کی دیوار پر حضور کے بہت سے نام لکھے ہوئے ہیں جن میں سے چند تحریر کرتا ہوں۔ صاحب اخلاق عظیمہ۔ صاحب الطاف کریمہ شفیق علی امت مرحومہ۔ صاحب مقام محمود۔ رحیم علی المسلمین فی الدنیا والاخرۃ۔ صاحب البیان۔ صاحب اللسان۔ سید الاولین والاخرین۔ مالک کوثر والجنان۔ جمیم الجود والاحسان۔

روضہ مبارک کی جالیوں سے جھانک کر دیکھنے سے ایک کمرہ نظر آتا ہے اس پورے کمرہ پر ایک سیاہ غلاف چڑھا ہوا ہے۔ اور اس غلاف پر ہر جگہ یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین۔ محمد الرسول اللہ صادق الوعد الامین۔ اس غلاف پوش کمرہ کے اندر تین مزار ہیں۔ ایک سرکار دو عالم کا۔ دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رضی کا اور تیسرا حضرت عمر فاروق رضی کا۔ غلاف پوش کمرہ کی دیواریں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اور ہر طرف سے بند ہے۔ اسی غلاف پوش کمرہ کے اوپر گنبد خضرا ہے۔ مورخین کا بیان ہے کہ غلاف پوش کمرہ کی دیواروں میں سیسہ پگھلا کر بھر دیا گیا ہے۔ اور ایک ہزار برس سے کسی نے قبر شریف کو نہیں دیکھا ہے اس غلاف پوش کمرہ کے چاروں طرف ایک بہت بڑا کمرہ اور ہے جس میں کئی دروازہ ہیں صفائی کرنے والے خادم صرف اسی کے اندر جاتے ہیں۔ اس بڑے کمرہ میں چاروں طرف جالیاں ہیں۔ اور لوگ انہیں میں سے اندر کے غلاف پوش کمرہ کو دیکھتے ہیں۔ آنحضرت کے مزار کو اس طرح محفوظ کرنے کے متعلق

Marfat.com

پروفیسر نور بخش اپنی کتاب سیرت رسول عربی میں لکھتے ہیں۔ کہ سلطان نورالدین شہید نے ۵۵۰ھ میں خواب دیکھا کہ دو آدمیوں نے سرنگ لگایا ہے اور وہ حضور کے جسم اقدس کو قبر شریف سے نکالکر لے جانا چاہتے ہیں۔ خواب میں خود آنحضرت نے ان دونوں آدمیوں کی صورت دکھائی۔ اور فرمایا جلدی آؤ اور ان کو سزا دو۔ اور میری قبر کو محفوظ کرو۔ سلطان فوراً مدینہ پہونچا۔ اور مدینہ کی تمام آبادی کو جمع کیا۔ اور پھر ان دونوں آدمیوں کو پہچان کر گرفتار کرلیا۔ اور انکے قتل کے بعد سرنگ کو بند کرایا۔ اور مزار شریف کے چاروں طرف بہت گہری بنیادوں کے ساتھ مضبوط اور بالکل بند دیواریں تعمیر کردیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بڑے جالی دار کمرہ کے اندر ایک جگہ اور بھی ہے۔ اس پر سیاہ غلاف چڑھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ بیت فاطمہ کا نشان ہے اور اس کے اندر کچھ تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔

مسجد نبوی کا صحن

مسجد نبوی میں چاروں طرف دالان بنے ہیں قبلہ رخ والے دالان کے داہنے جانب حضور کا مزار مبارک ہے۔ ان دالان کے بیچ میں مختصر صحن ہے۔ صحن کے چاروں طرف دالانوں کے دروں پر بہت سے صحابہ اور دوسرے بزرگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں قبلہ رخ دالان کے درمیان میں ایک حدیث لکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "میری مسجد میں ایک نماز ہزاروں نمازوں کے برابر ہے"۔ اس حدیث کے اوپر لکھا ہے۔ ماشاء اللہ۔ دروں کے اوپر جو نام لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔ اللہ۔ محمدؐ۔ صدیق اکبرؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ۔ علی ابن ابی طالبؓ

Marfat.com

حضرت طلحہؓ۔ حضرت عباسؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت ابوعبیدہؓ حضرت سعدؓ حضرت سعیدؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اویس قرنیؓ۔ رابعہ بصریؒ۔ امام حسنؑ، امام حسینؑ۔ امام زین العابدینؑ امام باقر۔ امام جعفر۔ امام علی رضا۔ امام موسیٰ رضا۔ امام علی نقی۔ امام علی تقی امام حسن عسکری۔ امام مہدی آخر الزماں۔

ان تمام بزرگوں میں بہت سے حضرات کے حالات آپ پچھلے پڑھ چکے ہیں۔ جو حضرات باقی رہ گئے ہیں ان کے مختصر حالات تحریر کر رہا ہوں۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ

آپ آنحضرت کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے بیٹے ہیں۔ ماں کا نام ام ایمن تھا۔ جو حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں۔ حضرت اسامہ کے والد زید حضرت خدیجہ کے غلام تھے۔ انہوں نے آنحضرت کو دیدیا۔ آپ نے ان کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ یہ آنحضرت سے عمر میں بڑے تھے قرآن کریم میں حضرت زید کا نام آیا ہے۔ اور یہ مرتبہ تمام صحابیوں میں صرف حضرت زید کو حاصل ہے۔ غزوہ موتہ میں اسلامی لشکر کے امیر تھے اور پھر وہیں شہید ہوئے یہ واقعہ ۸ھ کا ہے۔ حضرت اسامہ سے آنحضرت کو بہت محبت تھی۔ اور اکثر سواری پر ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت اسامہ آنحضرت کے وصال کے وقت ۲۰ سال کے جوان تھے۔ اور پھر ۵۴ھ میں وفات ہوئی۔ مزار بقیع میں ہے۔

حضرت اویس قرنی

عامر کے بیٹے اور قرن کے رہنے والے تھے آنحضرت کے زمانہ میں موجود تھے۔ مگر

Marfat.com

حضور کو دیکھا نہیں تھا۔ آنحضرت نے ان کے متعلق بشارت دی تھی۔ حضرت عمر نے آپ سے ملاقات کی اور آنحضرت کی بشارت سنائی۔ حضرت علی سے بہت محبت کرتے تھے۔ عبادت اور ریاضت میں بہت مشہور تھے۔ اپنے وقت کے زبردست ولی اللہ اور تابعی تھے ۳۷ھ میں جنگ صفین میں حضرت علی کی حمایت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ مزار کوفہ کے اطراف میں مقام زبید میں ہے۔

رابعہ بصری عراق کی بہت بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ مخلوق خدا کو بہت فائدہ پہونچایا۔ آپ کی عبادت اور کرامات کے بہت سے واقعات کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم آپ امام جعفر علیہ السلام کے بیٹے اور ساتویں امام ہیں۔ مدینہ سے چند میل دور مقام ابوا میں ۱۲۸ھ میں ۷ صفر کو پیدا ہوئے۔ ماں کا نام حمیدہ خاتون تھا۔ ولادت کے وقت منصور عباسی کی حکومت تھی۔ والد کے بعد ۱۴۸ھ میں امام ہوئے۔ عباسی بادشاہوں کے ہاتھوں کئی مرتبہ آپ کو قید کی مصیبت اٹھانا پڑی۔ بڑے زبردست عالم اور مسلمانوں کے روحانی پیشوا تھے۔ کہتے ہیں ۱۷۹ھ میں ہارون رشید نے آپ کو ۳ سال قید میں رکھا۔ پھر زہر دلوا دیا۔ آپ نے ۱۸۳ھ میں ۲۵ رجب کو انتقال فرمایا۔

امام موسیٰ رضا امام موسیٰ کاظم کے بیٹے اور ۸ ویں امام ہیں ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے۔ تمام علوم ظاہری اور

Marfat.com

باطنی میں کامل اور اہل اسلام کے پیشوا تھے ۱۹۳ھ ہارون رشید کی وفات کے بعد ملک میں زبردست بدامنی پھیل گئی۔ مامون رشید نے آپ کو مدینہ سے بغداد بلوایا۔ اور کہا کہ آپ تخت پر بیٹھیں تاکہ ملک میں امن ہو۔ مجبوراً آپ نے یہ درخواست منظور کی اور یکم رمضان ۲۰۱ھ میں تخت خلافت پر بیٹھے۔ آپ کے بیٹھنے کے بعد ملک میں امن قائم ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد مامون دشمن ہو گیا اور زہر دلوا دیا۔ آپ نے ۲۰۳ھ میں انتقال فرمایا۔ اور

مزار بغداد کے قبرستان قریش میں ہے۔

امام علی تقیؒ

امام موسیٰ رضا کے بیٹے اور نویں امام ہیں۔ ۱۰ رجب ۱۹۵ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے ساتھ بغداد گئے ۸ برس کی عمر میں والد کی شہادت کے بعد امام ہوئے۔ مامون رشید نے پرورش کی۔ اور پھر ۲۰۹ھ میں اپنی لڑکی ام الفضل سے شادی کردی۔ آپ ۲۱۲ھ میں اپنی بیوی کو لیکر مدینہ آگئے۔ مامون رشید کے بعد اس کا بھائی تخت پر بیٹھا۔ اور آپ کا دشمن ہو گیا۔ مدینہ سے آپ کو بغداد بلوایا۔ اور ۲۲۰ھ میں زہر دے کر شہید کرا دیا۔

امام علی نقیؒ

امام علی تقی کے بیٹے اور دسویں امام ہیں۔ یکم رجب ۲۱۲ھ میں بمقام مدینہ طیبہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جب مدینہ سے بغداد جانے لگے تو آپ کو اپنا قائم مقام فرما گئے۔ ۲۳۳ھ تک آپ مدینہ میں رہے۔ اس کے بعد خلفاء عباسیہ نے آپ کو مدینہ سے بغداد بلوایا۔ اور قید کر دیا۔ کبھی نظر بند ہوئے اور کبھی رہائی حاصل کی اور اسی طرح آخر معتز باللہ

Marfat.com

نے ۲۵۴ھ میں ۳ رجب کو زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ مزار سامرے میں ہے

امام حسن عسکریؑ

امام علی نقی کے بیٹے اور گیارھویں امام ہیں۔ ۴ برس کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ مدینہ سے سامرے آئے اور پھر تمام عمر یہیں قیام فرمایا۔ آپ کو بھی خلفاء عباسیہ کا بار ہا ظلم و ستم برداشت کرنا پڑا۔ قید خانہ میں آپ کی بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا آخر معتمد باللہ نے آپ کو آزاد کر دیا۔ اور آپ خاموشی سے عبادت الہٰی میں مصروف ہو گئے۔ یہ ۲۵۶ھ کا واقعہ ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی خلیفہ پھر مخالف ہو گیا۔ اور آپ کو زہر سے شہید کرا دیا۔ تاریخ شہادت ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ ہے۔ ۲۹ سال کی عمر ہوئی۔ مزار سامرے میں اپنے والد امام علی نقی کے مقبرہ میں ہے۔

امام مہدی علیہ السلامؑ

اہل شیعہ کا عقیدہ ہے کہ آپ امام حسن عسکری کے بیٹے اور بارھویں امام ہیں۔ ۲۵۵ھ میں ۱۵ شعبان کو سرمن رائے میں پیدا ہوئے۔ ۵ برس کے تھے۔ جب والد کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر گھر میں گئے اور پھر آپ کو کسی نے نہیں دیکھا اب آپ قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ اور ۲۳ رمضان شب جمعہ کو ایک ندا سنی جائے گی۔ کہ اے لوگو یہ امام مہدی ہیں۔ ان کی اطاعت کرو یہ ندا تمام دنیا میں سنی جائے گی۔ پھر اس کے بعد آپ ۱۰ محرم کو مکہ میں ظاہر ہوں گے۔ اور دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے۔ آپ کی حکومت ۷ سال رہے گی۔ ہر سال دس برس کا ہوگا۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ آپ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ قیامت کے قریب جناب فاطمہ کی اولاد میں

Marfat.com

پیدا ہوں گے۔ اور مکہ میں ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسٰی کا نزول ہوگا۔ آپ امام ہوں گے اور وہ مقتدی۔ دجال بھی اس وقت ظاہر ہوگا۔

دوستو اور بزرگو! یہ تھے مسجد نبوی کے حالات جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ میں نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس سفرنامہ کو پڑھکر آپ سرزمین حجاز کے ان تمام حالات سے واقف ہو سکیں جو اسلامی تاریخ سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ مسجد نبوی کی خصوصیات کو ذرا تفصیل سے اس لئے تحریر کیا ہے کہ سعودی حکومت جو مسجد بنا رہی ہے جب وہ بن کر تیار ہوگی تو موجودہ باتیں بالکل نہیں ہوں گی۔ وہ اگرچہ موجودہ مسجد سے دگنی بڑی ہوگی۔ مگر نہایت سادہ ہوگی۔ سعودی حکومت جس نقشے کے مطابق مسجد کی تعمیر کر رہی ہے۔ اس کو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں چار مینار ہوں گے۔ ۲ دروازہ ہوں گے۔ اور گنبد خضراء نہیں ہوگا معلوم نہیں کہ قبر شریف کو کس طرز پہ رکھا جائے گا۔ غرض یہ کہ یہ پتہ چلانا مشکل ہوگا کہ محراب النبی کہاں تھی۔ منبر شریف کہاں تھا جنت کی کیاری کہاں تھی۔ اور استن حنانہ کہاں پر تھا۔

جو مسجد بن کر تیار ہوگی اس کی چوطرفہ دیواروں کی بلندی ۸۰ فٹ ہوگی اور دروں کی بلندی ۷۲ فٹ ہوگی۔ ایک ایک در ۴۰ فٹ چوڑا ہوگا۔

سلام پڑھنے کا پرانا طریقہ شریف حسین مرحوم کے زمانہ تک سلام پڑھنے کا طریقہ یہ تھا کہ امام صاحب نماز کے بعد اپنے مصلے پر روضہ شریف کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ان کے

Marfat.com

ساتھ ہر نمازی اپنی اپنی جگہ پر کھڑا ہو جاتا تھا۔ امام صاحب سلام پڑھتے جاتے تھے۔ اور ہر نمازی آواز ملاتا جاتا تھا۔ سعودی حکومت نے اس طریقہ کو بند کر دیا۔ مدینہ پر قبضہ کرنے کے بعد سے اب تک سعودی حکومت نے روضہ مبارک کی بالکل خبر نہیں لی ہے۔ رنگ روغن اور صفائی وغیرہ سب بند ہے روضہ مبارک کی دیواروں کے پردہ ۳۰ سال سے نہیں بدلے گئے ہیں۔ لہذا اس قدر پرانے اور کمزور ہو گئے ہیں کہ خود بخود ٹکرے ہو کر نیچے گرتے رہتے ہیں۔ اور گرد و غبار سے سفید پڑ گئے ہیں۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان مرحوم نے ابن سعود کو لکھا تھا کہ روضہ مبارک پر رنگ و روغن لگانے، اور مرمت کرنے اور پردے لٹکانے کا ہم کو موقع دیا جائے۔ مگر سعودی حکومت نے اس عقیدت مندانہ پیش کش کو نا منظور کر دیا۔

مدینہ منورہ کیسا شہر ہے

آپ یہ پڑھکر افسوس کریں گے کہ شہر کو جتنا عمدہ اور خوبصورت ہونا چاہئے تھا۔ اس کے روڈ مکانات اور راستوں کو جیسا صاف ستھرا اور دیدہ زیب ہونا چاہئے تھے۔ مدینہ کو اس میں سے کوئی بات حاصل نہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان مدینہ کے نام پر جان دیتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس شہر میں اللہ کے حبیب آرام فرما رہے ہیں۔ اگر یہ دولت مدینہ کو حاصل نہ ہوتی تو کوئی کبھی نام بھی نہیں لیتا۔ آج ہم کو اس شہر کی ہر چیز پیاری ہے۔ اس لئے کہ ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جس نے اپنے لئے اس شہر کو پسند کیا۔

Marfat.com

باشندگان مدینہ منورہ

پوری بستی مسلمانوں کی ہے۔ کافر کا کہیں نام نشان بھی نہیں ہے۔ عام طور پر مسلمان کاروبار کرتے ہیں۔ اور خوش حال ہیں۔ البتہ تعلیم بہت کم ہے حتیٰ کہ اسلامی تاریخ سے بھی ناواقف ہیں۔ میں اکثر مسجد نبوی میں تقریر کرتا تھا جس میں خاص مدینہ کے باشندے اور دوسرے عرب بھی ہوا کرتے تھے۔ تاریخ اسلام کے واقعات کو سن کر بہت تعجب کرتے تھے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مدینہ کے مسلمانوں کو اپنی پوری زندگی کے لحاظ سے تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ ہونا چاہئے تھا۔ مگر افسوس ہے کہ معیار زندگی بہت پست ہے۔ اور تعلیم کا شوق نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود آنحضرت کی پاکیزہ زندگی کا یہ معجزہ ہے کہ سب لوگ بہت با اخلاق اور دیانت دار ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان کو بہت احترام کی نظروں سے دیکھتے ہیں امید ہے کہ آئندہ حکومت سعودی شہر کی طرف بھی توجہ کرے گی۔ اور مسلمانوں کی تعلیم کا بھی معقول انتظام کرے گی جس سے معیار زندگی بلند ہو سکے گا۔

علماء مدینہ طیبہ

مدینہ طیبہ کے چار علماء سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کافی بوڑھے ہو چکے ہیں سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ حدیث کا علم پیلی بھیت کے مشہور محدث مولانا وصی احمد صاحب سے حاصل کیا۔ ۴۰ سال سے مدینہ میں مقیم ہیں۔ بہت بڑے عالم متقی اور عاشق رسول ہیں۔ آپ کے لڑکے تجارت کرتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا احمد حسین ۔ خیر آباد یوپی کے رہنے والے ہیں ۔ ۴۰ سال سے مدینہ میں مقیم ہیں ۔ بہت بڑے عالم ۔ صاف گو اور با اخلاق بزرگ ہیں ۔ آپ کا لڑکا کپڑے کی دوکان کرتا ہے ۔ ہر شخص سے بہت محبت سے پیش آتے ہیں ۔ ۱۹۵۵ء میں انتقال ہوگیا ۔ مولانا عبد الغفور صاحب ۔ پنجاب کے رہنے والے ہیں ۔ ۲۰ سال سے مدینہ میں رہتے ہیں ۔ پہلے مدرسہ امینیہ میں پڑھاتے تھے ۔ نذر و نیاز پر بھروسہ ہے اخلاقی حالت عمر کی طرح ضعیف ہو چکی ہے ۔

مولانا عبد العلیم صدیقی ۔ اصل میں میرٹھ کے رہنے والے ہیں ۔ عمر کا زیادہ حصہ دنیا بھر کے دوروں میں گذار دیا ۔ تمام عمر تبلیغ اور پیری مریدی میں صرف فرمائی ۔ مدینہ میں بہت عمدہ مکان بنایا ہے ۔ اور اب مستقل وہیں سکونت اختیار کر لی ہے ۔ آپ نے ۱۹۵۴ء میں انتقال فرمایا ۔

افسوس ہے کہ مدینہ میں جتنا علم کا چرچہ ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہے ابتدائی تعلیم کے لئے مکاتب اور اسکول موجود ہیں ۔ مگر علم دین کی کوئی ایسی درسگاہ موجود نہیں ہے جو باعث فخر ہو سکے ۔

خطیب مسجد نبوی

مسجد نبوی کے امام صاحب حجازی ہیں اور ذی علم آدمی ہیں ۔ مگر سعودی خیالات و عقائد کی تبلیغ اپنی تقریروں میں اس شدت سے کرتے ہیں کہ حاضرین کا ایک بڑا حصہ شاکی نظر آتا ہے کوئی تقریر ایسی نہیں ہوتی ہے کہ جس میں کچھ لوگ اعتراض نہ کرتے ہوں بعض اوقات تو فساد تک نوبت پہونچ جاتی ہے ۔ حالانکہ ایسے مرکزی مقام کے امام کو تمام مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرنا چاہیئے ۔

Marfat.com

یتیم خانہ

یہ یتیم خانہ حاجی عبد الکریم دادا جو میمن ہیں اور مدینہ طیبہ میں صراف کی دوکان کرتے ہیں انہوں نے قائم کیا۔ حاجی عبد الکریم کے والد نے اس کی عمارت بنائی تھی اور اس کے بعد اب اس کے منتظم خود حاجی عبد الکریم ہیں۔ سہ منزلہ عمارت ہے۔ بہت مضبوط اور خوبصورت ہے۔ تقریباً ایک سو بچے باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسی عمارت میں بچوں کے رہنے کا بھی انتظام ہے۔ سب کے لئے پلنگ اور بستر علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔ بچوں کی اخلاقی و تعلیمی تربیت کا بہت لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور اس کام پر قابل اساتذہ مقرر ہیں۔

بازار وغیرہ

کوئی باقاعدہ مارکیٹ نہیں ہے۔ بلکہ پرانے طرز پر پورا بازار نظر آتا ہے۔ اناج بازار۔ کپڑا بازار۔ کھجور بازار سب ہی موجود ہیں۔ مگر دوکانوں کی بناوٹ اور سڑکوں کی خرابی نے ایک عام بے رونقی پیدا کر رکھی ہے۔ حکومت سعودی کی توجہ اب کچھ اس طرف ہو رہی ہے اور کچھ نئے روڈ اور جدید طرز پر شہر کو ڈھالنے اور بسانے پر توجہ کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں شہری حالت بہت سدھر جائے گی۔ اور ہر چیز باقاعدہ نظر آنے لگے گی۔

میرے میزبان

کراچی سے روانگی بھی نہیں ہوئی تھی کہ میرے مخلص کرم فرما سیٹھ حاجی یوسف عبد اللہ نے کئی خط لکھے اور تاکید کر دی تھی کہ مدینہ میں تمہارا قیام میرے ہی پاس ہوگا۔ چنانچہ ایک مہینہ میں انہیں کا مہمان رہا۔ بہت آرام ملا۔ مسجد نبوی کی حاضری اور مقامات مقدسہ کی زیارت میں بہت سہولت حاصل رہی۔

Marfat.com

حاجی یوسف عبداللہ میمن ہیں۔ اور عرصہ سے مدینہ طیبہ کی سکونت اختیار کر لی ہے۔ اناج بازار میں دوکان ہے اور اللہ نے کافی پیسہ دیا ہے دل کے بڑے نیک بااخلاق اور عاشق رسول واقع ہوئے ہیں۔ پنج وقتہ جماعت کے پابند ہیں۔ اور ہر نماز کے بعد مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھتے اور لوگوں کو پانی پلاتے ہیں

حضرت سید بہاؤ الدین معلم مدینہ طیبہ

آپ کا مکان باب مجیدی کے سامنے ہے۔ بہت نیک دل متواضع بزرگ ہیں۔ ہندوستان خصوصاً یوپی اور بہار کے مسلمان آپ ہی کے یہاں قیام کرتے ہیں۔ میں اکثر آپ کے پاس بیٹھتا تھا۔ آپ کے مکان میں قیام کرنے والے بڑے آرام سے رہتے ہیں۔ مولنا عبدالسلام باندوی۔ حاجی اسطفا خاں صاحب اور پیلی بھیت کے حضرات آپ ہی کے یہاں ٹھہرتے ہیں رات کو کبھی کبھی وعظ و میلاد کی مجالس بھی منعقد ہوتی ہیں۔ جگر مرادآبادی آپ ہی کے یہاں ٹھہرے تھے۔ زائر حرم حمید لکھنوی بھی آپ ہی کے مہمان ہوتے ہیں۔

جگر صاحب سے ملاقات

جگر مرادآبادی کا نام سنا تھا کلام بھی پڑھا تھا۔ اور ان کے کلام سے انس بھی تھا۔ اتفاق سے اس سال آپ بھی حج کیلئے آئے ہوئے تھے۔ میری ملاقات بڑے عجیب طریقہ پر ہوئی۔ ایک دن جبکہ میں مغرب کے بعد تقریر کر رہا تھا اور آنحضرت کی اخلاقی زندگی بیان کر رہا تھا کہ مجھے جگر کا ایک شعر یاد آگیا۔ وہ میں نے پڑھا۔

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

Marfat.com

تقریر ختم ہوگئی۔ ایک صاحب آگے آئے اور کہنے لگے کہ آپ سے ملاقات کیجئے۔ آپ ہی جگر مراد آبادی ہیں جگر صاحب سے اس موقعہ پر ملاقات ہونے کی مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اس کے بعد اکثر آپ سے نیاز حاصل ہوتا تھا۔

مدینہ شریف کے رباط

رباط ان مکانوں کو کہتے ہیں جو بعض حضرات نے مدینہ شریف میں بنائے ہیں۔ بہت سے رباط ہیں۔ اور ہزاروں آدمی ان میں رہتے ہیں اور عارضی طور پر قیام کرتے ہیں، مگر یہ دیکھکر بے انتہا افسوس ہوا کہ ان مکانوں کی حالت نہایت خستہ ہو رہی ہے۔ روشنی، پانی اور صفائی کی کوئی فکر نہیں ہے۔ نہ رہنے والوں کو اس کی فکر ہے۔ نہ دیکھنے والوں کو احساس ہوتا ہے اور نہ حکومت کی طرف سے ان وقف شدہ مکانوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کا کوئی انتظام ہے۔ مکہ معظمہ میں بھی اسی طرح کے بہت سے مکان موجود ہیں۔ مگر وہاں بھی یہی حال ہے جو آپ مدینہ میں دیکھیں گے

حجاز کی حکومت

آج کل پورے حجاز پر سعودی حکومت کی حکمرانی ہے مکہ اور مدینہ سب اسی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ سعودی حکومت کی ابتداء سلطان عبدالعزیز ابن سعود سے ہوتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ اس حکومت کی ابتداء کے کچھ حالات تحریر کردوں تاکہ آپ دوسرے حالات کے ساتھ ساتھ اس سے بھی واقف ہو سکیں۔

سلطان عبدالعزیز ابن سعود نومبر ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ اس حکومت کے ہمیشہ سے الگ نہیں تھے۔ صرف ایک قبائلی سردار تھے۔ ان کے دادا محمد ابن سعود وہابی تحریک میں شامل ہوئے۔ یہ تحریک ایک نجدی مسلمان

Marfat.com

محمد ابن عبد الوہاب نے شروع کی تھی۔ تحریک کی غرض یہ تھی کہ مسلمان کو وہابی بنایا جائے۔ اور تقلید ائمہ کے طریقہ کو مٹایا جائے۔ مجالس میلاد اور بزرگوں کے عرس وغیرہ کو بند کیا جائے۔

محمد ابن سعود نے اس تحریک میں شامل ہو کر اچھی طاقت حاصل کر لی۔ اور پھر نجد پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ پھر وہ حلب، بصرہ اور دمشق کی طرف بھی بڑھے اور ترکی کے خلیفہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ آخر ترکی کیطرف سے کرنل محمد علی انکے مقابلہ کو نکلے اور چند ہی دنوں میں نجد پر قبضہ کر کے محمد ابن سعود کو گرفتار کر کے قسطنطنیہ لے گئے اور وہاں مسجد صوفیا کے سامنے گردن ماردی۔

اس کے بعد محمد ابن سعود کا لڑکا عبد الرحمٰن صرف ریاض کا امیر رہ گیا۔ عبد الرحمٰن نے اپنے بیٹے عبد العزیز کو ریاض میں فوجی تعلیم دلائی۔ اور سپہ گری میں مشاق بنا دیا۔

عبد العزیز کی عمر اب ۲۰ برس کی ہو چکی تھی۔ باپ نے تمام اختیارات بیٹے کو دیدئے۔ بیٹے میں ترقی کرنے کا بڑا جذبہ تھا۔ لہذا تھوڑے ہی دنوں میں عبد العزیز نے ریاض کو دوسروں کے اثر سے آزاد کر کے خود مختار سلطان کی حیثیت اختیار کر لی۔ ۱۹۱۳ء تک عبد العزیز نے دوبارہ نجد کو فتح کر کے ترکی کو اپنا خلیفہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اور آس پاس کے تمام سرکش قبائل کو زیر کر کے پورے حجاز کو فتح کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ ۱۹۲۴ء میں سلطان عبد العزیز نے ترکی کے مقرر کئے ہوئے حجاز کے گورنر شریف حسین اور انکے بیٹے علی سے سخت مقابلہ کیا۔ اور ایسی شدید معرکہ آرائی ہوتی کہ شریف حسین اور

Marfat.com

ملی کو شکست اٹھانا پڑی۔ اور ۱۹۲۶ء میں عبدالعزیز نے پورے حجاز کو فتح کر لیا۔ مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر کے تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور پھر خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ سعودی عرب کا کل رقبہ ۹۲۷۰۰۰ میل ہے۔ آبادی ۶۰ لاکھ کے قریب ہے۔ سعودی عرب میں تیل کی بہت بڑی کانیں ہیں جن سے حکومت کو ۲۰ کروڑ سالانہ آمدنی ہے۔ سونے اور چاندی کے نکلنے سے بھی کافی آمدنی ہے۔ جدہ اور ریاض سب سے خوبصورت شہر ہیں۔

سلطان عبدالعزیز بہت دلیر اور بہادر حکمران تھے۔ آپ نے بہت سی شادیاں کیں جن سے کافی اولاد ہوئی۔

انتقال سلطان عبدالعزیز کو عرصہ سے قلب کی بیماری تھی۔ جب زیادہ بڑھ گئی تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے لڑکے امیر سعود کو ولی عہد بنایا۔ اور حکومت کے بہت سے کام ان کو سونپ دئیے۔

سلطان عبدالعزیز نے ۲ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ یعنی ۹ نومبر ۱۹۵۳ء کو شاہی محل جدہ میں انتقال کیا۔ لاش کو ریاض میں لا کر دفن کیا گیا۔ تمام بھائیوں نے اپنے باپ کے جنازہ کے پاس جمع ہو کر ولی عہد یعنی امیر سعود کو نیا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

نئے بادشاہ سلطان امیر سعود ابن عبدالعزیز ۳ شوال ۱۳۱۹ھ کو پیدا ہوئے۔ دینی اور مذہبی تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے دنیا کے بہت سے سفر کئے۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ بلجیم۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ اور مصر وغیرہ گئے۔ اور ملکی ترقی کے معاملات کو بہت گہری نظر سے دیکھا۔

Marfat.com

امیر سعود اپنی پارسائی اور نیک چلنی میں بہت مشہور ہیں۔ اور بہت روشن خیال ہیں۔ اسی وجہ سے امید ہے کہ آپ حجاز کو اچھی ترقی دے سکیں گے۔ پاکستان میں آپ کی آمد ہمیشہ یادگار رہے گی۔ جبکہ ۲۴ اپریل کو بدھ کے دن ۱۹۵۴ء میں آپ اپنے بڑے اسٹاف کے ساتھ کراچی تشریف لائے۔ آپ نے پنجاب اور سرحد کا دورہ بھی کیا۔ پاکستانی مسلمانوں نے آپ کا بہت شاندار استقبال کیا۔ آپ نے مہاجرین سے بھی کافی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور ۱۵ لاکھ کی رقم گورنر جنرل کو دی تاکہ سعود آباد کے نام سے مہاجرین کے لئے ایک کالونی آباد کی جائے۔

اس وقت حکومت سعودیہ عربیہ مسلم ممالک میں سب سے زیادہ دولتمند حکومت ہے اس کی آمدنی کا معتدبہ حصہ سونے کی کانوں اور پٹرول کے ذخائر کے باعث ہے موجودہ نئے سلطان کو اپنے ملک کی ترقی کا بیش از بیش خیال ہے اور خصوصاً تعمیرات سے بیحد دلچسپی ہے نئے طرز کی عمارات کافی تعداد میں بنائی ہیں

غربائے حجاز اور حجاج

حجاز اگرچہ مالدار ملک ہے۔ مگر یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ افلاس اور بیکاری بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے گداگری بہت عام ہے۔ ایسے ملک میں جہاں اسلامی قانون ہو۔ گداگری کو مٹانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے۔ خدا کرے حجازی حکومت کو صنعت وحرفت کو ترقی دینے کا خیال پیدا ہو۔ اور حجازی باشندوں کی بیکاری دور ہو سکے۔ اور غربائے مدینہ وحجاز کی معاشی حالت کی درستی کے لئے موثر انتظامات واقدامات شروع ہوں یہ بات بھی قابل افسوس ہے کہ حجاج صاحبان بھی غریبوں سے کچھ زیادہ اچھا برتاؤ نہیں کرتے ہیں

Marfat.com

اکثر حضرات کی طرف سے مکہ اور مدینہ میں عام دعوتیں ہوتی ہیں اور کھانے وغیرہ پکائے جاتے ہیں مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ زیادہ تر حجاج کو کھلایا جاتا ہے اور مقامی باشندے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ دعوت صرف مقامی غرباء کی ہونا چاہئے۔ اور حتی الامکان مالی امداد سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ مکہ اور مدینہ کے غرباء کی نظریں حجاج پہ لگی ہوتی ہیں۔

واپسی یکم اکتوبر سے ہی معلم تقاضہ کر رہے تھے کہ آپ جدہ جاؤ۔ ورنہ جہاز نہیں ملے گا۔ اور پھر دوسرے جہاز کے لئے جدہ میں ٹھہرنا پڑے گا معلم کا جلدی کرنا صحیح ہے اس لئے کہ ان کو حکومت کی طرف سے یہی حکم ہے۔ کہ ۸ دن سے زیادہ کوئی قیام نہ کرنے پائے

مگر میں اپنے میزبان کی سفارش سے کافی دن مدینہ کی حاضری سے مستفیض ہو سکا۔ اس کے علاوہ آخر میں بیمار ہو گیا۔ بخار و کھانسی کی زیادتی نے سفر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ خدا کا شکر ہے کہ مدینہ طیبہ میں حجاج کی خدمت کے لئے پاکستان کی طرف سے ایک ہسپتال موجود ہے۔ میں بھی دوسرے بیماروں کی طرح ہسپتال پہونچا۔ ڈاکٹر صاحب بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور بڑی توجہ سے علاج کیا۔ خدا نے ہاتھ میں شفا بھی دی ہے دو ہی دن میں طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ اور میں سفر کے قابل ہو گیا۔

۲۶ محرم ۱۳۸۳ھ۔ ۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء پیر کا دن میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ یہ دن دربار مصطفےٰ میں آخری سلام کا دن ہے

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مواجہ شریف میں حاضر ہوا۔ آنسو بہا کر رخصتی سلام

عرض کیا۔ پھر قدموں میں ہو کر ریاض جنہ میں ۲ نفل پڑھے۔ محراب و منبر کو بوسہ دیا۔ پھر سرہانے کھڑے ہو کر کچھ التجائیں کیں مسجد نبوی کے دیوار و در پہ آخری نظر ڈالی اور خدا سے دوبارہ حاضری کی التجا کرتے ہوئے باب مجیدی سے باہر آئے۔ اور اپنے میزبان سے رخصت ہو کر ہوائی جہاز کے آفس میں پہونچے۔ سامان کا وزن کرایا۔ اور عصر کے بعد ہوائی اڈے پر آ گئے۔ فوراً ہی جہاز مل گیا۔ اور مغرب کی نماز کے وقت جدہ پہونچ گئے۔

حاجی کیمپ میں پہونچے۔ سید علی محسن وکیل کے آفس پر پہونچے۔ سامان رکھا۔ اور ایک آدمی کو ساتھ لیکر پاکستانی سفارتخانہ میں پہونچے۔ جہاز کا ٹکٹ یہاں جمع تھا۔ وہ حاصل کیا معلوم ہوا کہ رضوانی جہاز ۲ اکتوبر کو صبح کے وقت کراچی جائے گا۔ صبح کو دن بھر جدہ میں قیام کیا۔ شام کو بازار گئے۔ رات کو واپس آئے۔ اور صبح کو روانگی کے خیال سے سامان درست کیا۔

جدّہ سے کراچی

صبح کو نماز کے بعد ہی وکیل صاحب نے بندرگاہ جانے کا حکم دے دیا۔ ٹرک آ گئے اور پاکستانی مسلمان سامان اٹھا اٹھا کر بندرگاہ روانہ ہونے لگے۔

ظہر کی نماز میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ رضوانی مسافروں سے بھر چکا ہے اور بندرگاہ چھوڑنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جہاز چل رہا ہے۔ عرب کی مقدس سرزمین چھوٹ رہی ہے۔ بڑی حسرت و یاس کے ساتھ آبادی اور پہاڑوں پہ نظریں پڑ رہی ہیں۔ اور دل کی خواہش ہے کہ خدا پھر اس سرزمین پر لائے۔ اور بیت اللہ کی زیارت اور روضۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ حاضری کی

Marfat.com

سعادت عطا فرمائے۔ ۸ دن برابر جہاز چلتا رہا۔ ۹ ویں دن جمعرات کو شام
کے ۶ بجے کراچی بندرگاہ پر پہونچا۔ سامان قلی سے اٹھوا کر کسٹم میں آئے۔ خدا کے
فضل سے کوئی غیر قانونی چیز ساتھ نہیں تھی۔ لہذا جلدی فارغ ہو کر باہر نکلے
بہت سے احباب اور بیوی بچے انتظار میں کھڑے تھے۔ بڑی گرم جوشی سے ملاقات
ہوئی۔ گھر پہونچکر شکریہ کے نفل ادا کئے۔ اور اسی رات کو مسلمانوں کے ایک
بڑے اجتماع میں تقریر کی۔ اور مختصر طور پر سفر کے حالات بیان کئے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں حج کے ضروری مسائل ایک جگہ تحریر
کردئے جائیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کے لئے آسانی ہو سکے۔

حج کے ضروری مسائل

حج فرض قطعی ہے۔ فرضیت سے انکار کرنے والا خارج از اسلام ہے
دکھاوے کے لئے یا مال حرام سے حج کرنا سخت گناہ ہے۔ حج کے لئے ماں باپ
یا پھر دادی دادا سے اجازت لینا واجب ہے۔ بلا اجازت جانا مکروہ ہے۔
حج نفل میں ماں باپ کی اطاعت ہی کرنا چاہئے۔ حج فرض ہونے
کے بعد تاخیر کرنا گناہ ہے۔ عورت کا غیر محرم کے ساتھ حج کو جانا حرام ہے اگر
چلی گئی تو حج ہو جائے گا مگر سخت گناہگار ہوگی۔ حاجی کے لئے احرام باندھنا
فرض ہے۔ میقات سے باندھنا چاہئے۔ حالت احرام میں حسب ذیل
کام کرنا حرام ہے۔

Marfat.com

(۱) عورت سے صحبت یا کسی دوسری طرح استفادہ کرنا۔ (۲) لڑائی جھگڑا کرنا اور گالیاں بکنا۔ (۳) شکار کھیلنا یا کسی کو اس کام میں مدد دینا۔ (۴) کسی کے ناخون کترنا یا اپنے کتروانا (۵) جسم کے بال توڑنا۔ (۶) منھ یا سر کپڑے سے چھپانا۔ (۷) سلا ہوا کپڑا پہننا (۸) خوشبو بدن یا سر یا کپڑوں میں لگانا۔ یا خوشبو کی چیز کھانا۔ سر میں تیل لگانا۔ خضاب یا مہندی لگانا۔ سر کے یا بدن کے جوں مارنا ——— حسب ذیل کام حالت احرام میں جائز ہیں۔

(۱) سردی وغیرہ سے بچنے کے لئے چادر یا رضائی اس طرح اوڑھنا کہ سر نہ چھپے (۲) کمر میں پیٹی یا ہمیانی باندھنا۔ (۳) بلا جسم کو ملے ہوئے غسل کرنا (۴) کپڑے دھونا۔ (۵) پانی میں غوطہ لگانا (۶) مسواک کرنا (۷) چھتری لگانا (۸) انگوٹھی پہننا۔ سرمہ لگانا (۹) دانت اکھاڑنا (۱۰) ٹوٹے ہوئے ناخن کا علیحدہ کرنا۔ (۱۱) پالتو جانور کا ذبح کرنا یا دودھ دوہنا۔ (۱۲) حدود حرم سے باہر کی گھاس اکھاڑنا (۱۳) موذی جانور کا مارنا مثلاً سانپ بچھو وغیرہ۔ (۱۴) سر کے اور منہ کے علاوہ جسم پر کسی جگہ پٹی باندھنا۔ (۱۵) جوتا پہننا (۱۶) بلا خوشبو کا تیل سر پر لگانا۔ گلے میں تعویذ وغیرہ ڈالنا اور آئینہ دیکھنا (۱۷) شادی کرنا۔ ان مسائل میں عورت و مرد دونوں برابر ہیں۔ مگر چند باتیں عورت کے لئے جائز ہیں مثلاً سر کا چھپانا۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ البتہ منہ چھپانا عورت کے لئے بھی حرام ہے۔ مگر نامحرم مردوں کے سامنے پنکھے وغیرہ سے اڑ کر لینا چاہیئے۔

حج بدل کے ضروری مسائل

ہر مسلمان جس پر حج فرض ہے اپنی طرف سے اگر معذور ہو) اور اپنے ماں باپ

یا رشتہ داروں کی طرف سے حج بدل کرا سکتا ہے۔ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہے تو حج بدل کرانا ضروری ہے جس شخص کو حج بدل کے لیے بھیجا جائے اس کا عاقل بالغ اور تندرست ہونا ضروری۔ یہ ضروری نہیں کہ جانے والا پہلے حج کر چکا ہے یا نہیں۔ جو آدمی حج بدل کے لئے جائے اسے چاہیے کہ احرام کے وقت حج بدل کی نیت کرے۔ اور لبیک کہتے وقت اس مسلمان کا نام بھی لے تو بہتر ہے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو وہ حج قبول کیا جائے گا۔ اور اس کو خود ۱۰ حج کا ثواب ملے گا۔ ماں باپ کی روح خوش ہوگی۔ حج بدل کو جانے والے پر ان تمام امور کی پابندی لازمی ہے جو دوسرے حاجیوں کے لئے ہے جس مسلمان کو حج بدل کے لئے بھیجا جائے اسے پورے اخراجات دئے جائیں اور عزت سے رخصت کیا جائے۔ اور جانے والے کو لازم ہے کہ واپسی پر جو رقم بچ گئی ہو اسے واپس کر دے۔

Marfat.com

مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں پڑھنے کی ضروری دعائیں

سفر سے پہلے گھر میں دو نفل پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایھا الکافرون۔ دوسری میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ احد۔ پھر سب کے لئے اور اپنے لئے دعا کرے۔ اور یہ دعا پڑھتا ہوا گھر سے باہر قدم نکالے۔

دعا گھر سے چلتے وقت	اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی

الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَالِدِ

جب جہاز پر سوار ہو	سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔
جب جہاز روانہ ہو	بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ

قَدْرِہٖ۔ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

تمتع کے احرام کی نیت	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَ

اَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

قران کے احرام کی نیت	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔ نَوَیْتُ

Marfat.com

الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاحْرَمْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

جب احرام باندھ چکے تو دو نفل پڑھے۔ اور بلند آواز سے لبیک کہے۔ جب لبیک شروع کرے تو ۳ مرتبہ پڑھے۔

کلمات لبیک لَبَّیْكَ۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ

جب مکہ کی آبادی پر نظر پڑے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔ پھر درود شریف پڑھے

جب مکہ میں داخل ہو اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِكَ۔ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ وَادْخِلْنِیْ فِیْھَا۔ وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

جب حرم شریف میں داخل ہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ۔ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

جب کبھی حرم شریف میں داخل ہونے لگے تو یہی دعا پڑھے۔ اور جب باہر آنے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَسَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔

Marfat.com

جب کعبہ پر نظر پڑے تو ۳ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور درود شریف پڑھ کر دعا مانگے۔ اس موقعہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔

طواف کی نیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آیئے۔ اگر موقعہ ملے تو بوسہ دیجئے۔ ورنہ دوری سے استلام کر لیجئے۔ یعنی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھ کر ہاتھ گرا دیجئے۔ اور طواف شروع کر دیجئے ایک طواف میں ۷ چکر ہوتے ہیں۔ ہر چکر میں الگ الگ دعائیں ہوتی ہیں۔ ہر چکر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ اور پھر وہیں سے شروع ہوتا ہے۔ ہر چکر کے ختم پر حجر اسود کو بوسہ دیجئے یا استلام کیجئے۔ اس کے بعد دعا شروع کیجئے۔

پہلے چکر کی دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ۔ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ۔ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ۔ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا۔ وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ

اس دعا کو رکن یمانی پر ختم کرکے یہ پڑھیں۔ اور حجر اسود پر ختم کریں۔

Marfat.com

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار
یَا عَزِیزُ یَا غَفَّار۔ یَارَبَّ العَالَمِین۔

اس دعا کو ختم کر کے حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کیجئے۔ اور پھر دوسرے چکر کو شروع کیجئے۔

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا البَیتَ بَیتُکَ وَالحَرَمَ حَرَمُکَ۔ وَالاَمنَ اَمنُکَ۔ وَالعَبدَ عَبدُکَ۔ وَانَا عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ العَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّم لُحُومَنَا وَبَشرَتَنَا عَلَی النَّار۔ اَللّٰھُمَّ حَبِّب اِلَینَا الاِیمَانَ وَزَیِّنہُ فِی قُلُوبِنَا وَکَرِّہ اِلَینَا۔ الکُفرَ وَالفُسُوقَ وَالعِصیَانَ وَاجعَلنَا مِنَ الرَّاشِدِین۔ اَللّٰھُمَّ قِنِی عَذَابَکَ یَومَ تَبعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارزُقنِی الجَنَّۃَ بِغَیرِ حِسَاب ۰ رکن یمانی پر اسکو ختم کر کے یہ پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار وَاَدخِلنَا الجَنَّۃَ مَعَ الاَبرَار۔ یَا عَزِیزُ یَا غَفَّار۔ یَارَبَّ العَالَمِین

اس کے بعد حجرِ اسود کا بوسہ لیں یا استلام کریں۔ یاد رکھئے استلام کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھنا چاہئے۔

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الاَخلَاقِ وَسُوءِ المَنظَرِ وَالمُنقَلَبِ فِی المَالِ وَالاَھلِ وَالوَلَدِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ رِضَاکَ وَالجَنَّۃَ وَاَعُوذُ بِکَ مِن سَخَطِکَ وَالنَّار۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی

Marfat.com

أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ
رکن یمانی پر اس دعا کو ختم کر دیجیے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ پڑھیے۔
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَ ادْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا غَفَّارُ۔ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
اس کے بعد حجر اسود پر بوسہ دیجئے یا استلام کیجیے۔

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ۔ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ
مِنَ النَّارِ۔ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ
عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ۔ رکن یمانی پر اس کو ختم کر کے یہ پڑھیے۔
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا غَفَّارُ۔ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
اس کے بعد حجر اسود پر بوسہ دیجئے یا استلام کیجیے۔

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ
مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ شَرْبَةً
هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ

Marfat.com

خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ
إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ
إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ -

رکن یمانی پاس دعا کو ختم کرکے آگے بڑھتے ہوئے یہ پڑھئے۔
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ - وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ - يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ -
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

اس کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیجئے یا استلام کیجئے۔

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ - اَللّٰهُمَّ
مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَأَغْنِنِيْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ - اَللّٰهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ
وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَأَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّيْ - رکن یمانی پاس دعا کو ختم کرکے یہ پڑھئے۔
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ - يَا عَزِيْزُ - يَا غَفَّارُ - يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ -

اس کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیجئے یا استلام کیجئے۔

Marfat.com

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ۔ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

رکن یمانی پہ اس دعا کو ختم کر کے آگے بڑھئے اور یہ پڑھئے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَادْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ۔ یَا غَفَّارُ۔ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اس کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیجئے یا استلام کیجئے۔ اب طواف ختم ہو گیا۔ اب آپ حجر اسود اور کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان کی جگہ کے سامنے جس کو ملتزم کہتے ہیں، کھڑے ہو جائیے اور یہ دعا پڑھئے۔

مقام ملتزم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عَذَابَکَ مِنَ النَّارِ

Marfat.com

يَاقَدِيمَ الاِحسَانِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن ؁

اس دعا کو ختم کرکے مقام ابراہیم میں جائیے ۔ پہلے دو نفل پڑھئے ۔ پھر کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھئے ۔

دعا مقام ابراہیم میں پڑھنے کی

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوبِیْ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا ۔ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؁

آب زمزم پینے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

سعی کی نیت ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ السَّعْیَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِیْ

Marfat.com

وَتَقَبَّلَهُ مِنِّي ط

منیٰ میں داخل ہو تو پڑھو

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَاۤئِکَ ط

عرفات میں پڑھنے کی دعا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ط بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

اس دعا کے علاوہ درود شریف اور تلاوت قرآن میں مشغول رہیں۔

مزدلفہ میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذَالِکَ عِنْدِیْ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ ط

پوری رات درود شریف اور تلاوت میں گذارنا چاہیے۔

شیطان کو کنکریاں مارنے کی دعا

ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط

قربانی کی دعا

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

Marfat.com

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَتِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ۔

مسجد نبوی میں درود شریف پڑھتے ہوئے داخل ہو۔ پہلے ریاض جنۃ میں دو نفل پڑھو۔ پھر گردن جھکائے ہوئے قبر شریف کے سامنے آؤ اور ہلکی آواز سے یہ سلام پڑھو۔

سلام بروضۂ خیر الانام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ۔ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

Marfat.com

عِنْدَ اللهِ۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا مَنْ اَرْسَلَهُ اللهُ تعالیٰ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ وَقَدْ قَالَ اللهُ تعالیٰ فِیْ حَقِّكَ الْعَظِیْمِ وَلَوْ اَ
نَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ط الصلوٰۃ والسلام علیك
یا مُحَمَّدُ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِم۔ یا طٰهٰ۔ یا یٰسین۔
یا بَشِیْرُ۔ یا سِرَاجُ۔ یا مُنِیْرُ۔ یا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَهَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ
وَمِنْ عَمَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللهَ تعالیٰ
لَكَ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ
الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَةَ
وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰی
اَتَاكَ الْیَقِیْنُ جَزَاكَ اللهُ تعالیٰ عَنَّا وَعَنْ وَالِدِیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ
خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ وَنَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللهِ یَوْمَ
الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ
اَتَی اللهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَشَا
ئِخِنَا اُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ
الْخَیْرِ عِنْدَ الزِّیَارَةِ۔ الصلوٰۃ والسلام علیك یا سُلْطَانَ

Marfat.com

الانبیاءِ والمرسلین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
اس کے بعد ایک قدم آگے بڑھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے سامنے آکر پڑھیں۔

سلام حضرت صدیق اکبرؓ السَّلامُ علیکَ یا سیّدنا ابا بکرنِ الصدیقِ السَّلامُ علیکَ یا خلیفۃَ رسولِ اللہِ علی التحقیق۔ السَّلامُ علیکَ یا صاحبَ رسولِ اللہِ ثانیَ اثنینِ اذ ھما فی الغارِ السَّلامُ علیکَ یا اولَ الخلفاءِ وتاجَ العلماءِ وصھرَ النبیِّ المصطفیٰ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ۔

اس کے بعد ایک قدم اور آگے بڑھائیے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے۔

سلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ السَّلامُ علیکَ یا عمرَ بنَ الخطّاب۔ السَّلامُ علیکَ یا ناطقًا بالعدلِ والصوابِ۔ السَّلامُ علیکَ یا خفیَّ المحرابِ۔ السَّلامُ علیکَ یا ابا الفقراءِ والضعفاءِ والارامِلِ والایتامِ۔ انتَ الذی قالَ فی حقّکَ سیّدُ البشرِ۔ لو کان نبیٌّ من بعدی لکانَ عمرَ بنَ الخطّابِ رضی اللہ عنہ وارضاکَ احسنَ الرضا۔ السَّلامُ علیکَ یا ثانیَ الخلفاءِ وتاجَ العلماءِ۔ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ۔

اس کے بعد ذرا آگے بڑھکر قبلہ کی طرف گھوم جائیے۔ اور مقام ملئکہ میں یہ سلام پڑھیے۔

Marfat.com

سلام ملائکہ

السّلام علیک یا سیّدنا جبریل۔ السلام علیک یا سیّدنا میکائیل۔ السلام علیک یا سیّدنا اسرافیل۔ السلام علیک یا سیدنا عزرائیل۔ السلام علیکم یا ملئکۃ اللہ المقرّبین من اھل السمٰوات والارضین کافّۃ عامّۃ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس کے بعد آنحضرت کے قدموں میں ہوتے ہوئے سرہانے آئیے اور یہ دعا پڑھیے

سرہانے پڑھنے کی دعا

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم ۰ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ انّ اللہ وملئکتہ یصلّون علی النبیّ یا ایّھا الذین اٰمنو صلّو علیہ وسلّمو تسلیماً۔

اَللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ۔ اللّٰھم انّی اسئلک بحرمۃ ھذا النبی الکریم۔ ان ترزقنی ایماناً کاملاً ثابتاً تباشر بہ قلبی ویقیناً صادقاً حتی اعلم انّہ لا یصیبنی الا ما کتب لی وعلماً نافعاً وقلباً خاشعاً ولساناً ذاکراً وولداً صالحاً ورزقاً واسعاً وحلالاً طیباً وتوبتاً نصوحاً وصبراً جمیلاً واجراً عظیماً وعملاً صالحاً مقبولاً وتجارۃً لن تبور یا نور النور یا عالم ما فی الصدور اخرجنی وجمیع المسلمین من الظلمات الی النور فی الدنیا والاٰخرۃ وتوفنی مسلماً والحقنی بالصالحین

Marfat.com

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

مسجد نبوی سے فارغ ہو کر جنت البقیع شریف جائیے۔ پہلے اہل بیت کے مزارات پر فاتحہ اور سلام پڑھئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار پر جائیے اور اس طرح سلام پڑھئے۔

سلام عثمان غنی رضی اللہ عنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مدینہ طیبہ سے رخصت ہوتے وقت پہلے آنحضرت پر سلام پڑھئے۔ پھر نفل پڑھئے پھر مسجد نبوی سے نکلتے ہوئے یہ الوداعی دعا پڑھئے

دعائے الوداع

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ وَّصِحَّةٍ وَّسَلَامَةٍ ۔ اِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

شکریہ

میری یہ تالیف نامکمل رہیگی اگر میں ان تمام حضرات کا شکریہ نہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف واشاعت میں میری مدد فرمائی حضرت علامہ شاہ عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا میں خاص طور پر ممنون کرم ہوں کہ آنجناب نے مشاہدات حرمین کو اول سے آخر تک پڑھا اور کچھ مفید و ضروری اصلاحات فرمائیں باوجود عدیم الفرصتی کے حضرت علامہ کی یہ عنایت نہ صرف میرے اوپر احسان ہے بلکہ ایک عظیم مذہبی خدمت بھی ہے۔ علاوہ ازیں جناب سیٹھ حاجی اسمٰعیل جمال صاحب جناب حاجی علی محمد قاسم صاحب جناب الحاج محمد اسمٰعیل صاحب اُون والے جناب عبدالرحیم اسمٰعیل صاحب لاکھانی۔ جناب حاجی ہارون اینڈ سنز صدر بازار کراچی بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کا میں انتہائی مشکور رہوں۔ اس کے ساتھ ہی جناب حاجی یوسف صاحب اشرفی جناب اسمٰعیل عمر صاحب جناب احمد ابو بکر صاحب اور وہ تمام حضرات جو سفر حج میں یا کراچی میں وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشوروں سے مستفید کرتے رہے۔ جناب سیٹھ عمر فاضل فاروق صاحب آنریری سکریٹری کتیانہ میمن ایسوسی ایشن کراچی کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا کیونکہ اس تالیف کی تحریر و اشاعت کے محرک اول وہی ہیں۔ افضل جیلانی اسٹور اور محمد سعید اینڈ سنز کی مساعی جمیلہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

ناچیز۔ حکیم قاری احمد پیلی بھیتی۔ مقابل پنجابی کلب کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

رضوی دواخانہ کے ۲۰ سالہ اکسیری مجربات

معجون اکسیر معدہ

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کو صحیح رکھئے۔ کیونکہ پورے جسم کی تندرستی کا انحصار صرف معدہ پر ہے۔ وہ لوگ جنکی آنتوں میں ہر وقت فضلہ بھرا رہتا ہے بھوک مر جاتی ہے۔ کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا ہے، اور گیس کی زیادتی سے پریشان رہتے ہیں جسم کی رنگت خراب ہو کر جوانی اور خوبصورتی بدنما شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان عاجز آ کر زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے۔ ایسی تمام حالتوں میں یہ معجون جوانی صحت۔ اور تندرستی کے لئے مسرت افزا پیغام ہے ایک ماہ کیلئے ایک ڈبیہ کی قیمت علاوہ محصولڈاک چھ روپیہ ۸۰

معجون مسکن

نہایت تکلیف دہ اور مایوس کن امراض مثلاً گٹھیا، نقرس اور عرق النسا کے لئے آزمودہ اور تیر بہدف علاج ہے۔ جگر میں تحریک پیدا کر کے تمام مواد جنیشہ کو پیشاب کے راستہ خارج کرتی ہو خون اور جوڑ والی میں تیزابی مادہ کا نام نہیں رہتا ہے عصبی دردوں کے لئے لاجواب دوا ہے۔ اس کے علاوہ دل و دماغ اور معدہ پر اچھے اثرات ڈالتی ہے گویا مایوس مریضوں کے لئے پیغام حیات ہے۔

ایک ماہ کے لئے ایک ڈبیہ کی قیمت علاوہ محصول ڈاک

۱۰ روپیہ ۸۰

Marfat.com

کشوری برباد شدہ اور سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ بو علی سینا نے لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر اس معجون کو استعمال کرتے تھے۔ یہ معجون ایک ایسا مرکب ہے۔ جو دل دماغ اور اعصاب کو قوت پہونچا کر مادہ تولید کے عمل کو بڑھتا ہے جن لوگوں کی مردانہ قوتیں جواب دے چکی ہیں ور وہ حسرت و افسوس کے ساتھ مایوسی کی زندگی گذار رہے ہوں۔ انہیں اس بے مثال مرکب سے فوراً فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت پورے ایک ماہ کی دس روپیہ ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

خمیرہ بادامی جواہر والا عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دماغی کام کرنیوالے مثلاً طلبا۔ وکیل، مصنف اور دوسرے حضرات نزلہ، زکام۔ درد سر اور ضعف دماغ کی شکایت میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ حالت مسلسل قائم رہنے سے اکثر فالج، لقوہ رعشہ، نسیان اور ضعف اعصاب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس دوا میں ان تمام صورتوں کے قلع قمع کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ یہ خمیرہ تمام دماغی اور جسمانی قوتوں کو بحال کر کے چہرہ کو پر رونق بنا کر زندگی کے ہر شعبہ میں خوشگوار کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ دل کی کمزوری اور اختلاج کا نام نہیں رہتا ہے۔

پندرہ تولہ کا پیکنگ ایک ماہ کے لئے ۱۲ روپیہ ۸ آنہ

رضوی دواخانہ حکیم قاری احمد پیلی بھیتی جسٹوڈ فرنشن

مقابل پنجابی کلب کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

مذہبی کتابوں کے مطالعہ سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے

تاریخ حبیب الٰہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع اور مکمل سیرت ہے جسے مولوی عنایت احمد صاحب نے مرتب فرمایا ہے جس میں حضورؐ کے حالات زندگی۔ آپ کی تبلیغ۔ آپ کے معجزات اور آپ کے ارشادات اس قدر دلنشین انداز میں بیان کئے گئے ہیں کہ اسلام کا دلہن دو رنگا ہوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اور سرکار دو عالم کی حیات طیبہ سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک دس آنہ

حکایات صحابہ اس کتاب میں صحابہ کرام کی زندگی کے متعلق بڑی کام کی باتیں لکھی گئی ہیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ

نیک بیبیاں مولانا اصغر حسین نے اسلام کی نیک بیویوں کے حالات بڑے عمدہ طریقہ پر مرتب فرمائے ہیں۔ قیمت مجلد ۱۴ر

ذکر الشہادتین شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق ایک بہت ہی جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تبلیغ دین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب اربعین کا ترجمہ ہے اس کتاب میں اسلامی تعلیمات کی حکمتیں ظاہری اور باطنی فوائد اور ارکان اسلام علمی و عقلی دلائل کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں قیمت مجلد دو روپیہ۔

Marfat.com

فضائل رمضان رمضان کے فضائل اور اس کے متعلقات پر بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت دس آنہ

فضائل نماز مولانا زکریا صاحب نے اس کتاب میں وہ تمام احادیث جمع کردی ہیں جن میں نماز کی فضیلت۔ نماز ترک کرنیکا عذاب جماعت کا ثواب وغیرہ وغیرہ کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالی ہے ساتھ ہی بزرگان دین کے شوق نماز۔ خوف الہٰی اور عبادت وریاضت کا بھی ذکر کیا ہے قیمت دس آنہ

مشکوۃ شریف مع اردو ترجمہ علمی دنیا میں غالباً پہلی مرتبہ اس شان سے چھپ رہی ہے۔ عربی متن کے سامنے اردو ترجمہ ہے۔ اور سلیس عام فہم ہونے کی وجہ سے دلنشیں ہوتا چلا جاتا ہے۔ کتاب ابھی زیر طبع ہے اگر آپ ابھی سے آرڈر بک کرادینگے تو ہم پہلے ہی ایڈیشن پر کتاب آپ کی خدمت میں روانہ کرسکیں گے۔

فضائل تبلیغ اس کتاب میں مولانا زکریا صاحب نے تبلیغ کی اہمیت اور اس کے احکام وآداب کے متعلق مبلغین کے فرائض بیان کئے ہیں۔ دینی تبلیغ کے لئے بے حد مفید کتاب ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے قرآن مجید۔ معرّی ومترجم۔ مسائل دین کی کتابیں اور ہر قسم کی علمی ادبی اور اخلاقی کتابیں ملنے کا پتہ

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

(ادبی پریس کراچی)

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

سعیدی بہشتی زیور کامل مدلل

[illegible]

[illegible] کراچی

Marfat.com

سعیدی بہشتی زیور مکمل مدلل

Marfat.com